هدیہ ... احمد ...
135

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ

تفسیر مرادیہ

کے

تیسویں پارہ کا آخری ربع

حسب الارشاد

سُلطان العارفین حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نور اللہ مرقدہٗ

مطبوعہ کریمی پریس لاہور

حقوق ڈیزائن محفوظ ۔ دین محمد کاتب ڈیزائنر بلاک میکر لاہور!

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب

تفسیرِ مُرادیہ

کے

تیسویں پارہ کا آخری ربع

حسب الارشاد

سلطان العارفین زبدۃ الکاملین حضرت میاں شیر محمد صاحب
شرقپوری نور اللہ مرقدہ طبع شد

مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر

Marfat.com

86002
~~68502~~

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤی ۙ

سوگند ہے رات کی جب ڈھانک لے قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔ اور اوسکی جسنے پیدا کیا۔ مرد کو اور عورت کو

اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی ؕ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ

تحقیق سعی تمہاری البتہ مختلف ہے۔ پس ایسیر جسنے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچ مانا اچھی بات کو

فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی ؕ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۙ وَكَذَّبَ

پس البتہ آسان کرینگے ہم اوسکو واسطے گھر آسانی کے اور ایسیر جسنے بخیلی کی اور بے پرواہی کی اور جھٹلایا بات

بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ؕ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ؕ

اچھی کو پس البتہ آسان کرینگے ہم اوسکو واسطے سختی کے اور نہ کفایت کریگا اوس سے مال اوسکا جب پیچھے پڑے

اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی ۖ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی ۞ فَاَنْذَرْتُكُمْ

تحقیق ہمارے اوپر ہے راہ دکھانا اوسکا اور تحقیق واسطے ہمارے ہے آخرت اور دنیا پس ڈرایا میں نے تمکو

نَارًا تَلَظّٰی ۚ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَی ۙ الَّذِیْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ

آگ سے کہ شعلہ مارتی ہے نہ داخل ہوگا اوسمیں مگر بڑا بدبخت جسنے جھٹلایا اور منہ پھیرا

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۙ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

اور البتہ ایک طرف رہیگا اوس سے پرہیزگار وہ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے اور نہیں واسطے کسی کے نزدیک

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۚ

اوسکے نعمت کے کہ بدلا دیا جاوے مگر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے بلند کے

وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۠ ع

اور البتہ شتاب راضی ہوگا۔

ع ۱ / ۲۱ / ۱۷

Marfat.com

سورۃ واللیل مکی ہے اسمیں اکیس آیتیں اکہتر کلمے اور تین سو چودہ حرف ہیں۔ یہ سورت
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اور امیہ بن خلف جو ایک کافر تھا
اوسکے احوال میں اُتری نازل ہوئی اور سب کسیکو نصیحت ہے۔
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ سوگند ہے رات کی جب ڈھاپ لیتی ہے عالم کو اپنی اندھیاری
میں وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ اور سوگند ہے دن کی جب ظاہر ہوتا ہے رات کی اندھیاری
کو دور کرتا ہے۔ یہ رات اور دن دو آیتیں ہیں دو نشانیاں ہیں دو دلیلیں ہیں
قدرت کی خلق کے بوجھنے کے واسطے کبھی دن زیادہ ہوتا ہے رات گھٹتی ہے۔
کبھی رات زیادہ ہوتی ہے۔ دن گھٹتا ہے ایک دوسرے کے پیچھے چلا آتا ہے
تفاوت نہیں ایک قاعدہ بندھا ہوا ہوتا ہے۔ پھر اوس قاعدے میں تفاوت نہیں
جاننے والے جانتے ہیں جو ایک خاوند ہے پیدا کرنے والا قادر حکیم کریم رحیم ہے اپنے
رحم سے کرم سے دن پیدا کرتا ہے کہ یہ سب کام کرنے والے پھریں چلیں کام کسب
کریں۔ روزی پیدا کریں۔ آپسمیں ایک دوسرے کو نفع پہونچاویں پھر رات کو
پیدا کرتا ہے اندھیاری آتی ہے جو یہ آدمی کام کاج کی حرکت سے چھوٹ کر سووے
آرام پاویں پھر تازگی قوت آوے پھر جب دن ہووے وہی کام کاج . . .

. . . .

. . . . کرنے لگیں اور بہت فائدے حکمت کے اوس دن رات کے بنانے میں
ہیں وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ اور سوگند ہے پیدا کرنے کی نر اور مادہ کی مرد
اور عورت کا پیدا کرنا ایک بڑی دلیل ہے اللہ تعالےٰ کی قدرت کی پیٹ کے
درمیان اپنی حکمت سے کسیکو نر پیدا کرتا ہے کسیکو مادہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس
حکمت سے سب خلق کی نسل باقی رہے۔ آپسمیں ملیں جلیں۔ فائدے ایک
دوسرے سے لیتے رہیں۔ اور ہزاروں طرح کی حکمتیں اس حکمت میں
چھپی ہیں اپنے وقت میں پیدا ہوتی ہیں جواب قسم کا یہ ہے۔ إِنَّ سَعْيَكُمْ
لَشَتَّىٰ تحقیق سعی کوشش کام کاج تمہارے پراگندہ ہیں طرح طرح کی ہیں

نیز وہ نکتہ و فائدوں کے واسطے پیدا کرتا ہے اپنے علم سے قدرت سے حکمت سے

کوئی دنیا ڈھونڈتا ہے کوئی آخرت ڈھونڈھتا ہے بہت لوگ ایمان مسلمانی کے کام کرنے میں خیر کی راہ میں جاتے ہیں بہت آدمی کفر کے فسق کے بے فرمانی کے کام کرتے ہیں۔بدی کی راہ میں چلے جاتے ہیں بہت لوگ دنیا بھی چاہتے ہیں آخرت بھی ڈھونڈھتے ہیں۔بعضے ہر صورت میں خدا تعالے کی رضامندی ڈھونڈھتے ہیں دیدار چاہتے ہیں۔ہر کوئی ہر طرح کا کام کرتا ہے۔ہر ایک کام کا بدلا بھی آخرت میں جُدا جُدا ہے جیسا کام کریگا جیسی نیت رکھی ہوگی ویسی ہی جزا پاویگا۔اس بات کا بیان فرماتا ہے پاک پروردگار فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی پھر جسنے خدا کے واسطے دیا اور پرہیز گاری کی اور سچا جانا اللہ تعالے کے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہشت کے وعدوں میں دنیا و آخرت کے ثواب میں جس آدمی نے آپ کو دیا خدا کی راہ میں یعنے اپنا دل دیا اپنی جان دی اپنا مال دیا اللہ تعالے کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے اور تقوے کیا کفر سے شرک سے نفاق سے بے فرمانی سے اور مال کے لینے دینے میں پرہیز کیا بخل سے ریا سے حرام کام میں دینے سے اور کسی مستحق کے دینے میں پرہیز کیا منت رکھنے سے اوسپر اپنے تھوڑے سے احسان جتانے سے اور سائل کو مانگنے والے کو جھڑکنے سے ناخوش ہونے سے اور راست گو جانا اور سچا جانا اللہ تعالے کو سب وعدوں میں دنیا کے آخرت کے بیچ آخرت کے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے قرآن میں وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ یعنے جو کچھ خرچ کرتے ہو خدا کی رضامندی میں خیر کے کام میں خدائے تعالے اوسکا بدلا بہتر دنیا میں بھی دیتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے دو فرشتے ہر روز دعا مانگتے ہیں خدائے تعالے اسے کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یعنے اے پروردگار خرچ کرنے والوں کو تیری راہ میں دینے والوں کو خلیفہ تیرے مال کا اور نیک بدلا اونکا دنیا میں بخشش اور اسیطرح بہت آئیں حدیثیں ہیں وعدوں کی جو کوئی خیر کرتا ہے خیرات کرتا ہے دنیا میں بھی اوسکو خیر و خوبی برکت و دولت و نیکنامی ملتی ہے اور آخرت میں بھی

Marfat.com

بہشت کا بڑا درجہ ملتا ہے اور نعمت ملتی ہے جو سب دنیا آخرت کی خیر خوبی کی
اصل ہے جڑ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۸ پھر تحقیق آسان کرینگے
*ہم توفیق دیوینگے سبطرح کے اچھے کاموں کی سب طرح کی بندگی عبادت کی
اپنی راہ پر اوسکو قائم کر دینگے ایک دم ایک قدم وہ ہماری رضامندی کی
راہ کے سوائے اور راہ میں نہ جاویگا۔ آسانی سے بہشت میں داخل ہونے کے*
*مشکلیں آسان کر دیوینگے۔ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
حق میں اُتری۔ قصہ یہہ ہے کہ ایک کافر مشرک تھا اُسکا نام اُمیہ تھا خلف کا
بیٹیا اوسکو اُمیہ بن خلف کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بہت بڑے
اصحابیوں میں ہیں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اول ایمان
لائے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملکر اور بہت بڑا درجہ ہے اونکا
پہلے وے اس مشرک کے غلام تھے اوسکے بتخانے کے داروغہ تھے۔ جب اللہ تعالیٰ
کا فضل وکرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان میں بہت محکم ہوئے سچے ہوئے اللہ
تعالیٰ کی بندگی میں عبادت میں جیسا حکم تھا قائم ہوئے ایک ذرہ تفاوت نہ کرتے
تھے اون کے ایمان کی مسلمانی کی خبر اُمیہ کو معلوم ہوئی ایکدن اوسنے حضرت بلال رضی اللہ عنہ
سے پوچھا بلال رضی اللہ عنہ تو کس کی بندگی کرتا ہے۔ بتوں کو پوجتا ہے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے خدا کو پوجتا ہے۔ حضرت بلال نے کہا میں اوس معبود برحق کی بندگی
کرتا ہوں جسکا دوسرا کوئی شریک نہیں۔ آسمان وزمین کا اور سب خلق کا پیدا کرنیوالا
اور پالنے والا روزی دینے والا دانا بے نیاز وہ اللہ تعالیٰ سچا خدا ہے اور ان
بتوں کو پوجنے سے میں بیزار ہوا ناخوش ہوا اونکی بندگی بے فائدہ ہے۔ اُمیہ
یہ باتیں سنکر ناخوش ہو کر کہا تو اس دین سے بیزار ہو نہیں لیکن تجھکو مار ڈالونگا
عذاب کرونگا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کچھ پروا نہ کی ایسی باتیں کیں جو اوسنے مقرر جانا کہ یہ
دین سے پھرنے والے نہیں پھر اُس کافر نے مارنا عذاب کرنا مقرر کیا طرح طرح کے
عذاب کرتا کہ کسیطرح مسلمانی سے ناخوش ہوویں۔ بت پرستی میں پھر آویں

یعنی ہم اوسکو نیکی کے واسطے بہشت کی راہ کے اوپر آسان کرینگے جو کوئی ایسا ہوویگا ایسا ہی نیکوں کا عمل کرتا رہیگا اوسکو

Marfat.com

مگر ان باتوں سے اونکا ایمان زیادہ بڑھتا جاتا تھا اللہ تعالے کی محبت مسلمانی کی دوستی بہت ہوتی جاتی تھی کبھی اونکو ننگا کر کر کانٹوں کی چھڑیوں سے مارتا کانٹے اونکے بدن میں گوشت میں تمام چبھ چبھ جاتے اور جب دھوپ گرم ہوجاتی ننگے بدن میں ادن کے زرہ پہنا کر دھوپ میں بٹھا لتا اور کبھی اونکو ننگا کر کر دھوپ میں گرم ریتی میں لٹاتا تھا اونکے سینے کے اوپر بھاری پتھر رکھتا اسیطرح کے عذاب کرتا اور کہتا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے دین سے پھروے اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یاد کرتے اور کہتے اللہ احد رسول محمد۔ ایک روز حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی کام کو اسطرف چلے جاتے تھے۔ امیہ کے گھر سے ایک آواز رونے کی اونکے کان میں پڑی لوگوں سے پوچھا کیا ہے کہا امیہ اپنے غلام کو مارتا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خدا پر ایمان لایا ہے وہ اس دین سے اب اُسے پھرایا چاہتا ہے۔ وہ نہیں پھرتا۔ یہ بات سنکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُسکے دروازے میں گئے اوسکو بلایا احوال پوچھا اوسنے یہ سب حقیقت کہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسکو کہا ویلک لم تعذب ولی اللہ یعنے خوار ہو تو بلا کی آوے تیرے اوپر خدا کے دوست کو کیوں ایسا عذاب کرتا ہے۔ اُمیہ نے کہا جو تیرا دل اُسکے اوپر بہت جلتا ہے بڑا اوسکا مہربان ہے تو اسکو میری قید سے چھڑالے اوسکو مجھسے مول لیلے آپ نے کہا تو بیچتا ہے کہا میں بیچتا ہوں۔ کہا کتنے کو بیچتا ہے۔ کہا وہ تیرے اس رومی غلام کے بدلے میں بیچتا ہوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا گورا چٹا رومی نسطاس اوسکا نام تھا۔ دس ہزار دینار اوسکے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سوداگری کا سرمایہ تھا پونجی تھی اور وہ غلام دنیا کے بہت کام کا تھا سوداگری خرید و فروخت سوال وجواب خوب جانتا تھا۔ اُمیہ کے اور سب لوگوں کے پاس اوسکی قدر تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اوسکو مسلمان ہوے کو کہتے تھے اور اس سے کہتے تھے اقرار کرتے تھے جو مسلمان ہووے تو یہ مال میرا سب تجھی کو بخشدوں وہ ہرگز

مسلمان نہ ہوتا تھا۔ کفر میں خوش تھا۔ اس سبب۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اُس سے بیزار تھے۔ اُمیہ نے یہ بات بہت بڑی بات جانکر کہا تھا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ
اُسکے پاس بہت بے قدر تھے جانتا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسے ناکارے
غلام کو ایسے کام کے غلام سے کسطرح بدل کریگا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بات
اس سے سنی اُسیوقت قبول کی غنیمت جانی خوش ہوکر نسطاس رومی کو بلاکر
دس ہزار دینار کے ساتھ اُسکے حوالے کیا۔ اور حضرت بلال رضہ کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے اُمیہ
ہنسا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے۔ اوس مشرک
نے کہا تمنے اپنا بڑا نقصان کیا کچھ سمجھ نہ آئی تمکو یہ غلام میرے پاس ایسا بیقدر
تھا جو کوئی ایک دمڑی کو مول لیتا تو میں دے دیتا۔ تمنے ایسے کام کے غلام کے بدلے
اور دس ہزار دینار کے بدلے میں بلال رضہ کو لے لیا۔ بڑا نقصان کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ بھی بہت ہنسے اور اوس سے کہا نقصان زیان تو تجھکو ہوا بلال رضہ کی قدر میرے
پاس ایسی ہے کہ جو تو اوسکو میرے سارے مال و متاع کے بدلے میں دیتا تو میں غنیمت
جانتا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ کو لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے قصہ بیان کیا حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا ابوبکر تمنے بہت بڑا کام کیا۔ بلال رضہ
کے مول لینے میں خرید کرنے میں مجھے بھی شریک کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے
بلال رضی اللہ تعالے عنہ کو خدا کیواسطے خرید کیا جو خدا تعالے لاشریک ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اب میں نے
بلال کو خدا کی رضا کے واسطے آزاد کیا۔ حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم بھی خوش ہوئے اور سب اصحاب بھی خوش ہوئے۔ اور اللہ تعالے نے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ سورت بھیجی۔ اور روایت ہے کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ بردے خرید کرتے اور خدا کے واسطے آزاد کر دیتے۔
اسیطرح نو غلام اور تھے مسلمان ہوئے تھے پہلے ایمان کے سبب کافروں کی قید میں تھے
عذاب میں تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خبر پاکر اون کو خرید کیا اور خدا تعالے کی راہ میں آزاد

Marfat.com

کیا۔ ایسے ایسے بڑے کام تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جسکے سبب
اللہ تعالیٰ نے اونکو قبولیت اور بڑائی بخشی اور اونکے اوپر سب خوبیوں کی راہ دین
دنیا کی دولت کی راہ بہشت کی راہ اپنے قرب کی آسان کردی آسانی سے سب
دولت کو پہونچگئے۔ سارے امت کے پیشوا ہوگئے۔ جو کوئی ایسا کام کرے گا۔ اونکے
طفیل سے اوسپر بھی آسانی کی راہ کھل . . . .

. . . .

جاوے گی۔ دین و دنیا کی سعادت کو آسانی سے پہونچ جاویگا۔ پھر اسباب کو
فرمایا کر اللہ تعالیٰ امیہ بن خلف کی بات اور جو کوئی ایسے کام کرے ایسے کاموں
میں اوسکا تابع ہووے پیرو ہووے اوسکی بات فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۵ اور اوسپر جسنے بخیلی کی اور بے نیازی کی اور جھٹلایا اور جھوٹا
جانا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کے وعدوں کو فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی
پھر تحقیق آسان کرینگے ہم اوسکو عسرے کے واسطے بڑے سختی کرنے کی راہ اوسکے
اوپر آسان ہوجاویگی جسنے بخیلی کی اپنے مال دینے میں خدا کے حکم میں اور خدا کی
راہ میں اپنا مال نہ دیا اور جان دینے میں بخیلی کی جہاں کہیں سر دینے کا حکم
تھا جان دینے کو فرمایا تھا کافروں سے جہاد کا حکم فرض ہوا تھا مال کے جان کے لالچ
کے دل دینے میں بخیلی کی ایمان نہ لایا خدا کو یاد نہ کیا . . . . . .

. . . .

دل میں خدا اور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی محبت نہ رکھی ہمیشہ
اوروں کی اور کاموں کی یاد میں محبت میں رہا۔ زبان میں تن میں بخیلی کی خیر کا کلمہ
نہ کہا۔ بندگی اطاعت پروردگار کی نہ کی اپنے اوپر اوسکو بھاری جانا نفس کی شیطان
کی خلق کی بندگی میں رہا اور بے نیازی کی بے پرواہی کی خدائے تعالیٰ کی
رضا مندی میں کچھ کام ثواب کا نہ کیا اور خدا کی رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا

Marfat.com

اس سبب خدا کے حکم نہ ماننے بندگی نہ کی نماز روزہ اور کام مسلمانی کے کرنے کے فائدہ نہ جانے اور خدائے تعالے کے وعدوں کو اور خبروں کو جو دنیا و آخرت کی فرمائی ہیں اور اچھے نیک کاموں کے ثواب کو بہشت کو بہشت کی نعمتوں کو خوبیوں کو جھوٹھ جانا اوس جھوٹھ جاننے کے سبب اور بے پروائی اور بخیلی کی شامت کے باعث بڑی سخت بلا میں پڑے گا۔ دوزخ میں گرنے کی راہ اوسپر آسان کر دینگے۔ اور جس سبب شتاب دوزخ میں پڑے چلے عذاب کھینچے ویسے ہی کام اوسکے اوپر آسان کرینگے اور اوسکو ویسے ہی سوجھ پڑتی رہے گی وہی کام آسان نظر آوینگے جن کاموں کے سبب سیدھا شتاب دوزخ میں چلا جاوے کبھی اٹکاو نہ ہووے۔ ویسے ہی باتیں سنے ویسے ہی اسباب جمع ہو جاویں ریا اوٹھتے ایمان نہ لانے کا۔ اور اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وعدوں کو سچ نہ جاننے کا بخیلی کرنے کا کافر مشرک منافق انہیں بلاؤں میں پڑے ہوئے ہیں وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۵ اور فائدہ نہ کریگا اوسکا مال اوسکو جوقت گریگا اور کچھ کام نہ آویگا وہ مال جس مال میں اوسنے بخیلی کی خیر کی راہ میں نہ دیا جیسے وہ کافر امیہ ایمان نہ لایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جو اوسکے مال تھے خدا کے واسطے آزاد نہ کیا ہر طرح کی بخیلی کی خدا کے وعدوں کو بہشت کو جھوٹ جانا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بدلے میں بہت مال لیا کیا نفع کرے گا اوسکو جسوقت وہ موت کی بیماری میں مرکر پھر گور میں گریگا۔ پھر آخرت میں زندہ ہوکر دوزخ میں پڑے گا آگ کے تنوریا میں گریگا ہزاروں بلاؤں میں جا پڑے گا یہی حال سب کافروں مشرکوں منافقوں بے دینوں کا ہے۔ ابوجہل ہو یا ولید یا امیہ ہووے یا اور کوئی ہووے۔ پھر فرماتا ہے پاک پروردگار إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۷ تحقیق ہمارے اوپر ہے بیان کرنا حق کا اور باطل کا وعدے وعید کا اس بات کے بیان کا ایک فائدہ یہ ہے جیسے اللہ تعالے نے ہدایت کی باتیں بہت بہت طرح سے فرمائیں اب کسی کی نظر میں نہ آوے سمجھ نادانی سے کہ اتنا بیان کسواسطے کیا اوسکی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالے نے آخرت کے کار خانے

Marfat.com

کی بہت بڑی تفصیل مقرر کی ہے۔ میزان حساب کتاب مواقف پلصراط دوزخ بہشت
اور ہر طرح کے عمل کی جزا مقرر ہو چکی ہے بھلے کی بھلی اور برے کی بری اور جو بات
اللہ تعالےٰ نے مقرر کی ہے اسمیں پھر کسی طرح سے تفاوت نہیں سب کچھ ہو چکا ہے
لکھا گیا پھر بندوں کو ایک طرح کے اختیار کے اسباب دیئے ہیں عقل و شعور سوجھ
بوجھ ہاتھ پاؤں قوت قدرت اور بہت چیزیں پھر دنیا میں پیدا کیا ہر طرح کی چیز دیکھی
ہر طرح کی بات سنی ہر طرح کے مزے پائے ویسے ہی مزوں کیطرف دل دوڑنے لگا
اوسکی طلب پیدا ہوئی ہر طرح کے کام کرنے لگا وہ پاک پروردگار جانتا تھا کہ جو
آدمی اپنی عقل سے دنیا ہی کی باتیں بوجھ سکیگا۔ اختیار اپنا دنیا ہی کے کام میں
جاری رکھیگا۔ دنیا ہی کے کام کر سکیگا۔ آخرت کی بات اور اوس جہان کے کام
نہ بوجھ سکیگا۔ اور جو یہ آدمی اوس جہان کی آخرت کی تمام حقیقت نہ سنیگا نہ جانیگا
حساب کتاب دوزخ بہشت سے بے خبر رہیگا تو اپنے اختیار سے ایسے کام کریگا۔ ایسی
باتیں کہیگا۔ ایسی خصلتیں پکڑیگا ایسی راہ چلیگا جسکے سبب ہلاک ہو جائیگا۔ سیدھا
دوزخ میں چلا جائیگا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہے گا۔ اس سبب سے اللہ تعالےٰ
نے اپنے فضل و کرم سے آخرت کی راہ سمجھانا بتانا اپنے اوپر لازم پکڑا مقرر کیا اور انہیں
آدمیوں میں سے بعضے بندوں کو بڑا مقبول کر دیا انکو پاک کر دیا فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام
کو اونکے اوپر بھیجا اپنے کلام بھیجے وحی بھیجی جو علم چاہیئے تھا وہ سکھا دیا اونکو پیغمبر
کیا خلق کیطرف بھیجا فرمایا اون لوگوں کو آخرت کی باتیں بتا دو سکھا دو دوزخ بہشت
کی حقیقت جتا دو اور وے کام جن کاموں سے دوزخ میں پڑتا ہے ہمیشہ کے عذاب
میں رہتا ہے اون سے کہد و اور وے کاموں سے دوزخ سے نجات پاویں۔ کسی مشکل میں
نہ پھنسیں۔ راہ آسان ہو جاوے شتاب بہشت میں جا پہنچیں ہمیشہ آرام سے ہمیشہ کی
دولت کے ساتھ رہیں۔ بیان کر دو ہمارا کلام اونکے اوپر پڑھ کر سنا دو سکھا دو پھر آخر
زمانے میں سب پیغمبروں کے خاتم تمام خلق سے بہتر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ و اصحابہ وسلم کو بھیجا سب طرح کی ہدایتیں سب پیغمبروں کے طریق مسلمانی کی راہ

Marfat.com

میں جمع کر دیئے۔ قرآن اپنا کلام بھیجا اول و آخر کی باتیں حکم احکام خیر کے طور طریق سب
کچھ فرما دیئے۔ یہ سب خبریں اور بیان آخرت کے اور حکم احکام سکھانا اللہ تعالیٰ نے
نے اپنی مہربانی کے اوپر لازم کر کے کمال احسان کیا۔ اون بندوں کے اوپر جو اسبا
کی قدر بوجھیں اور اپنے اختیار کو اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اختیا
میں دیویں اون کے حکم کے تابع رہیں دین کا علم سب طرح سے اول آخر تک اپنی
طاقت کے موافق سنتے رہیں۔ حقیقت کو جانتے رہیں ویسا ہی نیکی کے کام کرتے رہ
جس سے ہدایت پاویں توفیق پاویں مقصود کو پہونچ جاویں۔ ایک فائدہ یہ ہے اوس
بیان کا اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ کافروں اور مشرکوں منافقوں بے دینوں کے اوپر
حجت ہووے قیامت کے روز جب دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوویں۔ نہ کہیں کہ ہم
کو اوس دن کی دوزخ بہشت کی خبر نہ تھی۔ راہ جانتے نہ تھے۔ اچھے کاموں کی خبر نہ
رکھتے تھے۔ ہماری کیا تقصیر ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ یہ حقیقتیں آخرت کی بیان نہ کرتا
یہ خبریں نہ دیتا اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سے دوزخ بہشت کی حقیقت
بیان نہ کرواتا تو ہرگز کوئی نہ جان سکتا نہ بوجھ سکتا سب اندھے رہتے۔ دنیا ہی کے
کاروبار میں پڑے رہتے۔ بہشت سے محروم رہتے۔ دوزخ میں جا پڑتے اس سبب اس
حکمت کے واسطے فرمایا اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی یعنے تحقیق ہمارے اوپر لازم ہے ہمنے اپنے
فضل وکرم سے اپنے اوپر واجب کیا ہے اچھی راہ کو دکھانا ایمان کے بھید مسلمانی کا
تقوے پاکی ناپاکی کی حقیقت بیان کرنی ایمان اور کفر و توحید اور شرک و طاعت اور
بے فرمانی میں فرق کر دینا سکھا دینا سمجھا دینا تو یہ آدمی سنکر سمجھکر اپنے اختیار سے
ہدایت پاویں ایمان لاویں مسلمان ہوویں توفیق پاتے جاویں صالح متقی ہوویں
کمال کو پہونچیں نقصان سے بچیں تو سب درجے پاویں اور جو اوس بیان کو سنکر نہ سمجھیں
اپنے اختیار سے حکم نہ مانیں تو اونپر توفیق کی راہیں بند ہو جاویں خوار ہو جاویں۔ اور
اس بات سے یہ بات جاننا چاہیے کہ ہدایت دو قسم پر ہے ایک ہدایت یہ ہے راہ کا دکھانا
راہ کی بھلی بری حقیقت بیان کر دینی۔ اس ہدایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اپنی مہربانی

Marfat.com

سے کرم سے جو کچھ بیان کر دینے کی بات تھی بیان کر دی اور دوسری ہدایت یہ ہے کہ راہ
دکھا کر راہ کے اوپر قائم کر دینا مقصود کی منزل میں پہونچا دینا ہے یہ ہدایت خاص ہو
یہ دو قسم ہے۔ایک ہدایت یہہ ہے کہ جو کوئی اپنے اختیار سے ایمان لاوے اچھے عملوں
کی توفیق پاوے۔پھر جیوں جیوں اچھا کام کرتا جاوے زیادہ توفیق پاتا جاوے اور اچھے
کام اوس سے ہوتے جاویں مقصودوں کی منزل سے نزدیک ہوتا جاوے یہ ہدایت
اسیطرح خاص ہے جیسے اس صورت میں فرمایا فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ۝ لِلْعُسْرٰى تک
یعنے پھر جسنے دیا خدا کے واسطے اور پرہیزگاری کی بُری باتوں سے اپنے اختیار سے
بچ رہا اور سچ جانا اللہ کو اللہ کے کلام کو اللہ کے وعدوں کو اور رسول کو اور رسول
کے کلام کو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدوں کو بہشت کو آخرت کی نعمتوں کو
اوسکے اوپر آسانی کی راہ کھولدی بہشت کی راہ آسان کر دی اور جسنے اپنے اختیار سے
یہ کام اور جن کاموں کے کرنے کا اوسکو حکم تھا۔نہ کیے اللہ تعالےٰ اوسکو اوسکے اختیار
میں چھوڑ دیتا ہے اور اوسکو توفیق نہیں ملتی کچھ بوجھ نہیں سکتا اپنے اختیار میں پڑا
رہتا ہے۔بُرے کام آپ ہی آپ کرتا رہتا ہے اپنے اختیار میں آپ گمراہ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ
اسمیں کچھ گمراہی اپنی طرف سے نہیں کر دیتا ہے۔اللہ تعالےٰ کا جو کام ہے سب خیر ہی
کا کام ہے بدی شرارت آدمی ہی کے کسب میں کام میں ہوتی ہے۔یہی معنے ہیں جو
کوئی بخیلی کرتا ہے بے پرواہی کرتا ہے سب باتوں کو اللہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی جھوٹ جانتا ہے آپسے آپ اوسکے اوپر سختی میں پہونچنے کی راہ
کھل رہتی ہے۔عسرٰے میں پہنچ رہتا ہے یہی حکمت ہے پاک پروردگار کی جسنے حکم
کو نہ مانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور توفیق نہ ملی اس حکمت میں فرمایا جو کوئی بخیلی کرتا ہے
اور بُرے کام کرتا ہے اوسکو ہم دوزخ میں جانے کی راہ آسان کر دیتے ہیں اور
دوسری خاص ہدایت یہہ ہے کہ وہ پروردگار بدون کسی عمل کے کسب کے اپنے بندے
کو آپ ہی راہ سمجھا دیوے۔آپ ہی مقصودوں کی منزل میں پہونچا دیوے جیسے حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول بغیر کچھ عمل کیے ایسے درجے میں پہنچا دیا

جو کوئی تمام عالم کے عمل کرے تو اوس درجے کو نہ پہونچے پھر ایسے بڑے درجے میں
پہنچا کر عمل کرنے کی راہ بھی آسان کر دی۔ سبطرح کی دولتیں بخشیں اور جیسے حضرت
عیسے علیہ السلام کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہی پیغمبری بخشی علم انجیل کا پڑہا دیا
جو دینے چاہا سو دیا اور اسیطرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وصحابہ کی امت میں
بہتوں کو بغیر پڑھے پڑہائے بغیر محنت کیئے ولی کر دیا۔ یہ ایک خاص الخاص بات ہے
پر یہ اپنے اوپر لازم نہیں کیا جسکو خاوند چاہتا ہے اوسیکو دیتا ہے بندوں کو بھی اوس
راہ میں خواہ نخواہ داخل نہ کیا چاہیے جو کچھ اونکو حکم ہوا ہے اوسیکے اوپر چلے جاویں
شاید قبولیت کے درجے کو پہونچ جاویں۔ یہ ایک تھوڑا سا بیان ہے اِنَّ عَلَیْنَا لَلْہُدٰی کے
پھر اس بات کے پیچھے فرماتا ہے پاک پروردگار کہ آدمی کو چاہیئے ہمارے حکم کے تابع
رہے ہمنے جو کچھ اُسکو راہ بتائی ہے اپنے کلام میں بیان کیا ہے اوسکو یقین سے سنے
سمجھے اخلاص سے اوس راہ کے اوپر قائم ہووے کسی اور راہ میں نہ پڑے اور کسی
بات پر نظر نہ کرے۔ اسمیں سب کچھ پا رہے گا۔ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی اور تحقیق آخرت
اور دنیا ہمارا ہی مِلک ہے اور دنیا اور آخرت اور کسیکا ملک نہیں ہم جسکو جو کچھ دیویں
وہ وہی پاوے جسکو چاہیں آخرت دیویں جسکو چاہیں دنیا و آخرت دونو دیویں اسمیں
اشارت ہے جو کوئی پروردگار کی محبت نہیں رکھتا اخلاص نہیں کرتا دنیا ہی کی محبت
میں کھویا پھرتا ہے دنیا ہی کو طلب کرتا ہے یا بہشت کی دولت ڈہونڈہتا ہے بے اخلاصی
کی راہ میں ملتی نہیں دنیا ملتی ہے وہ دنیا آخر کو وفا نہیں کرتی جان کی بلا ہو بیٹھ تی
ہے۔ بلا میں ڈالتی ہے دانا عقلمند وہ کوئی ہے جو اللہ تعالے کا ہو رہے اوسکے حکم کو
سر کے اوپر رکھے جو کام کرے سو اخلاص و محبت سے کرے مزدور نہ ہووے مزدوری
کے اوپر نظر نہ کرے اس بندے کو جو کام کرنا فرمایا ہے دل سے تن سے کرتا رہے
جس خاوند کا کام ہے وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے کام سے واقف
ہے کسیکو کیا دیجیے کون کس لائق کا ہے بہتر جانتا ہے اوسکا کام اوسیکے حوالے رکھو
اور جو کچھ مانگے اوسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ سے مانگتا رہے

Marfat.com

دعا کرتا رہے دنیا کے آخرت کے حکم کے موافق اپنی بھلائی چاہتا رہے اور جو کچھ مانگے اسطرح مانگے جسطرح حکم ہے زیادہ اپنا کچھ تصرف نہ کرے حکم نہ چلا دے اوسکو کیا خبر ہے۔ جو اُسکے واسطے کونسی چیز بھلی ہے اوس پاک پروردگار کے حوالے کر دے جیسا بہتر جانیگا ویسا کرے گا سب کچھ اوسکے ہاتھ میں ہے اور جسنے اوس پاک پروردگار سے کچھ کام نہ رکھا حکم نہ مانا دنیا و آخرت ہاتھ سے جاتی رہے گی اور آخرت ہاتھ نہ آوے گی بڑی بلا میں جا پڑے گا فَاَنۡذَرۡتُکُمۡ نَارًا تَلَظّٰی ۚ پھر خبر دی مینے تمکو ایک بڑی آگ کی شعلہ کرنے والے کی یعنے دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی تمہارے ڈرنے کے واسطے جو ڈر و بے فرمانی نہ کرو جو بے فرمانی کروگے تو ایک ایسی آگ میں پڑوگے جو بہت بڑا بھڑکاؤ ہے اُس آگ کا۔ خبر میں آیا ہے کہ دوزخ جب حشر کے میدان میں آویگی ایسا شعلہ کرے گی جو دو برس کی راہ کے تفاوت میں کافروں کو گرا دیوے گی اور فرشتے عذاب کے کافروں کو زنجیروں میں باندھ باندھ کر کھینچیں گے اور لوہے کی گرزوں سے مار کر چلاتے جاوینگے اور اوس حال پر دوزخ کے شعلوں کی ہیبت سے گر گر پڑینگے اسطرح دوزخ میں پہونچینگے لَا یَصۡلٰىہَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَی الَّذِیۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ۚ نہ در آویگا نہ داخل ہوویگا۔۔۔۔ اوس آگ میں ویسی سخت شعلہ مارنے والی آگ میں ہمیشہ رہنے کے واسطے کوئی مگر وہ بڑا بدبخت جسنے جھٹھلایا دروغگو کہا رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو اور جھوٹھا جانا اللہ تعالےٰ کے کلام کو اور منہ پھیر لیا ایمان لانے سے مسلمان ہونے سے اللہ تعالےٰ کی بندگی نہ کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت سے باز رہا جیسے اُمیّہ بن خلف ابوجہل ابولہب اور لوگ جنکی یہ بدبختی ہے وَ سَیُجَنَّبُہَا الۡاَتۡقَی ۙ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۚ اور شتاب ہی جو دور کیا جاویگا اوس آگ سے وہ بڑا متقی پرہیزگار وہ جو دیتا خرچ کرتا ہے اپنا مال خیر کے کام میں اور خدا کیواسطے پاکی ڈھونڈھتا ہے اس مال دینے میں اس مال کو پاک کرتا ہی آپ پاک ہوتا ہے۔ یہ آیت بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور یہی آیت دلیل ہے اسبات کی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبر (ص)

کے مرتبے کے پیچھے نبیوں کے درجوں کے بعد اور سب کسی سے افضل ہیں بہتر ہیں اسواسطے
کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اون کو اَتقٰی فرمایا بہت بڑا متقی فرمایا اور اور جگہہ
قرآن میں فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے تحقیق بہت بڑا تمہارا خدا کے ....
پاس وہ آدمی ہے جو اتقےٰ ہے بڑا متقی ہے پرہیزگار ہے کفر وشرک نفاق بے فرمانی
سے بہت پرہیز رکھتا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو کوئی حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھہ شبہ رکھے طعنہ کرے اوسنے گویا سب
اصحابوں کے اوپر مہاجر اور انصار کے اوپر طعنہ کیا۔ کیونکہ سب اصحابوں رضی اللہ عنہم نے جمع ہوکر
اون کو خلیفہ کیا۔ اور اون کو آپ سے بہتر جانا اور جسنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کے اصحابوں کو برا کہا طعنہ مارا اون کو جھوٹھا مانا نالائق جانا بے عقل بے فہم بےدین
جانا اور جسنے اصحابوں کو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے ایسا جانا
اوسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو مرشد کامل نہ جانا وہ بڑا بدبخت ہے اوسنے
اپنے ایمان میں خلل ڈالا دوزخ میں جانے کے لائق ہوا۔ انہیں آیتوں سے معلوم ہوا
جو دوزخ میں نہ جاویگا سوائے اوس بدبخت کے جسنے اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ
وصحابہ وسلم کو جھٹلایا اور سچی راہ سے منہ پھیرا دوزخ میں جانیکی یہی علت ہے جسے کسطرح سے
نکلیگا۔ اور مسلمانوں گنہگاروں میں وہ آدمی دوزخ میں جاویگا جسنے کسی خیر کے
کام سے کسیوقت منہ پھیرا اچھے سستی کی اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم
کے حکم سے نکلکر نفس کے شیطان کے حکم میں گیا ہے۔ اس کے خلل سے اوسے
امید نکلنے کی ہے مگر ایمان کے خلل سے خدا پناہ میں رکھے اور اصحابوں کے اوپر نقصان
کی تہمت دینے سے ایمان کا خلل ہے۔ سب صحاب رسول کے رسول صلے اللہ علیہ و
آلہ وصحابہ وسلم کے پاس مقبول ہیں اللہ تعالےٰ کے دوست پیارے ہیں رضی اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں
ورضوا عنہ انکے حق میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہوگا
جو کوئی اونکو برا جانے وہی آپ برا ہے اور جسنے برے کام کیئے ہدایت سے منہہ
پھیرا ایمان میں ناقص رہا سچی باتوں کو جھٹلایا وہ بھی برے لوگوں کے ساتھ دوزخ

Marfat.com

میں داخل ہوگا اور جو کوئی دوزخ سے کبھی　　نکلیگا۔ سو ایمان اور مسلمانی کی برکت
سے نکلیگا۔ اور جس کسی نے وے کام کیئے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیئے اور
بڑے بڑے اصحابوں نے چاروں خلیفوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے ایمان کو اپنے کامل کیا مسلمانی کے ظاہر باطن کے کام تمام کیئے جو کچھ
کیا سو خدا تعالے کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے کیا وہ آدمی اون کے ساتھ
نجات پائیگا۔ دوزخ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کچھ کام نہ ہوویگا۔ اون میں اور دوزخ میں
پردہ پڑ جائیگا بہشت میں خیر و خوبی سے داخل ہو جائیگا یہ پورے ایمان کی برکت
ہے پورے مسلمان کے واسطے اللہ تعالے سب مومنوں مسلمانوں کو ایمان اور
مسلمانی میں محکم رکھے کامل کر دے آمین ثم آمین آمین۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضہ کو اس قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا تب کافروں کو
کو بہت بڑا تعجب ہوا کہنے لگے کہ ابوبکر رضہ کے اوپر بلال رضہ کا کچھ حق تھا اس سبب اتنا مال
بلال رضہ کے واسطے خرچ کیا اوس حق کا بدلا دیا حق تعالے اون کی بات کے رد میں
فرماتا ہے وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اور نہ تھی کسی ایک آدمی کو ابوبکر رضی اللہ
عنہ کے نزدیک کچھ کسیطرح کی نعمت سے جو جزا دیجاوے اور بعضوں نے کہا ہے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد اتنا کہتے تھے جو لوگوں نے سننے والوں نے اونکا
نام احد احد رکھ دیا تھا اللہ تعالے کا احد نام ہے وے ہمیشہ کہتے ہر دم کے کہنے کے
سبب اونکا یہ نام ہو گیا تھا۔ اس آیت یعنے وَمَا لِاَحَدٍ سے بلال رض کے اوپر اشارت
ہے اور معنے اسیطرح پر ہیں۔ اور نہ تھی بلال رضہ کی ابوبکر صدیق کے پاس کوئی نعمت
دوستی منت جو عوض کیا جاوے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى مگر طلب کرنی
رضامندی اپنے پروردگار کی جو برتر ہے سب کے اوپر غالب ہے حاکم ہے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے اوپر بلال رضہ کا کچھ حق ثابت نہ تھا جو اوسکے حق پر بدلا کرنا ضرور ہووے
یہہ جو کچھ عمل کیا ابوبکر رضہ نے اسواسطے کہ ابوبکر رضہ خدا کی رضامندی کا طالب تھا اور
بس وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ اور ہرطرح سے شتاب راضی ہوویگا ابوبکر رضہ وہ ہماری رضامندی

۲ رضی اللہ عنہ

ہووے گی وہی کرینگے رضا کا بہت بڑا درجہ ہے نہایت عالیمقام ہے۔ کامل بندوں کے لیئے دنیا میں اور بہت بڑی نعمت ہے آخرت میں سو یہ دولت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملی اور جو کوئی اونکے طریق پر چلیگا اوسکو بھی اونکی طفیل سے ملیگی اور یہ عاصی گنہگار بھی امیدوار ہے۔ اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم کا جو اوسکو بھی اپنے سب مقبول بندوں کی طفیل سے اس دولت سے نصیب بخشے آمین آمین آمین

سُوْرَۃُ وَالضُّحٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ○ وَلَلْاٰخِرَةُ
قسم ہے دن چڑھے اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑ دیا تجکو رب تیری نے اور نہ ناخوش ہوا اور البتہ

خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○
پچھلی حالت بہتر ہے واسطے تیرے پہلی حالت سے اور البتہ شتاب دیگا تجکو پروردگار تیرا پس راضی ہوگا

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ○
کیا نہیں پایا تجکو یتیم پس جاگہ دی اور پایا تجھکو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَ
اور پایا تجکو فقیر پس غنی کیا پس جو یتیم ہو پس مت دبا اور

اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○
جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ اور جو نعمت پروردگار تیرے کی ہے پس بیان کر

سورۃ والضحیٰ مکی ہے اسمیں گیارہ آیتیں چالیس کلمے اور ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں۔ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى قسم ہے ضحےٰ کی یعنے چاشت کے وقت کی اور

قسم ہے رات کی جب تاریکی ہوتی ہے اور سب چیز کو اپنی اندھیاری میں چھپا لیتی ہے اللہ تعالےٰ نے ضحےٰ کی اور لیل کی قسم کھائی دین کے بڑے لوگوں نے اس میں بہت باتیں کہیں ہیں ضحےٰ چاشت کا وقت ہے۔ جس وقت آفتاب بلند ہوتا ہے دھوپ سارے عالم میں پھیلجاتی ہے اچھا وقت ہے دنیا کے کام میں کاربار میں کسب میں مشغول ہونے کا کسی فرض نماز کا وقت نہیں نفلوں کا وقت ہے یا دنیا کے کاموں کا وقت ہے ایسے وقت میں جو کوئی عبادت میں مشغول ہووے دو رکعت چار رکعت بارہ رکعت تک جتنی ہو سکے اشراق کی ضحیٰ کی نیت میں پڑہے تو بہت ثواب پاوے یہ نماز اخلاص کی ایمان کی نشانی ہے کیونکہ غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام میں مشغول ہونیکا وقت تھا اسوقت میں وہ اخلاص سے پاک پروردگار کی بندگی میں حاضر ہوا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی فجر کی نماز پڑہ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے اور جب آفتاب بلند ہووے اشراق کی نماز پڑھے جتنی رکعتیں پڑہ سکے پوری حج کا ثواب پاوے اسیواسطے بعضوں نے کہا ہے کہ ضحےٰ کی قسم اشراق کی نماز کی قسم ہے۔ اور دنیا کے کام میں بھی جو کوئی نماز پڑہ کر مشغول ہووے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا ہووے اور اپنے دل میں یہ نیت کرے کہ جو اس قوت سے قوت ہوگی اس قوت کو خدا کی بندگی میں خرچ کرونگا۔ اس دنیا کے کام میں بھی مومن ثواب پاتا رہتا ہے اور چاشت کا وقت وہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور اوسیوقت میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں سے مقابلہ ہوا ستر ہزار آدمی ایمان لائے پاک پروردگار کو سجدہ کیا ہے۔ بعضوں نے کہا ضحےٰ سے تمام دن مراد ہے یہ دن ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی تین نمازیں فرض تمام دن میں اور روزہ فرض دن ہی میں ہوئے ہیں حج بھی دن میں ہوتا ہے اور رات بھی ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی رات نہ ہوتی تو دن کی قدر معلوم نہ ہوتی اور خلق کے آرام کا وقت ہے رات کی بندگی بڑی مقبول ہے مغرب کی نماز فرض اور وتر رات کو ہوتی ہے اور آخر شب کی نماز تہجد کی نفلوات کو ہی ہے تہجد

کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے بڑے اخلاص کی بندگی ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو
کوئی آخر شب کو اوٹھے بندگی میں حاضر ہووے اوسکے واسطے ایسی نعمتیں خوبیاں چھپا
رکھی ہیں جنکے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہوویں روشن ہوجاویں اون نعمتوں
کی کسیکو خبر نہیں کوئی نہیں جانتا جو بہشت میں تہجد کی نماز رات کی نماز پڑھنے
والوں کو ملیگی۔ خبر میں آیا ہے۔ جو کوئی فقر سے ناداری سے ڈرتا رہے چاہیئے
کہ چاشت کی چار رکعت نماز پڑھے اور جو کوئی گور کی اندھیاری سے تنگی سے وحشت
رکھتا ہے ڈرتا ہے چاہیئے کہ آخری رات کی نماز پڑھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ضحیٰ سے
مراد وہ دن ہے کہ جسدن میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دنیا کے
پردے کے اوپر پیدا ہوئے اپنی ماں کے شکم سے باہر آئے وہ دن بڑی برکت کا دن
تھا اوسدن کی قسم کی اور رات سے مراد معراج کی رات ہے اس راتمیں حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالے نے اپنے پاس بلایا عرش کے اوپر پہونچایا۔
سب طرح کی نعمتیں خوبیاں بخشیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے والضحی یعنے قسم ہے دن
کی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے خلق کو ہدایت کرنے
میں دعوت کرتے ہیں سب کو کفر سے شرک سے نکالکر ایمان کی توحید کیطرف بلاتے
ہیں اور واللیل یعنے قسم ہے رات کی جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مشغولی
کا وقت ہے اللہ تعالے کی عبادت میں بندگی میں۔ اور بعضوں نے کہا ہے والضحی یعنے
قسم ہے روشن نورانی چہرے کی چہرہ مبارک حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا آفتاب سے زیادہ روشن ہے دونوں جہان میں اوس روشن نورانی چہرے
کا نور پہونچگیا ہے دونو جہان کو روشن اوجالا کر دیا۔ واللیل یعنے قسم ہے زلفوں کے
بالوں کی موئے مبارک کی جو کالی رات کیطرح سیاہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ والضحی
واللیل میں سب قسمیں ہیں اصل میں جواب قسم کا یہ ہے ما ودعک ربک وما قلی نہیں
چھوڑدیا یا محمد تجھکو تیرے پروردگار نے اور دشمن نہیں جانا یہ آیت کافروں کی ایک بات کے
جواب میں آئی ہے۔ جب حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اللہ تعالے

Marfat.com

کے حکم سے مکے میں خلق کو دعوت کی ایمان کیطرف بلایا شرک و بت پرستی کو چھوڑ دینے کو فرمایا تب مکے کے لوگوں نے تعجب کر کے مدینے میں یہود و نصاریٰ کے پاس اپنے آدمی بھیجے۔ وے حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دین میں تھے توریت اور انجیل جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اوپر اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بھیجے تھے ان کے پاس تھیں اور ان کتابوں میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی سب خبریں تھیں یہود و نصاریٰ واقف تھے اون سے پوچھ بھیجا کہ تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہے آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہوا ہے یا نہیں ہوا ہمارے درمیان میں محمد نام ایک آدمی ہے وہ محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم) ہمارے بھائیوں میں سے پیدا ہوا ہے پیغمبری کا دعوے کرتا ہے کہتا ہے کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں میں دیکھکر معلوم کرو ہمکو خبر دو کہ یہ بات سچ ہے یا کیسی ہے۔ مدینے کے لوگوں نے یہود و نصاریٰ نے سب کتابیں دیکھیں اور آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا یہی وقت ہے اور یہ جو تم میں پیدا ہوئے ہیں ان سے تین باتوں کا سوال کرو۔ پوچھو ایک اصحاب کہف کا احوال دوسرا اسکندر ذوالقرنین کا قصہ تیسرے روح کی بات کیا چیز ہے روح۔ جو وہ پہلی دو باتوں کا جواب دیں اور روح کا جواب نہ دیں تو ہمسے کہلا بھیجو تب ہم سچ جھوٹ معلوم کرینگے۔ وے آدمی مکے کے مدینے سے یہ بات لائے پھر مکے کے مشرکوں نے ایکدن حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی خدمت میں سوال کیئے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کل جواب دونگا مگر انشاء اللہ تعالےٰ نہ کہا وحی کی اللہ کے کلام کی انتظاری کی کتنے دنوں وحی نہ آئی حضرت جبرائیل نہ اترے بعضے کہتے ہیں دس دن بعضے کہتے ہیں پندرہ دن یا انیس دن یا پچیس دن یا چالیس دن تک جبرائیل علیہ السلام نہ آئے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اور صحابہ حضرت کے بہت غمگین ہوئے جواب دینے میں جو اتنی ڈھیل ہوئی کافر طعنہ مارنے لگے اور کہنے لگے وَدَّعَہُ اللہُ وَقَلَاہُ یعنے ترک کیا چھوڑ دیا محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم) کو اور دشمن رکھا اوسکو پھر کتنے دنوں کے پیچھے حضرت جبرئیل علیہ السلام

Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نہ آنے کا دیر تک ہونے کا سبب پوچھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ پھر ہر کام میں
انشاء اللہ تعالیٰ کہنا مت چھوڑو انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اسواسطے وحی نہ آئی اور
دو سوالوں کا جواب آیا اور تیسرے سوال کی بات کا کچھ بیان نہ ہوا۔ اون پوچھنے
والوں سے بیان کیا۔ اونہوں نے یہود کو کہلا بھیجا یہود نے جانا کہ سچے پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کتاب میں لکھا تھا کہ جو دو سوال کا جواب دیوے اور ایک کا نہ
دیوے یہی علامت ہے سچ کی پھر یہود نے جان بوجھکر حسد کیا مکے کے لوگوں سے کچھ
نہ کہا حال بتایا پھر اس سورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو چھوڑ دیا۔ اس بات کو رد کیا قسم کھائی ضحےٰ کی اور لیل کی کہ محمد
(صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نہیں چھوڑا اور دشمن نہیں پکڑا یہ بات
کہنے والے جھوٹے ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت نبی
صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بشارت خوشخبری بھیجی فتح کی
کہ تیرا دین یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب جہان میں پھیلیگا۔ روم و شام
یمن مصر و ایران و توران بڑے بڑے ملک تیری امت کے ہاتھ آوینگے تیرا دین
بڑھتا جائیگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوشخبری کو سنکر بہت خوش ہوئے
پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ اور مقرر آخرت دوسرا
جہان بہتر ہے تیرے واسطے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے پہلے جہان سے دنیا
فانی ہے اور آخرت باقی ہے دنیا کا سب مال ملک آخر بگڑ جاتا ہے آخرت کا مال
ملک ہمیشہ باقی رہے گا بڑھتا رہے گا دنیا میں بیشمار ہی ملک فتح ہووے ہاتھ لگے
رنج و محنت اونکے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ آخرت میں بہشت میں ہزار محل موتیوں کے
تیرے واسطے تیار ہیں اور ویسا ہی اسباب لوازم باغ و بہار حوریں غلمان فرش
و فروش سب کچھ تیار ہیں جو ایک محل میں ہزاروں ملک دنیا کے سما جاویں
اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ ہر چیز
میں پہلے کمی ہے پیچھے زیادتی ہے۔ آدمی پہلے نطفہ تھا پھر علقہ پھر مضغہ ہوا پھر

Marfat.com

ہوا لڑکا ہوا پھر بالغ ہوا عقل ہوئی شعور ہوا جوان ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہونچا پھر اسیطرح جاننا چاہیئے کہ دنیا میں کیسا ہی مال وملک وکمال درجہ ہووے آخرت کے آگے تھوڑا ہی ہے دنیا سب گھٹنے ہی کی جگہہ ہے۔ بڑی دولت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اور اون کی طفیل سے اُن کی امت کے مومنون مسلمانوں کی آخرت میں ہوگی حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اول کافروں کے ہاتھ سے آزار پایا رنج کھینچا بے ادبیاں دیکھیں طعنے سنے آخر سب زیر ہوے مارے گئے مسلمان ہوئے تابع ہوئے غلبۂ فتح حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نصیب ہوا پھر آخر کو بڑے بڑے ملک اصحابوں کے ہاتھ آئے پھر بڑھتے بڑھتے دولتمند ہو گئے دین کا جھنڈا سب دنیا میں کھڑا ہو گیا پھر اوسی بات سے معلوم کیا چاہیے کہ آخرت میں کیسا کچھ بڑھاؤ ہوویگا۔ تفاوت دنیا میں اور آخرت میں یہ ہے کہ دنیا میں نقصان سے کمال ہوتا ہے اور دنیا کے کمال کو کبھی زوال بھی ہوتا ہے اور آخرت کے کمال کو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اور پیچھے اُنکے سب مومنوں مسلمانوں کو ہمیشہ بڑھاؤ ہی رہے گا گھٹاؤ کا نام ونشان نہیں ہونے کا سب طرح کی دولتوں کی ہمیشہ ہمیشہ زیادتی رہیگی نقصان ہرگز کبھی نہیں ہونے کا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور مقرر شتاب عطا کریگا۔ دیگا بخشیگا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پاک پروردگار تیرا پھر راضی ہوویگا تو وے وے نعمتیں خوبیاں بخشیگا تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُمید کرنے والا تیرا آخرت میں جو تو خوش ہو جاویگا سبطرح کی فکریں جاتی رہینگی کا حکم بہشت کی ۔ بڑی بڑی نعمتیں بے حد وبے نہایت ہمیشہ کا دیدار الٰہی بڑی خوبیاں تیرے واسطے رکھی ہیں خاطر کو خوش رکھ اُن کافروں مشرکوں کے طعنے مارنے میں غمگین ناخوش مت ہو کوئی دن ہیں یہ سب باتیں جاتی رہینگی تمکو خوشی ہمیشہ ہمیشہ رہیگی روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خوش ہوئے اور فرمایا میں ایک آدمی کو بھی میری امت کے دوزخ میں رہنے سے راضی نہیں ہونے کا یہ بات امت کے واسطے بڑی خوشخبری ہے۔ پھر اسبات کو اللہ تعالےٰ

~~68502~~

86002

Marfat.com

اللہ تعالے بیان فرماتا ہے جو کمی سے زیادتی ہے تھوڑے سے بہتا یت ہے پہلے حال سے آخر کا حال بہتر ہے دنیا سے آخرت بہتر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوٰى ۞ کیا نہ پایا تجھکو یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پروردگار نے تیرے یتیم بے باپ پھر جگہہ دی اس درجہ میں پہنچایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اپنی ماں کے پیٹ میں تھے جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے باپ عبد اللہ کا واقعہ ہوا وفات پائی - پھر جب تولد ہوئے کئی دن کے پیچھے بی بی آمنہ والدہ نے بی بی حلیمہ کو جو دائی تھیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضرت کو حوالے کیا چار برس اونہوں نے اپنے گھر لیجا کر پالا - پھر جب چھے برس کی عمر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا نے بھی پرورش کی دو برس کے پیچھے عبد المطلب بھی مرگئے اوسوقت حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ابو طالب کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے چچا تھے حوالے کیا پھر ابو طالب ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پرورش کرتے اور پیار وشفقت و دوستی اونکے ساتھ رکھتے پھر پچیس برس کی عمر میں حضرت نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب چالیس برس کی عمر میں پہنچے اللہ تعالے نے پیغمبری کی خلعت اون کو پہنائی وحی اتارا ہوئی حکم کیا کہ اون مشرکوں کو ہدایت کرو کفر سے شرک سے خلق کو ایمان کیطرف خدا کی توحید کیطرف بلاؤ - پھر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حکم خدائے تعالے کا بجالائے اول سب مکے کے لوگوں کو اپنے خویش واقارب کو ایمان کی اوکی جسپر اللہ تعالے نے فضل کیا دین و دنیا کی سعادت اوسکے نصیب تھی ایمان لایا اور بہت قریش مکے کے لوگوں نے تعجب کر کر اپنے دین سے بتوں کے پوجنے سے پھرنا بہت مشکل جانا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دشمنی میں کمر باندھی ہر طرح کی تصدیع دینے لگے اس حال میں ابو طالب حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باپ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یاری و مددگاری حمایت جسطرح چاہیئے کرتے رہے پھر کئی برس کے پیچھے اونکا

Marfat.com

بھی واقعہ ہوا پھر مشرکوں نے دشمنی کو زیادہ کیا تب اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ مکے سے مدینے کو ہجرت کریں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر مدینے کو تشریف لے گئے مدینے میں انصار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے داخل ہونے سے انصاروں نے بڑی خوشی کی دل و جان سے ایمان لائے غلامی میں رفاقت میں مددگاری میں کمر باندھی جان و دل سے فدا ہونے کو حاضر ہوئے اللہ تعالےٰ نے مدینے کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے رہنے کی جگہ مقرر کی پھر مہاجرین وے اصحاب .... جو قریش تھے مکے کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ اونہوں نے ہجرت کی اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضامندی میں اپنے گھر چھوڑے مال چھوڑا جورو لڑکے لڑکیاں چھوڑیں مدینے میں آئے اور انصار مدینے کے رہنے والے سب جمع ہو کر خدمت میں حاضر ہو کر دشمنوں سے دین کے لڑنے میں کمر باندھی پھر لڑے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت بڑی جگہہ دی بہت بڑا مرتبہ بخشا اول و آخر کی خلق کے اوپر اون کو فضیلت بخشی آخر زمانے کا پیغمبر کیا اپنے بڑے قرب کے درجے میں پہنچایا اور دنیا میں سب کے اوپر غالب کر دیا اوس یتیمی کے حال سے آپ اپنے فضل و کرم سے پرورش کر کر درجے بڑھا کر اون کو بہت بڑی جگہہ میں پہنچایا اون کی حدیث کو کلام کیا اون کی دوستی محبت کو سب مومنوں مسلمانوں کے دل میں جگہہ بخشی ایسی جگہہ بخشی جو قیامت تک اور آخرت میں ہمیشہ بڑھتی دولت رہے گی اور اس آیت میں اشارت ہے کہ یتیم اوس موتی کو کہتے ہیں جو خوبی میں بڑائی میں صفائی میں روشنی میں ویسا اور موتی نہ ہووے پھر ویسا موتی سوائے بادشاہوں کے اور کسی کی جگہہ کے لائق نہیں ہوتا۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یتیم تھے۔ ایسی خوبیوں میں تھے۔ جو

دوسرا اُن سا کوئی نہ تھا۔ پھر ایسے یتیم کی اور کوئی جگہہ لائق نہ تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اون کو اپنی خاص الخاص رحمت میں اپنے نہایت قرب کی جگہہ بخشی اور فرمایا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ۝ اور پایا تیرے تئیں یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا پھر ہدایت کی راہ دکھائی روایت ہے جو لڑکپن کے وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی چار برس کی عمر تھی۔ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی دائی اپنے گھر سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مکہ میں لاتی تھیں اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اون کی والدہ کے اور دادا کے حوالے کر دیویں مکے میں پہونچ کر ایک جگہہ میں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو بٹھال کے آپ کسی کام کے واسطے گئیں۔ پھر آکر جو دیکھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نہ پایا۔ بہت پریشان ہوئیں۔ روتی تھیں ڈھونڈھتی تھیں کہیں نہ پایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے کے پہاڑوں میں چلے گئے تھے۔ راہ سے تفاوت ہو گئے تھے۔ پھر عبد المطلب نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ڈھونڈھ کر پایا اور یہ بات ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنے سے اول کی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سوداگری کے واسطے شام کے ملک میں گئے تھے۔ خرید و فروخت کرکر مکے کو پھرے تھے مکے سے تین دن کی راہ درمیان رہی تھی۔ اور وہ قافلہ سوداگروں کا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ لوگوں نے قافلے کے کہا کہ کوئی جاوے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری قافلے کی سلامتی کی پہنچاوے۔ اور ضابطہ تھا عرب کا جو کوئی آگے آن کر قافلے کی سلامتی کی خوشخبری دیتا تو وہ اونٹ جسکے اوپر سوار ہوکر آتا تھا اوسیکو بخشدیتے۔ سب لوگوں نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو بھیجنا مقرر کیا کہ آگے جاکر خبر دیویں۔ ابو جہل بھی اُس قافلہ میں تھا۔ آگے سے بھی وہ کچھ دشمنی رکھتا تھا اوسنے کہا اُن کو مت بھیجو آخر کو سبھوں نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہی کو بھیجا جب اکیلے راہ میں آئے۔ شیطان نے آکر اونٹ کی نکیل پکڑکر اون کو اور راہ کیطرف پھیر دیا راہ سے دور پڑ گئے۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اونہوں نے آکر ایک پر شیطان کو ایسا مارا کہ حبش کے ملک میں پھینکدیا اور مہار پکڑکر اونٹ کو راہ میں لگادیا۔ اور زمین کی رگیں

Marfat.com

ایسی کھینچ لیں جو ایک ساعت میں حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے میں جا پہنچے
بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو قافلے کے آنے
کی خوشخبری دیدی۔ بہت خوش ہوئیں۔ اور وہ
اونٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے نذر کیا۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم مکے سے پھر کر قافلے کی طرف چلے۔ ایک
ساعت میں قافلے کے درمیان جا پہونچے۔ اور کہا مکے میں
پہنچکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کو میں نے خوشخبری دی
وہ خوش ہوئی اور یہ اونٹ اوسنے میرے تئیں
دیا۔ کسی نے یہ بات نہ مانی۔ ابوجہل نے کہا میں نہ
کہتا تھا کہ اون کو مت بھیجو۔ پھر وہ اونٹ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور لوگوں نے
پھیر لیا۔ جب تین دن کے پیچھے مکے میں پہونچے
اس بات کی خبر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دی۔ وے
غصے ہوئیں۔ اور کہا تین دن ہوئے جو محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آکر مجھہ کو خوشخبری سنائی
میں نے اونٹ اون کو دیدیا ہے تمنے کیوں پھیر لیا ہے۔
اور یہ بات تم نے جھوٹ جانی۔ لوگوں نے کہا تین دن
کی راہ دو تین ساعت میں کسطرح گئے۔ اور پھر آئے
اسواسطے ہمنے یہ خبر نہ مانی۔ بی بی خدیجہ رضی
اللہ عنہا نے کہا یہہ بات سچ ہے اتفاقاً مت کہیو
اونٹ پھیر دیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم کی دوستی اپنے دل میں رکھی اور جانا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر ہوونگے یہ حال اپنے بھائی ورقہ بن نوفل چچا کے بیٹے سے سنا تھا۔ وے اگلی کتابیں پڑھے تھے علامتیں معلوم کی تھیں۔ اور اس آیت کی وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى کے معنے یہ بھی ہیں اور پایا۔ تجھکو گمراہ لوگوں میں گمراہ قوم میں پیدا کیا وے کچھ نہیں جانتے تھے پڑھے لکھے نہیں تھے۔ سب خیر کی باتوں سے بے خبر تھے ایسے لوگوں میں پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پھر پیغمبری بخشی ہدایت کی تجھ کو سب طرح کا علم بخشا۔ سب خیر کے بہتری کے کام سکھا دیئے۔ اور یہ بات معلوم کیا چاہیئے کہ ضلال گمراہ کو نہیں کہتے ہیں۔ ضلالت گمراہی ہے وگمراہی کفر ہے اور سب پیغمبر خدائے تعالےٰ کے کفر سے ہر حال میں پاک ہیں۔ پیغمبری سے پہلے بھی کفر سے پاک ہیں اور پیغمبری سے پیچھے بھی سو پیغمبروں کو گمراہی اور ضلالت کی نسبت کرنی کبھی درست نہیں۔ ہمیشہ معصوم ہیں اللہ تعالےٰ کی پناہ میں ہیں اول سے آخر تک۔ ایمان اور مسلمانی کے گھر میں رہنے والے ہیں۔ مسلمان پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان آئے مسلمان رہے۔ مسلمان ہی دنیا سے جاتے رہے۔ روایت ہے کہ ایک دن ابوطالب نے ایک بت مول لیا۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لڑکپن کے

Marfat.com

وقت دیا جو گھر پہونچادیویں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم نے لیا جب آگے چلے اوسکو زمین میں ڈالدیا۔
ایک رسی اُسکے گلے میں باندہ کر کتے مُردار کیطرح گھسیٹتے
ہوئے پہنچادیا۔ ہمیشہ معبود برحق سے اللہ تعالےٰ سے
خبردار تھے۔ ولیکن پیغمبری سے پہلے بہت باتوں کا علم
نہ تھا۔ پڑھے نہیں تھے۔ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ شریعت کے
حکم احکام نماز روزہ سے اور بہت باتوں سے خبردار نہیں تھے اس سبب سے بعضوں
نے یہ معنے کہے ہیں وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی کے یعنے اور پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم تیرے پروردگار نے ناواقف بہت باتوں سے بہت کاموں سے پیغمبری
کا منصب نہ ملا تھا۔ قرآن نازل نہ ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے تجھکو اپنے فضل وکرم
سے پیغمبری کی خلعت بخشی۔ قرآن جو سب کتابوں سے افضل ہے بہتر ہے۔
تمہارے اوپر نازل کیا بھیجا جو کچھ جاننا چاہئے اور جو چاہئے کیا چاہیے سب کچھ سکھا دیا
اللہ تعالےٰ نے قرآن میں فرمایا ہے مَا کُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ یعنے
ایک وقت ایسا تھا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
جو اس حال میں تھا تو کہ نہ جانتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور
ایمان کسے کہتے ہیں۔ ایمان تھا۔ اور علم ایمان کا نہ تھا اور
کسیکو ایمان کی راہ نہ بتا سکتے تھے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا جو
سب کچھ معلوم کیا۔ بڑے عالم ہوگئے عارف ہوگئے۔ یہ بڑا احسان ہے پروردگار کا تمہارے
اوپر اور احسان پروردگار کا تمہارے اوپر یہ ہے وَوَجَدَکَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰی اور پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تیرے پروردگار نے
فقیر محتاج عیالدار پھر تونگر کردیا دولتمند کردیا ہر طرح غنی کردیا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا
کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی اونہوں نے اپنا سارا مال نیاز کیا۔ پھر تجارت سوداگری کروائی
اوسمیں برکت بخشی۔ پھر بہت یار ومددگار اصحاب جمع کردیئے کافروں سے جہاد کا لڑائی کا حکم ہوا غنیمتیں بخشیں

بہت مال و دولت غنیمت آنے لگی ملک فتح ہوئے کسی بات کا کسی چیز کا محتاج نہ رکھا
سب خلق سے بے نیاز کر دیا یہ بات دلیل ہے اسبات کی جو غنا دولتمندی مال کا ہونا
کسیکا محتاج نہ ہونا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے بری چیز نہیں جو بری بات ہوتی تو اللہ
تعالےٰ اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اوسبات کا غنی ہونیکا احسان
نہ رکھتا منت نہ جتاتا اپنے حبیب (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو ہر طرح غنی کر دیا
دنیا و آخرت کا بہت بڑا دولتمند کر دیا اور ان آیتوں میں رد ہے کافروں کے قول کا جو کہتے
تھے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو چھوڑ دیا
دشمن رکھا اور حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی مبارک خاطر کو تسلی ہے جو وحی
کے بند ہونے سے اون کے دل میں غم آیا تھا پروردگار نے قسم کر کر فرمایا محمد (صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) تیرے پروردگار نے تجھکو چھوڑا نہیں دشمن نہیں پکڑا اول سے آخر
تک تیرے اوپر خدا تعالےٰ کی مہربانی اور فضل ہی ہے اول سے آخر تک بہتر ہی بہتر
ہوتا جائیگا۔ تیرے اوپر کئی دن وحی کا بند ہونا بھی بہتر تھا۔ اسبات کا اول
سے آخر بہتر ہوا اب وحی کی قدر معلوم ہوئی علم کی شان کا درجہ مرتبہ
معلوم کیا۔ ایسی نعمت انتظار کے پیچھے پائی۔ جس بندے کو ایسی ایسی بڑی
نعمتیں بخشی ہیں۔ اوس پیارے بندے کو کسطرح چھوڑ ا کیونکر دشمن رکھا یہ کافر
مشرک احمق ہیں جھوٹے ہیں اور تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غمگین نہ ہونا چاہیئے خوش ہونی
کی بات ہے ان نعمتوں کے اوپر شک نہ کیا چاہیئے ایکوقت تو یتیم تھا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس درجے میں پہنچایا اس نعمت کی شکر
گذاری یہ ہے کہ یتیموں کی خبر لو جو کچھ بس آوے سو ان کو دو ان کو پیار کرو فَاَمَّا

اَلْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۞ پھر اس نعمت کو اپنے اوپر سمجھکر لوجہ کو یتیم کے اوپر قہر مت کرو غصے
مت ہو اسکو مت جھڑکو اوس سے محبت رکھو پیار کرو یتیموں کی قدر بوجھو تم بھی ایکدن
یتیم تھے یتیم کو پیار کرنا یتیم کی خبر لینی اوسکو کھانا کھلانا کپڑا پہنانا بہت بڑا ثواب
ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ

Marfat.com

كهاتين في الجنة واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا يعنے میں اور جو کوئی
یتیم کی اپنے بیگانے میں تفاوت نہ جان کر پرورش کرتا ہے خبر لیتا ہے اوسکو پرورش
کرتا ہے خبر لیتا ہے اوسکو پیار کرتا ہے بہشت میں ہم ایک جگہ ہووینگے آپسمیں
ہمسایہ ہوونگے اسطرح سے نزدیک رہینگے جیسے یہ دونوں انگلیاں یہ بات فرماکر دونو
انگلیوں کو تھوڑا اوسمیں کشادہ کرکے اصحابوں کو دکھلایا اور فرمایا اسطرح ایک جگہ
ہوونگے۔ اور خبر میں آیا ہے من مسح على راس اليتيم له بكل شعرة حسنة یعنے جو
کوئی یتیم مومن مسلمان خدا کی رضامندی کے واسطے یتیم کو پیار کرے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے
جتنے اوسکے سر کے بال ہوویں اون سب بالوں کی گنتی کے شمار کے موافق
نیکیاں خوبیاں اوسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اتنا ثواب پاتا ہے اور خبر میں
آیا ہے یتیم جب کسی غم سے روتا ہے تو عرش عظیم اللہ تعالے کا کانپتا ہے اور اللہ تعالے
نے فرمایا ہے یتیم کا مال مت کھاؤ ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہے
چھین لیتا ہے اوسکو کھاتا ہے وہ مال اوسکے پیٹ میں آگ ہوجاویگا ہمیشہ جلتا
رہیگا دوزخی ہوویگا۔ واما السائل فلا تنهر اور سایل کو مانگنے والے کو محروم
مت کرو مت جھڑکو سخت آواز مت کہو جو کچھ تمہاری طاقت ہووے اوسکا کام کردو
اور جو نہ ہوسکے تو نرمی سے خوبی سے جواب دو اپنی فقیری ناداری محتاجی کو یاد کرو
اوسکی قدر بوجھو تمکو خدا تعالے نے غنی کردیا شکر گذاری ہے اس بات کی سائل کے حال
پہچانو اور اسمیں اشارت ہے نصیحت ہے ہر ایک مسلمان کو جو کوئی مومن مسلمان کے پاس
ہو کوئی جسطرح کا سوال کرے کسی مسئلہ کی بات پوچھے جو آتا ہووے تو اچھی طرح سے
خوشی سے جواب دیوے جھڑکی شور بختی نہ کرے اور جو نہ آتا ہووے تو خوشی سے شیریں
زبانی سے کہے مجھکو نہیں آتا۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا
کچھ کام کرتا ہے اوسکی حاجت بر لانے میں ہوتا ہے۔ خدا تعالے اوسکے خیر کے کام
میں متوجہ ہوتا ہے ثواب دیتا رہتا ہے۔ واما بنعمة ربك فحدث اور اپنے پروردگار ع
کی نعمت کو ظاہر کرو۔ نعمت خوبیاں جو تیرے پروردگار نے تجھکو بخشی ہیں لوگوں سے

Marfat.com

تفسیر مراد یہ ہو اوستاد میرے واسطے مقرر کر دیا میرے تربیت ۳۴ پائی مجھے توفیق بخشی جو استاد سو یاہ و لضحیٰ کا حکم بجانہ

بیان کر دے خبر کر دے نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر اپنی فضیلت اور بہتری مقام محمود کی آخرت میں اور خلق کی شفاعت کا درجہ اور اور بہت بڑی نعمتیں جو تمہیں کو بخشی ہیں اور کسیکو نہیں بخشیں سب کا بیان کرنا اظہار کرنا شکر ہے نعمت دینے والے کا اور نعمت کے بیان کو مطلق ترک کرنا کفران ہے نعمت دینے والے کا۔ حدیث شریف میں آیا ہے جسکو اللہ تعالیٰ کچھ نعمت بخشتا ہے اور وہ نعمت کے اثر کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے خبر میں آیا ہے حضرت عبد اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے رضی اللہ عنہما رات کو نماز پڑھتے صبح کو لوگوں سے کہتے کہ میں نے آج رات کو اتنی رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں کسی نے اون سے کہا یا عبد اللہ یہ بات کہنی کیا ریا نہیں جو تم کہتے ہو اونہوں نے کہا کیا خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنے اپنے پروردگار کی نعمتوں کا حق بیان کر دیوے جو تجھکو بخشی ہیں اور وے نعمتیں جو سب خلق کو ہر ایک کو عام نعمتیں اور خاص نعمتیں بخشی ہیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور علم و ہنر ایمان و مسلمانی تقویٰ ایک ایسی نعمت ہے نہ ہووے تو اوسکی قدر جانیں ان نعمتوں سے بہتایت کے سبب غافل ہو رہے اونکا شکر نہیں کرتے اور وے نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیان کرو خبر دو کیونکہ یہ خلق سب نعمتوں کو دوست رکھتی ہے نعمت کے سبب نعمت دینے والے کو دوست رکھے گی اور ہماری صفتوں کو جیسے کرم و فضل و احسان و مہربانی پیدا کرنا پرورش کرنی رزق دینا خلق کی محافظت کرنی اور سب صفتوں کو ہماری کو بیان کرو اسطرح خلق کو ہمارا دوست کرو ہماری طرف اون کو بلاؤ یہ سب محتاج ہیں جو محتاج نعمت کی بات سنے اور نعمت دینے والے کو پہچانے اوسکی طرف ہمکو بے اختیار جانا ہے اوسکو دوست رکھنا ہے جو کوئی ہمکو دوست رکھیگا ہم اوسکو دوست رکھینگے۔ تم درمیان میں اس دوستی کے وسیلے ہوؤگے۔ محبت کے واسطے سبب ہوؤگے یہہ کام ہے تمہارا اس سبب ہمارے نزدیک تمہارا اور بھی بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ بات ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنے اپنے پروردگار کی نعمتوں

کی خلق سے حدیث کر بات کہو یے نعمتیں علم کی معرفت کی ہدایت کی جو ہمنے تیرے اوپر تمام کی ہیں سب کسیکو جو کچھ لینے چاہے لینے والا ہووے بیان کر کہدے

. . . .

. . . . جان کر چھپا مت۔ یہ اس بات کا شکر ہے جو تو بھی یا محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم) کچھ واقف نہ تھا کچھ نہ جانتا تھا پھر ہمنے تجھکو ہدایت کی اپنے دیدار کی اپنی معرفت کی راہ بتادی یہ خلق بھی کچھ نہیں جانتی ناواقف ہے بے خبر ہے اون کو تو . . . .

. . . . ہدایت کر راہ بتا اون سے تو حدیث کہتا رہ باتیں کرتا رہ تیری جو بات ہے سو حدیث ہے وہ سب نعمت ہے نعمتوں کا بیان ہے۔ ہدایت ہے اخلاص سے سننے والوں کے واسطے رحمت ہے نجات ہے اللہ تعالےٰ کے کلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وصحابہ وسلم کی حدیث دو دریا نعمتوں کے ہین تمام لذتیں دنیا کی آخرت کی اون میں ہیں سعادتیں تمام نقصانوں سے چھوٹنا تمام کمالوں کو پہونچنا ہمیشہ کی خوشی راحت آرام اون میں ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب (صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم) کے تئیں ہر طرح کے احسان جتائے ہیں یتیمی کے حال سے بہت سے بہت بڑے درجوں میں پہونچایا۔ فقیری محتاجی کے حال سے نکالکر غنی کر دیا بے نیاز کر دیا ناواقفی بے خبری کے حال سے سبطرح خبردار کر دیا ہدایت بخشی ان تین نعمتوں کی تین طرح کی شکر گذاری کا حکم کیا یتیم کے اوپر قہر نہ کرنا . . . . . . سائل کو رونہ کرنا سخت نہ کہنا اور کلام اور حدیث کی راہ سے ناواقفوں کو واقف کرنا بےخبروں کو خبر دینی ہدایت کرنی یہ بھی ایک بھید ہے اس آیت کا اور تھوڑا سا بیان ہے اس سورت کا اور اللہ تعالےٰ کے کلام کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وصحابہ وسلم کی حدیث کے بہت بے حد بھید ہیں کوئی کہانتک بیان کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے امیدوار ہیں ہم توفیق کے ہدایت کے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وصحابہ وسلم کی راہ میں دین میں قائم دائم رہینگے

Marfat.com

آمین ثم آمین۔

سُورۃ الم نشرح

مکی ہے اسمیں آٹھ آئتیں ہیں اور ستائیس کلمے ہیں ایک سو دو حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ○ الَّذِيْ
کیا کھول دیا ہمنے واسطے تیرے سینہ تیرا اور اوتار رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا جسنے

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
توڑی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہمنے ذکر تیرا پس تحقیق ساتھ سختی کے

يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ ع ۱
آسانی ہے تحقیق ساتھ سختی کے آسانی ہے پس جب فارغ ہو تو پس محنت کر بیچ عبادت کے

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ○
اور طرف پروردگار اپنے کی پس رغبت کر

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ کیا نہیں کھول دیا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس سورت میں اللہ تعالےٰ اپنی بڑی بڑی نعمتوں کی خبر دیتا ہے جو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اوپر بخشی ہیں اور اپنے احسان جتاتا ہے اور تسلی فرماتا ہے تو کسی بات کا غم نہ کھاویں اور راہ بتاتا ہے آخرت کی بڑی نعمتیں پانے کی کیوں غم کھاتے ہو تم یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ) کیوں فکرمند ہوتے ہو تم ہماری مہربانی کے اوپر نظر کرو جو تمہارے اوپر کیا نہیں کھولا ہمنے دل تمہارا کیا نہیں ایسا بڑا کر دیا سینے کو تمہارے جو اوس میں سب درجے ایمان کے سب طرح کے اچھے پاک اعتقاد بہتر عقیدے سما گئے سب طرح کی ہدایت کا علم

Marfat.com

تمہارے دل میں خدا کے حکم سے آگیا۔ اچھی خصلتیں بہتر خوئیں آگئیں مسلمانی کی
باتوں سے خدا کی یاد سے محبت سے اخلاص سے شوق سے دل تمہارا آباد ہوگیا
رب کے بھیدوں نے وحی کے قرآن کے تمہارے دل میں راہ پائی جگہہ پائی سب
طرح کے بھید جو لائق تھے تمہارے دل میں آگئے ان نعمتوں کیطرف نظر کرو
قدر بوجھو شکر کرو کیا ہمنے نہیں دیں تم کو یہ نعمتیں خوبیاں جن لوگوں کے دل کو
نہیں کھولا ہمنے اون کے دل تنگ ہیں اُن دلوں میں ایمان نہیں آسکتا مسلمانی
کی بات جگہہ نہیں پاسکتی۔ اچھی خصلتیں اون دلوں میں نہیں ٹھیر سکتیں ہدایت
کے علم جس سے علم دنیا کا دین کا نفع ہووے نہ لے سکتے نہیں پاسکتے۔ خدا کی یاد
سے بھولے رہتے ہیں خدا کی محبت اون دلوں میں نہیں آسکتی کچھ بھید نہیں پاسکتے
ایسے دل ہمیشہ کفر شرک میں نفاق میں ڈوبے رہتے ہیں تنگی میں اندھارے میں
خوار رہتے ہیں پریشان رہتے ہیں دوزخ میں جانے کے لائق ہوجاتے ہیں اور جسکا
دل جتنا جسقدر اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھلتا ہے۔ اوتنا ہی اتنا ایمان دین یاد اخلاص
محبت اوسمیں جگہہ پاتی ہے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل
کو اللہ تعالےٰ نے ایسا کھولا تھا ایسا بڑا کیا تھا جو سب طرح کی خیر وخوبی اول وآخر
کی تمام اون کے دل میں آگئی تھی رحمت خدا تعالےٰ کی اور اسلام اوسکا اونکے
اوپر اول سے آخر تک اور تفسیر ول میں لکھا ہے۔ شرح صدر یعنے سینے کا کھلنا جو
الم نشرح میں فرمایا اشارت ہے بیان ہے اسبات کا جو کئی مرتبہ حضرت نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک سینہ اور دل چاک ہوا تھا ایکبار کی لڑکپن کے وقت
جب بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا اپنی دائی کے گھر میں تھے چار برس کی عمر تھی ایک دن ا
ہم عمر لڑکوں کے ساتھ بستی سے باہر گئے تھے۔ یکایک حضرت جبرائیل علیہ السلام اور
حضرت میکائیل علیہما السلام آکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لڑکوں
کے درمیان سے اوچک لیکر پہاڑ کے اوپر لیجا کر سیدھا لٹا کر مبارک سینہ کو
چاک کیا دل کو باہر نکالکر پھاڑا ایک ٹکڑا سیاہ لہو کا بندھا ہوا اوس میں سے نکال کر

Marfat.com

دور ڈالدیا اور کہا یہ شیطان کے وسوسہ کا حصہ تھا دور کیا پھر دل کو ایک سونے
کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھوکر اوسی جگہہ رکھا سینے پر ہاتھ پھیرا جیسا تھا
ویسا ہی ہوگیا کچھہ درد نہ معلوم ہوا لڑکوں نے یہ حال دیکھا وہاں سے بھاگے دوڑتے
ہوے گھر آئے بی بی حلیمہؓ کو خبر دی کہ دو آدمیوں نے آکر پکڑ کر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم) کو مار ڈالا۔ یہ حقیقت ہمنے دیکھی بی بی حلیمہؓ روتی ہوئی دوڑیں
جب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) صحیح سلامت تھے مگر
ہیں مگر چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا ہے احوال پوچھا حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم) نے تمام قصہ بیان کیا سینے کے چاک کرنے کا اثر بی بی حلیمہؓ نے دیکھا ڈر
گئیں اور اپنے دل میں کہنے لگیں کہ عبد المطلب حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم) کا دادا یہ بات سنکر دیکھکر مجھکو کیا کہیگا اور آگے نہ جانوں اور کیسی
بات ہووے بہتر ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو عبد المطلب کے حوالے کردوں
اسواسطے مکے میں لے آئیں خیریت سے حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو
دادا کے حوالے کردیا اسی بار حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو بی بی حلیمہؓ نے مکے
کے پہاڑوں میں گم کیا تھا جو اوپر والضحےٰ میں بیان قصے کا ہوا پھر دوسری بار
چھٹی برس یا گیارہویں برس پیغمبر ہونے سے یہ بات ہوئی اور تیسری بار شب
معراج میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام نے
میرے تئیں عصا پر تکیہ دیکر میرے سینے کے اوپر سے ناف تک شگاف کردیا
چیرا اور میکائیل ؑ ایک سونے کے طشت میں زمزم کا پانی لائے اوس پانی سے
میرے سینے کے اندر کی اور حلق کی رگیں دھوئیں اور جبرئیل علیہ السلام نے
میرے دل کو باہر نکالکر چیرا اور دھویا پھر دھوکر ایک طشت سونے کا لائے۔
ایمان کے نور سے حکمت کے نور سے میرے دل کو اس نور سے بھرا اور معمور کیا۔
پھر ایک نور کی انگوٹھی سے نور کے نگینے سے مہر کر کر اوسکی جگہہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملادیا
جو سوائے ایک خط کے کچھہ زخم اسکا نہ رہا اور کچھہ درد معلوم نہ ہوا اور اوس نور کے

بھرنے کی سینے میں اور مہر کرنے کی لذت خوشی میں نے ایسی پائی جواب تک میرے
بند بند رگ رگ میں ہے۔ ہر طرح سے ظاہر میں باطن میں شرح صدر سینے کا کھلنا
ہوا پھر اس نعمت کا اللہ تعالے بیان کر کر اور نعمت کا بیان فرماتا ہے وَوَضَعْنَا عَنْكَ
وِزْرَكَ ۝ اور دور کیا اور گرا دیا ہمنے تجھہ سے یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ بھاری بوجھ
تیرا الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وہ بھاری بوجھ جو بہت بھاری کیا تھا اوس بوجھ نے
تیری پیٹھ کو اپنی کسی تقصیر کا کسی گناہ کا جو پیغمبری سے پہلے ہوا ہو ویگا غم تھا
اوس غم کا بوجھ تھا فکر بھی کیا ہوگا کسطرح سے بخشے جاوینگے اللہ تعالے نے حضرت
(صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول و آخر کے گناہ بخشدیئے فکریں دور کیں اور اون کی
امت کے گناہوں کا اون کو غم تھا اوس غم کا بڑا بوجھ تھا اوس بوجھ کو بھی دور
کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت امت کے حق میں قبول کی خوشخبری
دی امت کا گناہ بخشینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے بخشانے کے سبب
اور وعدہ کیا جو کوئی تیرے حکم پر چلیگا تیری متابعت کریگا تیری بات سنے گا تیری راہ اختیار کریگا
تیرے واسطے اسکو ہم بھی پیار کرینگے دوست رکھینگے اور جو گناہ اون سے کچھ ہو جاوینگے
غفلت کے سبب بشریت کے سبب بھول چوک سے سب بخشدینگے۔ ہم تیری خاطر
دنیا میں اونکو توبہ کی توفیق دیوینگے عملوں کی سختیاں اون کے اوپر آسان کردیونگے
اور جو کوئی ذرہ بھی ایمان دنیا سے اپنے ساتھ لیجاویگا آخر کو تیری شفاعت کے سبب
اوسکو دوزخ سے نکالینگے بہشت میں پہنچاوینگے اور وہ بڑا غم دور کیا جو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل میں پڑا تھا پہلے دنوں میں جب پیغمبر ہوئے
خلق کی ہدایت کا حکم ہوا بڑی فکر تھی یہ لوگ مشرق مغرب میں اپنی عادت میں رسم
میں بند میں کسطرح ایمان لاوینگے کیونکر تابع ہووینگے بات سنینگے مانینگے کسطرح انکو
ہدایت کرینگے کیا راہ بتاوینگے کیونکر لوگ مجھکو اس بات میں سچا جانینگے ہر کام
کے اوائل میں ہر کسیکو یہ فکر ہوتی ہے۔ بہت بڑا کام تھا اس بات کی بہت بڑی
فکر ہوئی تھی اللہ تعالے نے یہ بوجھ بھی دور کیا اپنا کلام قرآن بھیجا ہر سوال میں

Marfat.com

ہر بات میں ہر کام میں آیت آیت سورت اوترلی گئی ہر طرح کی سوجھ سمجھ پڑلی گئی
پھر تمام قرآن میں سب طرح کی ہدایت راہ بتادیا قرآن کو معجزہ کردیا پیغمبری کے سچا کرنے
کے واسطے دلیل ہوئی کہنے کی بات ہوئی کوئی ایسا اور بھی کہہ سکے تو کہہ لاوے
نہیں تو یقین جانو یہ خدائے تعالے کا کلام ہے کسی آدمی کو جن کو پری کو یہ قدرت
نہیں جو ایسا کلام کہہ سکے پھر بہت لوگوں نے چاہا کہ ایسا کلام کہہ لاویں کوئی
نہ کہہ سکا سب عاجز ہوگئے پھر اور بہت بہت بڑے معجزے حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اللہ تعالے نے خلق کو دکھلائے چودہویں رات کے چاند کو
دو ٹکڑے کیئے پتھروں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیغمبری کی سچائی
کی گواہی دی ایک وقت لشکر میں پانی تمام ہوا تھا۔ آدمی گھوڑے اونٹ
پیاسے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر پائی فرمایا کہیں سے
تھوڑا پانی پیدا کرکے لاؤ ایک بڑے باسن میں لائے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اسمیں رکھا۔ پانی کی ندیاں نہریں انگلیوں سے جاری ہوئیں
تمام لشکر اور جانوروں نے پانی پیا۔ مشکیں بھرلیں ذخیرہ کرلیا اور بہت بہت
طرح کی باتیں ایسی بخشیں جو سب کے اوپر ظاہر ہوئیں سب نے جانا محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سچے پیغمبر ہیں ہزاروں آدمی اللہ تعالے کے حکم سے حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لائے ہزاروں لوگ دل سے جان سے دوست
ہوگئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے دوستوں کو حضرت صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم کی امتوں کو قوت بخشی
مدد کی غالب کردیا قیامت تک فتح دی غلبہ دیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے دین کو مسلمانی کو تمام عالم میں رواج دیا۔ قیامت تک جاری رکھا اور
بھاری غم دور کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی امت کے واسطے
مبارک دل میں تھا بھاری بھاری حکم احکام فرض واجب انکے اوپر جیسے پہلے
امتوں کے اوپر آئے تھے اور اون سے نہ ہوسکتے تھے آویں اور اون سے نہ ہوسکے

توکیسی بات ہووے گی اونپر سخت عملوں کی تکلیف نہ ہووے بلکہ جو کچھ کم ہوا ہے۔ تن اُسمیں بھی تخفیف ہووے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے احسان کیا سب کام آسان کر دیئے۔ سب حکم احکام شریعت کے آسان ہوگئے بسبطرح کے کاموں میں آسانیاں بخشیں اور فرمایا جو کوئی تھوڑا عمل بھی روزہ نماز حج زکوٰۃ اخلاص کے ساتھ بجا لائیگا ہم قبول فرما وینگے تمکو اور تمہاری امت کو اسی راہ آسان میں چلا کر شتابی سے سب سے پہلے پل صراط سے پار اوتار دیوینگے بہشت میں پہنچا دیوینگے۔ ان آسانیوں کے اوپر نظر کیا چاہیئے شکر کیا چاہیئے کیسے کیسے غموں کے فکروں کے بوجھ بھاری دور کئے کرائے سبکدوش کر دیا حضرت ص کی طفیل سے حضرت کی امت کو قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ تک اسیطرح رکھا اب اسبات پر نگاہ کیا چاہیئے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۵ اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا بڑا یا اونچا کیا زمین میں آسمان میں تیری بڑائی دینے کے واسطے تیری عظمت وشان بڑہانے کے واسطے سب جہان میں ظاہر کیا ذکر تیرا مذکور تیرا یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہر کوئی کہتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) بڑے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں خاتم الانبیاء ہیں پیغمبری اون کے اوپر ختم ہوچکی تمام عالم میں مشہور ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سا دوسرا مقبول بندہ کوئی نہیں سب فرشتوں کے اوپر پیغمبروں کے اوپر ساری خلق عالم کے اوپر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو فضیلت دی ہے بڑائی بخشی ہے سب کا سردار بنایا ہے اللہ تعالےٰ کے محبوب ہیں پیارے ہیں اُنکا دین قیامت تک قائم رہے گا۔ پہلی کتابیں ہیں توریت انجیل زبور تیر تیرا نام ہے ذکر ہے قرآن میں تیرا ذکر ہے اور اسیطرح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام بلند کیا جو اس پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ جمع کیا کلمہ طیب شہادت میں اذان میں اقامت میں نماز میں التحیات کے درمیان خطبے میں جو کوئی اللہ تعالےٰ کو یاد کرے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرے۔

Marfat.com

جو کوئی مسلمان ہوا چاہے دین میں آوے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیوے بغیر پیغمبر کے نام لئے قبول نہ ہووے مسلمانی کی دولت نہ پا سکے ایسی بڑائی کسی پیغمبر کے تئیں نہ دی تھی جو اپنے نام کے ساتھ اوسکا نام ملاویں جمع کریں سوائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور فرمایا واطیعوا اللّٰہ وَاَطِیعُوا الرَّسُول یعنے اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرو اور فرمایا وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ یُدخلہ جنٰت تجری من تحتہا الانہر یعنے جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اللہ کی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی داخل کرے گا اوسکو اللہ تعالیٰ باغوں میں بہشت کے جن باغوں کے نیچے سے نہریں پانی کی شہد کی دودھ کی شربت کی جاری ہیں اور فرمایا وَمَن یَّعصِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نارَ جہنم یعنے اور جو کوئی بے فرمانی کریگا اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تحقیق اوسکے واسطے ہے آگ دوزخ کی اوسی آگ میں جلتا رہے گا اپنی بے فرمانی کو اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بے فرمانی کو ایک درجے میں رکھکر یہ عذاب مقرر کیا اور اپنی اطاعت کو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کو ایک جگہہ برابر کر کروہ ثواب مقرر کیا اور کیسا ایسا بڑا مرتبہ نہیں ہوا ہے کسی کی یہ بڑائی نہیں ہوئی ہے نہ ہووے گی اور فرمایا مومنوں سے خطاب کیا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اللہ تعالیٰ کے درود بھیجتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اے گروہ مومنوں کے تم بھی درود بھیجو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر . . . .

. . . . اوپر اور سلام کرو سلام کرنا ادب کر تعظیم کر اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یعنے جو تم خدائتعالیٰ سے دوستی کیا چاہتے ہو دوست ہوا چاہتے ہو تو میری متابعت کرو میری راہ پر چلو خدا تمکو اپنا دوست کریگا خدائے تعالیٰ کے محبوب ہوجاؤ گے . یہ بڑائیاں بخشیں خدائتعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اور اون کی طفیل سے اونکے چاکروں کو متابعت کی برکت سے محبوب کی ایسے درجے کا وعدہ فرمایا ہے تو اوس مرتبے سے کونسا بڑا مرتبہ ہوگا عنایت

Marfat.com

مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے اوپر بے نہایت ہے اوراسمیں اشارت ہے جو اس فضل وکرم احسان کیطرف ہمارے نظر کرو اور کسی بات کا غم مت کھاؤ۔ جو کچھ ہماری حکمت کے موافق کچھ تنگی آوے تو صبر کرو کشادگی کی کھلائی کی انتظاری کرو کچھ مشکل آ پڑے آسانی کے منتظر رہو امیدوار رہو فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا پھر تحقیق سختی کے ساتھ آسانی ہے تنگی کے ساتھ آسانی ہے تنگی کے ساتھ کشایش ہے اول تمکو کسطرح کی فکریں تھیں سب دور کیں کیا کیا غم کھاتے تھے سب غم اوٹھا دیئے اسیطرح جاننا چاہیئے کہ جو مشکل آپڑیگی وہ آسان ہوجاوے گی دشمن سب زیر ہوجاویںگے تم سب پر غالب ہوجاؤگے فتح تمہاری ہووے گی غنیمتیں ہرطرف سے آنے لگیں گی دنیا میں رنج گنج ملا ہوا ہے جہاں رنج ہے پھر وہاں گنج ہوتا ہے دشواری کے ساتھ آسانی ہے محنت میں راحت ہے اوراس آیت میں اشارت ہے اسبات کی طرف کہ کوئی دنیا میں اپنے اختیار سے اچھے کام میں محنت کریگا راحت کو پہونچیگا دنیا وآخرت کی دولت پاویگا بغیر محنت کے راحت نہیں ملتی جو کوئی اچھا کام کرنے میں رنج نہ اوٹھاویگا محنت نہ کریگا اپنی جان کو تن کو بغیر محنت کے آرام دینے کی فکروں میں رہے گا اور ہر دم ایسے کاموں میں اپنی خوشی چاہے گا دنیا وآخرت کی خوبی کو کسطرح پہونچیگا راحت وآرام کیونکر پاویگا جو کوئی دنیا میں آخرت کے کاموں میں دین کے کاموں میں آخرت کیواسطے خداتعالےٰ کی رضامندی کے واسطے رنج کھینچے گا محنت اوٹھائیگا مجاہدہ کریگا دنیا وآخرت کے آرام اور رحت کو پہنچیگا دولتیں پاویگا جن نے محنتیں کیں کام کیئے مجاہدہ سختیاں اوٹھائیں آراموں کو رحتوں کو پہنچے پھر اس آیت کے درمیان اور آخر کی آیتوں کے درمیان ایک اسطرح کی بات کے اوپر اپنے حبیب کو اشارت کی ہے یا احمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اب یہہ بات مقرر ہوئی ہے ہماری حکمت کا قاعدہ ہے دستور ہے کہ محنت کے پیچھے راحت ہے۔ تم کسی محنت مشکل کے اوپر . . . . . جو دنیا میں کچھہ آن پڑے غم مت کھاؤ اور پریشان مت ہو اور تم کو ضرور ہے لازم

Marfat.com

ہے کہ ٹھالی مت رہو۔ہمارے حکم کے موافق کام کرتے رہو خاطر جمع ہو کر مت بیٹھو خلق کو ہدایت کرو۔ راہ بتاؤ تربیت کرو علم دین کا سکھاؤ قرآن پڑھاؤ ہمارے حکم احکام لوگوں کو پہنچاؤ۔ہماری امر و نہی کرنے نہ کرنے کی باتیں مسلمانی کے احکام ارکان عبادت بندگی کے عمل آپس میں معاملت کی طرحیں جتاؤ ظلم سے بری خصلتوں سے چھٹاؤ بندگی کے عملوں میں روزہ نماز حج وزکوٰۃ میں تسبیح میں ذکر میں دعا میں اچھی نیتوں کو سکھلاؤ اخلاص محبت کی راہ دکھاؤ۔مومنو مسلمانوں کو خوشخبری دو بہشت کا وعدہ کرو جیسا جیسا عمل اچھا اخلاص ادب سے جو کوئی کریگا ویساہی ویسا درجہ بہشت میں پاویگا اور بہشت کی نعمتوں کی خوبیوں کی مومنوں کو خبر دو اور کافروں مشرکوں منافقوں کو دوزخ کے عذاب کی خبر دو کافروں سے لڑو جہاد کرو اون کو دین میں لاؤ محنت کرو سفر کا رنج وسختی اپنے اوپر ہماری راہ میں اٹھاؤ اور بیمار بیکس غریبوں کی خبر لو بھوکھوں کو کھانا کھلاؤ محتاجوں کی حاجت برلاؤ۔حق ہمسایہ صلہ رحم ... بجالاؤ اپنے گھر بار کا کام کرو اپنی بی بیونکا عیال جو حق ہے ادا کرو آل اولاد کا اور اون کی تربیت اور دینے لینے کا اور خدمت گارونکا حق جیسا جسکو چاہیے بجالاؤ یہ سب کام کرتے رہو فاذا فرغت پھر جبوقت فارغ ہو تم ان سب طرح کے کاموں سے جو جو کچھ جس جس طرح کا حکم ہوا ہے اور اوسے کر چکو پھر بھی خاطر جمع کر ٹھالی ہو کر مت بیٹھو فانصب ۵ پھر رنج کھینچو محنت کرو طاعت بندگی میں رہو نفل نماز پڑھو روزہ رکھو راتوں کو جاگو قرآن پڑھو ذکر کرو تسبیح وتحمید تکبیر وتہلیل ثنا صفت تعریف پاک پروردگار کی کرتے رہو بڑائی بزرگی سے اوسکو یاد کرتے رہو دعا کرو حاجتیں مانگو اور معافی چاہو استغفار کرو مغفرت بخشش و بخشائش انکو اپنے واسطے اور اپنی امت کیواسطے اور اپنی امت کیواسطے شفاعت کرو ہم سب دعائیں تمہاری قبول کرینگے اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے اپنی امت کی نجات انکو اپنے واسطے اور اپنی امت کے واسطے بہشت کی خوبیاں نعمتیں درجے مانگو ہم سب تمہاری حاجتیں برلاوینگے امت میں سے جو کوئی اپنے ایمان پر

Marfat.com

ثابت رہیگا شرک نہ کریگا نفاق نہ رکھیگا اخلاص بند آویگا اوسکو ہم ہدایت کرینگے راہ بتاوینگے اوسکو نفع کا علم سکھا دینگے اچھے کاموں کی توفیق بخشینگے توبہ کی توفیق دیوینگے بدراہی سے بچاویں گے ان سببوں سے تمہاری شفاعت کے لائق کر دیوینگے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں داخل کرینگے تم ان سب کاموں کی فراغت کے وقت یہ کام کرتے رہو بندگی میں حاضر رہو دنیا و آخرت کی حاجتیں مرادیں مقصد تمہارے حاصل ہووینگے تمہاری دعائیں مقبول ہووینگی وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ اور اپنے پیدا کرنے والے پروردگار کیطرف پھر ورغبت کرو جب سب کاموں سے تم دین کے دنیا خلق کی ہدایت سے فارغ ہو تب بندگی میں تن سے زبان سے قائم ہو رجوع ہو محنت کرو حاجت مانگو بخشائش چاہو اور جب ان سب آداب وارکان سے فراغت کر چکو تب سے طرح کے کاموں سے مشغولیوں سے خالی ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں مشغول ہو سب کاموں سے بہت بڑا کام یہی ہے آخر کا یہی کام ہے رحمت اسی میں ہے اور ایمان کے درخت کا پانی یہی ہے مسلمانی کے عملوں پر قائم ہونا محکم ہونا اور انہیں عملوں کی برکت سے بہشت میں مومنوں کو دیدار کی دولت ملے گی اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی حرمت سے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی برکت سے اس عاجز گنہگار کو اور سب بھائی مومنوں مسلمانوں کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوست کی پیروی میں رکھکر اپنی رضامندی بخشکر اس بڑی دولت کو پہنچاوے آمین۔ آمین۔ آمین۔

سُوْرَةُ وَالتِّیْنِ

مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں چونتیس ۳۴ کلمے ایک سو چالیس حرف ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝

قسم ہے انجیر اور زیتون اور طور سینین کی اور اس شہر امن والے کی

Marfat.com

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ

البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو بیچ اچھی ترکیب کے پھر پھیر دیا ہمنے اسکو

اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نیچے سب نیچوں کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ ع ۸ ۲۰

بس واسطے انکے ثواب ہے نہیں کاٹا گیا پس کیا چیز ہے جھٹلاتے ہے تجھکو پیچھے جزا کے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝ ع

کیا نہیں اللہ خوب حکم کرنے والا سب حکم کرنے والوں سے

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ قسم ہے تین کی زیتون کی اور طور سینین
کی۔ تین انجیر کا نام ہے۔ انجیر ایک میوہ ہے بہشت کا مزے میں میٹھا ہے خوش مزہ
ہے کھٹا نہیں اسمیں چھلکا باریک ہے۔ کھانے میں لطافت رکھتا ہے۔ اسمیں
فضلہ نہیں اور شتاب ہضم ہوتا ہے۔ نفع اسمیں بہت ہی بواسیر کو دفع کرتا ہے۔
بند بند کا درد نقرس پاؤں کا درد اور کتنی بیماریاں اُسکے کھانے سے دور ہوتی ہیں
بدن موٹا ہوتا ہے۔ منھ کی بو اچھی ہوتی ہے۔ سر کے بال بڑھتے ہیں اور انجیر
کے درخت میں یہ خوبی ہے کہ جو بہشت میں حضرت آدم علیہ السلام نے جب
گیہوں کھایا تھا سب کپڑے بدن کے بہشت کے گر گئے تھے ننگے ہو گئے تھے
درختوں سے پات چاہتے تھے۔ ستر کے ڈھانپنے کے واسطے کسی درخت نے اپنے پات
نہ دیئے۔ ہاتھ کے داؤں سے دور ہو گئے۔ پھر انجیر نے اپنے پات دیئے جو حضرت آدم
علیہ السلام نے اپنا ستر پوشیدہ کیا اور زیتون بھی ایک میوہ ہے سالن بھی ہے۔
دوا بھی ہے روغن اسمیں بہت پیدا ہوتا ہے بہت کام آتا ہے مبارک درخت
ہے اللہ تعالےٰ نے اوس درخت کو شجرہ مبارک فرمایا ہے۔ اول جو درخت دنیا
میں پیدا ہوا تھا زیتون تھا۔ اب شام کے ملک میں بہت پیدا ہوتا ہے۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے اس درخت کو برکت کی دعا دی یہ دونوں درخت برکت

Marfat.com

کے ہیں اسواسطے ان درختوں کی قسم کھائی پروردگار نے حضرت عبداللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین حضرت نوح علیہ السلام کی مسجد کا نام ہے اوس مسجد کے
گرد وپیش انجیر کے درخت بہت ہیں اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہے بہت پیغمبروں
نے اوسی طرف نماز پڑہی ہے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے
بنائی ہے اوسکے گرد وپیش زیتون کے بہت درخت ہیں اور بعضوں نے کہا ہے
تین اور زیتون شام کے ملک میں دو مسجدوں کا نام ہے۔ اور بعضوں نے کہا
ہے تین اصحاب کہف کی مسجد ہے اور زیتون ایلیا شہر کی مسجد ہے جسکا بیت
المقدس نام ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
تین اور زیتون دو پہاڑوں کا نام ہے شام کے ملک میں ہیں ایک پہاڑ میں
انجیر بہت پیدا ہوتے ہیں دوسرے پہاڑ کے اوپر زیتوں کے درخت بہت ہیں
اور بعضوں نے کہا ہے تین ایک پہاڑ کا نام ہے جسکا ایک جودی بھی نام ہے حضرت
نوح علیہ السلام کی کشتی اوسی پہاڑ کے اوپر جا لگی تھی اور بیت المقدس میں ایک
پہاڑ ہے زیتون اوسی کا نام ہے اور طور سینین ایک پہاڑ کا نام ہے جس پہاڑ کے
اوپر حضرت موسے علیہ السلام مناجات کرتے تھے اور اللہ تعالے سے کلام ہوتا تھا
باتیں ہوتی تھیں۔ یہ مسجدیں اور پہاڑ برکت کے مکان ہیں پیغمبروں کے عبادتخانے
ہیں وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ اور سوگند ہے اوس شہر امین کی کہ مکہ مبارک ہے وہ امان
دینے والا ہے جو کوئی اوس میں داخل ہووے حرم میں آوے قتل سے مارنے سے امن
پاوے کعبے کا خدا کے گھر کا طواف کرکے دوزخ سے امن پاوے نجات پاوے اور
اس شہر کی برکت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
تولد کا مکان ہے وطن ہے ایسی برکت کی چار چیزوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ مقرر تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کے
تئیں بہت بہتر صورت میں اچھے بند وبست میں حقتعالے نے آدمی کو حیوانات کی
جنس سے بہت بہت باتوں میں خاص کیا ہے۔ قدرت کی اتنی کاریگریاں اور حکمتیں

Marfat.com

آدمی میں ظاہر و باطن میں اُسکے خرچ ہوئی ہیں جو کوئی بیان چاہے تو نہ کرسکے لکھے
تو دفتر بھر جاویں کسی حیوان کو ایسی صورت نہیں بخشی جو آدمی کو بخشی ہے کسی چیز
کو دنیا کی جو ظاہر میں نظر آتی ہے ایسا جمال نہیں دیا ہے جو آدمی کو دیا ہے اسطرح
جسم بنایا اوسکا کہ ہر طرح سے بندگی کرسکتا ہے یعنے کھڑے ہوکر قیام سے کرتا ہے
ہو کر رکوع کرتا ہے زمین میں سر رکھکر سجدہ کرتا ہے دوزانو چارزانو ہوکر ہر طرح
سے بیٹھ سکتا ہے ہر طرح کا کام کرسکتا ہے اور عقل و شعور و تدبیر آدمی کو بخشی ہے
ہر طرح کی خصلتیں اوسمیں رکھی ہیں . . . . آسمان و زمین و دریا و پہاڑ و آگ
و پانی باد و خاک و پتھر و درخت و چرند و پرند سب چیز کی حاجتیں آدمی میں دی ہیں
ہر چیز کے کمال پیدا کرنے کی قوت اوسمیں بخشی ہے ہر طرح

. . . .

کی کاریگری ہر آدمی کرتا ہے۔ خدائے تعالےٰ کی صفتوں کے اثر آدمی میں بہت
بہت طرح سے ظاہر ہوئے ہیں۔ حیات علم ارادہ قدرت دیکھنا سننا کلام رحم کرم
غضب قہر عدل بخشش حکم کرنا دینا نہ دینا حاجت کو روا کرنا انکے سوا اور صفتیں بہت
سی آدمی میں موجود ہیں اور اپنی امانت کے اُٹھانے کا اوسکو قابل کیا ہے وہ امانت
جو آسمان و زمین و پہاڑ اس امانت کو نہ اُٹھا سکے عشق کی صفت بھی آدمی کو دی
ہے جو کہ دنیا میں عاشقوں کا شور ہو رہا ہے اور معشوقی بھی آدمی کو ایسی بخشی ہے
کہ جو اُسکے حسن و جمال کی دھوم ہر جگہہ مچ رہی ہے۔ پھر بہت بڑے کمال کے لائق کیا
ہے۔ اپنی معرفت اور قرب کا سزاوار کیا ہے محبت اور محبوبیت کے درجے کو وہ پہنچ
سکتا ہے پروردگار نے وے قسمیں کھا کر فرمایا ہے کہ آدمی کو ایسا کچھ پیدا کیا ایسا
خوب بنایا ہے پھر فرمایا ہے کہ ایسا بنا کر ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر پھیر دیا
ہمنے آدمی کو گرادیا ہمنے اوسکو اسفل السافلین میں ایسی نیچی جگہہ میں ڈالدیا جو اوس
سے نیچی جگہہ اور کوئی جگہہ نہیں ہے اسبات کا بیان یہ ہے اللہ تعالےٰ نے آدمی کو بہت

بڑے درجوں میں پہونچنے کے لائق کیا ہے عقل و شعور دانائی اوسکو بخشی عقل کے سبب سے حیوان کی جنس سے اسکا رتبہ بڑا کردیا پھر طبیعت تنگ بندیخانے میں اسکو ڈالدیا۔ ایسے گڑھے میں پھنسا دیا اور زیادہ مرد جورو میں جماع کا جفتی کرنے کا شوق رکھدیا۔ اِس مزے کے طلب میں بے اختیار کردیا جفت ہونا اور غصے ہونا حیوان کا خاصہ ۔۔۔ اور حیوان کا درجہ آدمی کے درجے سے نیچے ہے پھر شہوت اور غضب یہ جو دو نو حیوان کی خاصیتیں ہیں۔ آدمی اون کو عمل میں لاکر اون کی سبب اس نیچان میں گرا پھر اس درجے سے بھی نیچا درجہ درختوں کا ہے زمین سے اوگنے والی چیزیں جس میں حس و حرکت نہیں دیکھنا بھالنا سننا سونگھنا چلنا پھرنا نہیں اور یہ سب حیوانوں میں ہیں۔ درخت اور گھاس پات میں یہ باتیں نہیں صرف کھانا پینا درخت کی گھاس پات کی ہو جاوے اس کھانے پینے کی خاصیت کے سبب آدمی درختوں کے درجے سے بھی نیچے گرگیا۔ پھر اس سے نیچا درجہ پتھر کا ہے اوسکا کام یہہ ہے جو ایک جگہہ گرا پڑا رہا ہے آپ سے حرکت نہ کرنے آدمی میں یہ سب باتیں یہ سب خاصیتیں پتھر کی درخت کی حیوان کی جمع ہوئیں ہیں ان سب خاصیتوں کا نام طبیعت ہے۔ یہ سب درجے آدمی کے واسطے نیچان کے درجے ہیں۔ آدمی کے واسطے یہی اسفل السافلین ہے جو آدمی علم کی اور عقل کی راہ چھوڑ دیوی اور ہمیشہ شہوت میں غضب میں لالچ میں غصے میں تکبر میں کینے میں حسد میں حیوان کی خاصیت میں گرفتار رہے پھر کھانے پینے میں سستی کاہلی میں پڑا رہے کھاوے پیوے جماع کرے کرہے اور ہمیشہ مرنے تک اسیطور میں چلا جاوے اور یہی عادت رکھے اور یہی کام کرتا رہے اور اور اپنے آخر کے کام میں بوجھ سمجھ کچھہ نہ کرے آخرت کے بھلے کی بات کچھ خاطر میں نہ لاوے کچھ خیر کے کام نہ کرے اور اسی حال میں مرے تو سیدھا دوزخ ہی میں چلا جاوے اسفل السافلین کی صورت تمام اوسکو نظر آجاوے اور یہی حال ہے اور یہی حقیقت ہے سب آدمیوں کی اِلَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے دین کے علم حاصل کیئے اچھے عقیدے پاک عقیدے اعتقاد خدا اور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ

خاصیت ہے درختوں کی کھیتی کی گھاس کی اوگن خاک اور پانی سے پانی نہ پاوے تو خشک

Marfat.com

وسلم سے رکھے اور جو کچھ خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کرنے نا کرنے
کو بجا لاوے کرنے کے کام کیئے نہ کرنے کے نہ کیئے جس راہ میں خدا ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم نے چلنے کو فرمایا ہے اوسی راہ میں چلے جس راہ میں چلنے کو منع کیا ہے
وہ راہ نہ چلے یہ لوگ اسفل السافلین کے بندیخانے سے چھوٹے اس نیچے کوئیں سے
باہر نکلے خلاص ہوئے فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۵ پھر اون لوگوں کے واسطے ہے
اجر مزدوری بے نہایت وے لوگ جو اونہوں نے ایمان کی اور نیک عملوں کی برکت
کے سبب ایسی بھاری قیدوں سے نجات پائی دنیا میں اسفل السافلین کے گڑھے
سے طبیعت کی بند سے بُری عادتوں کی قید سے چھوٹ رہے آخرت میں اون لوگوں
کے واسطے ثواب ہے نعمتیں ہیں خوبیاں ہیں دولتیں ہیں ہمیشہ کی خوشحالیاں ہیں
ایسی نعمتیں ہیں جو کبھی وے نعمتیں خوبیاں گھٹنے کی نہیں کم ہونے کی نہیں جانے کی
نہیں ہمیشہ ہمیشہ زیادہ ہوتی رہینگی بڑھتی رہینگی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ۵
پھر کیا چیز جھوٹھ میں ڈالتی ہے تجھکو اسبات کے پیچھے دین کے کام میں قیامت کے
ہونے میں یہ خطاب ہے اون لوگوں کے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے اللہ ورسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے کلام سچ نہیں جانتے قیامت کے ہونے کے منکر ہیں عذاب وثواب
کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پیچھے پھر جینے کو جھوٹ جانتے ہیں۔ اپنی طبیعت کی عادت
کی قیدوں میں بند ہیں اچھے کاموں کو دین کے بُرا جانتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالے
اے کافر مشرک پیچھے دین کیا سبب ہے جو تو دین کو اب تک جھٹلاتا ہے ایسے ہدایت کے
بیان ظاہر ہوئے ایسا کلام اللہ تعالے نے نازل کیا بھیجا قسم کر فرمادیا جو آدمی کو
بہت اچھے بندوبست میں اچھی صورت میں پیدا کیا پھر اسکو اسفل السافلین میں
ڈالا۔ اسمیں بہت حکمتیں ہیں پھر اس بندیخانہ سے نکلنے کی راہ اور کوئی نہیں سوائے ایمان
کے اور اچھے کام کرنے کے مسلمانی کے کام کے جو کوئی اس سے اپنے اختیار سے نکلا بڑی
دولت کو پہونچیگا۔ ہمیشہ کی دولت کو پاویگا اور جو کوئی اس گڑھے میں اس کوئیں میں اپنے
اختیار سے پڑا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ خوار رہے گا دوزخ کے گڑھے میں گرا ہوا رہیگا ایسے بیان

Marfat.com

کے پیچھے بھی تجھکو شک رہا انکار رہا حقیقت کو نہ بوجھا بات کو نہ سمجھا اسفل السافلین سے نہ نکلا دنیا ہی کے کاموں میں بند ہو رہا نجات کی راہ چھٹکارے کی راہ نہ لی۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ کیا نہیں ہے اللہ تعالٰے بہت اچھا حکم کرنے والا سب حکم کرنے والوں سے زمین میں آسمان میں کیسا حکم ایسا عدل کا انصاف کا نہیں جیسا اللہ تعالےٰ کا حکم ہے اوس پاک پروردگار کے سب طرح کے حکم احکام دو قسم ہیں تیسری قسم نہیں دو ہی قسم ہیں خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں یا فضل وکرم کا حکم کرتا ہے یا عدل وانصاف کا حکم کرتا ہے ایک ذرہ ظلم وستم پاک پروردگار کے حکم میں نہیں آدمی کو اچھی صورت سیرت میں پیدا کیا اسفل السافلین میں ڈال کر عقل دی شعور دیا اختیار کی نعمت دی اسباب سب پیدا کر دیئے اس کچان سے نکلنے کی راہ بتائی ہدایت کی خاطر پیغمبر علیہم السلام بھیجے جو کوئی سمجھکر اختیار سے اس ہدایت کو مانے گا ایمان لاویگا اچھی راہ چلیگا بہت بڑی دولت کو پہونچیگا ایسے لوگوں کے واسطے یہی حکم لائق ہے۔ اور جو کوئی عقل وشعور کو اسباب کے سمجھنے میں نہ دوڑاویگا اختیار کی قدر نہ بوجھکر ہدایت کی راہ نہ چلیگا۔ اپنی طبیعت کی خوشی میں بری عادت میں سے اپنے اختیار میں سے چلا جاویگا اُسکے واسطے وہی حکم لائق ہے جو ہمیشہ دوزخ کے گڑھے میں چلا جاوے اطاعت کرنیوالوں کو ثواب دینا فضل کا حکم ہے اور حکم نہ ماننے والوں کو عذاب میں رکھنا عدل کا حکم ہے انصاف کا حکم ہے۔

سُورَۂ عَلَق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞
پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا پیدا کیا آدمی کو جمے ہوئے لہو سے

Marfat.com

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

پڑھ اور پروردگار نہایت کرم کرنیوالا ہے جس نے سکھایا ساتھ قلم کے سکھایا آدمی کو

مَا لَمْ يَعْلَمْ ۗ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۗ اِنَّ اِلٰى

جو کچھ نہ جانتا تھا ہرگز نہیں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکھا اپنے تئیں غنی ہوا تحقیق طرف

رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۗ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۗ اَرَءَيْتَ

پروردگار تیرے کے ہی پھرنا کیا دیکھا تونے کہ اوس شخص کو کہ منع کرتا ہے بندے کو جب نماز پڑھتا ہے کیا دیکھا تونے

اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۗ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۗ

اگر ہو اوپر ہدایت کے یا حکم کرے ساتھ پرہیزگاری کے کیا دیکھا تونے کہ منع کرنیوالا جھٹلاتا ہے

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۗ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۙ

کیا نہ جانا اوسنے یہ کہ اللہ دیکھتا ہے ہرگز نہیں اگر باز نہ رہیگا البتہ گھسیٹینگے ہم اوسکو ساتھ بالوں پیشانی کے

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۙ

وہ پیشانی جھوٹی ہے خطاکار پس چاہیئے کہ بلاوے مجلس اپنی کو نہ تاب ہم بلاوینگے فرشتوں دوزخ کے کو

كَلَّا ۗ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩

ہرگز نہیں مت کہا مان اوسکا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو

سورہ علق مکّی ہے مکّے میں نازل ہوئی ہے اسمیں اُنیس آیتیں ہیں بہتر کلمے ایک سو نو حرف ہیں ابن عباسؓ اور بی بی عائشہؓ اور مجاہد اور عطار رضی اللہ عنہم کہتے ہیں یہ پہلی سورۃ قرآن کی جو اللہ تعالے نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر نازل کی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے بھیجی وہ یہی سورت اقرأ ہے اور بہت تفسیر والے کہتے ہیں اول سورۃ جو نازل ہوئی ہے الحمد سورۂ فاتحہ ہے پھر الحمد کے پیچھے سورۂ نٓ والقلم ہے۔ پھر اوسکے پیچھے سورۂ مدثر نازل ہوئی ہے پھر سورۂ مزمل پھر پانچویں سورت والضحٰے ہے اور اقرأ تمام سورتوں کے پہلے نہیں اوتری پھر یہ بات سب کے پاس ثابت ہے کہ پہلے سب سورتوں سے سب قرآن کی آیتوں سے پانچ آیتیں اقرأ کی اول ہیں حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پیغمبری

Marfat.com

سے چھ مہینے پہلے سچے سچے خواب ظاہر ہونے لگے تھے جو کچھ رات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی صورت ویساہی آفتاب سا ظاہر ہوتا جسطرح دیکھتے تھے۔

اسیطرح ہوتا۔ پھر جب مبعوث ہونے کا زمانہ وحی کے اوترنے کا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تنہائی خلوت پیاری ہوگئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اوس میں ایک غار ہے اوس غار میں اکیلے ہوکر جا بیٹھتے اللہ تعالےٰ کی یاد میں اور تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہا کرتے دو دو رات تین تین رات دن وہیں رہتے پھر زیادہ رہنے لگے کبھی ایک مہینے تک بھی وہیں رہتے تھے کھانے پینے کے واسطے کچھ اوس غار میں اپنے ساتھ لیجاتے ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمدؐ اور کسیکو نہ دیکھا پھر دوسری بار سنا یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر کسیکو نہ دیکھا پھر تیسری بار آواز سنی یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم آپ اُسوقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے جو ایکبارگی آسمان و زمین کے درمیان میں نظر پڑی دیکھا کہ ایک سونے کا جڑاؤ تخت ہے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بہت خوب صورت بیٹھا ہے سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر دھرے حضرت دیکھکر اوسکو بہت خوش ہوئے پھر خوب دیکھتے رہے تمام دن دیکھا کئے شام کو وہ تخت اور بیٹھنے والا غائب ہوگیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن بھی اسیطرح وہی صورت ظاہر ہوئی۔ کچھ بات نہ کہی پھر تیسرے دن بھی اسیطرح ظاہر ہوکر وہ تخت کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو ایک خوف پیدا ہوا چاہا کہ آپ کو پہاڑ کے نیچے گرا دیں اونہوں نے کہا یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم تمہاری خدمت میں جبرائیل ہوں اللہ تعالےٰ نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہو اس امت کیطرف تمکو ہدایت کرنے کے واسطے مقرر کیا ہے۔ یہ بات سُنکے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بارے کچھ تسلی ہوئی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں کے درمیان سے ایک نامہ نکالا بہشت کا حریری کپڑے کا یاقوت اور موتیوں کا گوندھا ہوا مہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ

وسلم کے نزدیک لائے اور کہا پڑہو حضرت (صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم نے فرمایا میں کچھ پڑہا ہوا
نہیں اور اس نامے میں کچھ لکھا ہوا دیکھتا بھی نہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بغل میں ایسا دبایا کہ عرق
آگیا۔ نزدیک تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ....
.... بیہوش ہوجاویں پھر چھوڑ دیا جب
حضرت بحال ہوئی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اقرأ یعنے پڑہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحا
نے فرمایا ما انا بقاری یعنے میں کچھ پڑہا نہیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوسیطرح گودی
میں اپنی لیکر دابا نزدیک تھا کہ بیہوش ہوجاویں طاقت نہ رہی چھوڑ دیا پھر کہا اقرأ یا محمد (صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنے پڑہو حضرت نے فرمایا ما انا بقاری میں کچھ پڑہا نہیں تین مرتبے اسیطرح
سے کہا پھر چوتھی بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق ۵ پانچ
آیتیں پڑہیں پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان کھلگئی۔ خدائتعالے کے حکم سے
یہ آیتیں یاد ہوگئیں پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی پانچوں آیتیں پڑہ گئے پھر
جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہاڑ سے میدان میں اوتارا
اور زمین میں ایک پاؤں مارا جو ایک چشمہ پانی کا نکل آیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوس
پانی سے وضو کیا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو وضو کرنا سکھایا اور دو رکعت
نماز کی پڑہیں اور اپنے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سکھائیں اور کہا یہ طرح ہے
خدائے تعالے کی بندگی کرنے کی پھر اوسوقت سے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم ہر روز دو رکعت نماز پڑہتے تھے جب تک معراج میں پانچ وقت کی نماز کا حکم ہوا یا پانچ
نمازیں فرض ہوئیں پھر اول اللہ کیطرف سے پڑہنے کا حکم ہوا فرمایا اقرأ اوس ایک فرمانے
میں سبطرح کے علم قدرت کے پڑہا دیئے۔ سب علموں کی قوت پڑہنے کی ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرأ باسم ربک الذی خلق ۵ پڑہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے پروردگار کے نام کی
برکت سے وہ پاک پروردگار ہے جسنے سب خلق کو پیدا کیا خلق الانسان من علق پیدا کیا آدمیوں

کو بندہ ہو ہوئی جمع ہوئی لہو سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ دوسری بار فرمایا پڑہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
حال یہ ہی کہ پروردگار تیرا کریم اوسکے کرم کو نہایت نہیں بہت بزرگ ہی کیسکی بڑائی بزرگی اوس پاک پروردگار کی بڑائی
بزرگی کو نہیں پہنچ سکتی وہ بزرگ خاوند ہی مہربان ہی کرم ہی جو سکھایا لکھنا قلم سے اپنی مہربانی اور کرم سے آدمی کو خط و
کتابت کا ہنر بتایا یہ بہت بڑی نعمت بخشی جو کوئی سمجھکر دیکھے تو جانے کہ بڑی نعمت ہی یہ لکھنا پڑہنا تمام دین و دنیا کا کارخانہ
قلم میں بندہا ہوا ہی قلم کے نیچے ہی امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں لَوْلَا الْقَلَمُ لَمَا اُقِيْمَ الدِّيْنُ وَلَا اُصْلِحَ الْعَيْشُ یعنے اگر قلم نہوتا
تو دین قائم نہوتا اور دنیا کی زندگانی اصلاح نہ پاتی قلم کے سبب قرآن جو کلام ہی خدا تعالے کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی بھیجا تھا ولیس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یاد ہوتا
تھا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مبارک زبان سے نکلکر اصحابوں کے کانوں میں پڑکر اونکے دلوں میں آتا تھا
یاد رہتا تھا جو اسطرح سے یہ بات یاد نہ رہتی تو اور امت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہونچتی۔ قرآن لکھنے میں آیا مصحف کہلایا
لاکھوں کروڑوں مصحف لکھے گئے قرآن اسطرح سے قیامت تک دنیا میں رہیگا یہ فیض جاری رہیگا۔ پھر حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں پھر اون کتابوں سے لاکھوں کروڑوں کتابیں لکھی
میں آئیں تمام دنیا میں پھیلگئیں جن دنوں میں پہلے وقت میں حدیثیں لکھنے میں نہ آئی تھیں اور جن جس کو حدیثیں پہونچی تھیں
یاد تھیں کوئی روم میں تھا کوئی شام میں تھا کوئی ایران میں کوئی توران میں پھر جن لوگوں نے حضرت پیغمبر صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام نہ سنا تھا حدیث اونکو پہونچی تھی بہت مشتاق تھے لیکن کہیں جا نہیں سکتے تھے اور
بہت لوگ اشتیاق سے اپنے اوپر محنت اوٹھا کر ایک ایک حدیث دو دو حدیث کے سننے کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چلکر گئے دو
دو مہینے کا سفر اختیار کیا ایسی سختیوں سے ملک ملک سے جاکر لیکر لکھتے گئے جمع کرتے گئے کتابیں ہوئیں اور سب لوگوں کے اوپر اونکا
احسان ہوا اب اس زمانے میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی مشتاق ہو دین و دنیا کی سعادت
چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پڑہ لیوے ہزاروں نعمتیں دین و دنیا کی پاوے پھر اسیطرح کتابت کی
راہ سے لکھنے کے سبب قلم کی وساطت سے سبطرح کے علم دین دنیا کی قید میں آئے پڑہنے والوں کو ہزاروں طرح کے
فائدے نفع حاصل ہوتے ہیں اول کی خبریں آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کے احوال ازل ابد کے بھید کتابوں سے معلوم
کیئے جاتے ہیں پھر نامے خط و کتابت فرمان و نشان حساب و کتاب دفتر والوں کے اور متصدی منشی کے اور ہزاروں
کارخانے قلم کی اور خط کی برکت سے قائم ہیں جو قلم نہوتا تو کچھ بندوبست نہ ہوتا۔ آدمیوں کے سب کام بگڑتے سب کارخانے
ابتر ہوتے خراب ہوتے پس نہایت فائدے اللہ تعالے نے قلم میں رکھکر آدمیوں کو یہ راہ سمجھا دی بہت بڑے سے بڑا یہ احسان فرمایا

Marfat.com

ہی خبر میں آیا ہی کہ اول حقتعالی نے لکھنا حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا اور مشہور یہ ہی کہ اول حضرت ادریس پیغمبر
علیہ السلام کو خط و کتابت کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کو پہلے اونہوں نے خط لکھا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ راہ نکالی
تمام عالم کو فائدے پہونچے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ سکھایا آدمی کو جو کچھ نہ جانتا تھا سکھایا خدا نے تعالیٰ نے آدمیوں
کو تئیں اور وہ کچھ سکھایا جو نہ جانتے تھے اور پیغمبروں کو خاص کیا اپنی طرف سے اونکو علم بخشا بغیر قلم کے بغیر کتابت کی سب
لوگوں کو تئیں کتابت قلم کا واسطہ درمیان میں رکھا اسطرح سے جو کوئی طلب رکھتا تھا شوق مند تھا سعادت نصیب
میں تھی اوسکو پڑھنے کا شوق ہوا الف ب کی راہ سے جو کچھ نہ جانتا تھا اوس نے معلوم کیا ہزاروں فائدے حاصل کیے علم بہت بڑی نعمت
ہی اس نعمت کا بہت بڑا احسان ہی اللہ تعالیٰ آدمیوں کے اوپر جو علم نہ ہوتا تو سب کوئی جاہل رہتے اچھا برا نیک کام و بدی کی راہ
نفع ضرر کی بات کچھ نہ جانتے حلال حرام نہ پہچانتے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیدا کرنیوالے کو پیغمبروں کو دین و آئین کو آخرت کی
بھلے برے کو کچھ نہ بوجھ سکتے حیوانوں کی طرح رات و دن کھانے پینے میں پڑے رہتے بے فائدہ کام بے تدبیر بے سمجھ
کرتے رہتے ظلم و زیادتی بے حیائی بے شرمی ہزاروں طرح کی خرابیوں کے دریا بہتے دنیا و آخرت کی خواری خرابی
ابتری ہلاکی کے سوائے اور کچھ کسی کے ہاتھ نہ آتا یہ علم کی دولت قلم کے وسیلے کتاب کی راہ سے بڑی آسانی سے
ہاتھ آتی ہی اسواسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بڑے احسان کو جتایا آدمیوں کے اوپر منت رکھی جو اس نعمت کی قدر بوجھیں
جسطرح سے یہ علم کی نعمت کو لے سکیں حاصل کر سکیں غنیمت جان لیویں حاصل کریں جاہل بے خبر بے ہوش نہ رہیں
پھر ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ ... اپنی قدرت کو بیان فرماتا ہے آدمی کی اول و آخر کی بات کہکر اپنا احسان جتاتا ہی
فرماتا ہے کہ آدمی کا پہلے یہ ایک حال تھا جو اپنی ماں کے پیٹ میں ایک لہو کا ٹکڑا تھا جما ہوا بندھا ہوا اور جو
اس حال کو کوئی بوجھے سمجھے تو جانے کس کام کا تھا کس لائق کا تھا پھر اس حال سے آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سے نکالکر
کس کس حالوں میں پہونچا کر آدمی کی صورت میں لاکر پرورش کر کر پالا کو چھوٹے سے بڑا کیا لڑکے سے جوان کیا عقل و شعور کا
درجہ بخشا علم کے حاصل کرنے کے لائق کر دیا کس خراب حال سے نکالکر کس بڑے عالی درجہ میں پہنچایا ایسی بڑی قدرت کسکی ہی
ایسی بڑی مہربانی کون کر سکتا ہے پھر علم کی راہ کھولدی لکھنے پڑھنے کی راہ قلم کی وساطت سے ظاہر کی یہ احسان پر
احسان کیا جو کوئی اس قدرت اور احسان کو بوجھے تو اپنے پیدا کرنیوالے خاوند کا اقرار کرے دلمیں پاک پروردگار کی محبت
رکھے ایمان لاوے تن من جان و مال کو اوسکے حکم میں بندگی میں خرچ کرے سچا بندہ ہو رہے دنیا کی خیر و خوبی یاد رکھے
یہ اشارت ہی جو اپنے خاص بندے کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو فرمایا اقرأ بغیر قلم کے کاغذ کے بغیر خط
و کتابت کے جو کچھ پڑھانا تھا پڑھا دیا سکھا دیا اوروں کو اس علم کے درجہ میں پہنچنے کو واسطے قلم کو وسیلہ واسطہ ڈالا او

Marfat.com

اشارت ہی آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیغمبر جو کچھ ظہار ہوا اوپر اللہ تعالے کی طرف سی علم آدمی قرآن
کی آیتیں سورتیں نازل ہوویں اپنی اصحابوں سی کہو لکھتے جاویں اسطرح قرآن جمع ہوکر سب خلق کو پہونچیگا
یہ نعمت قیامت تک قائم رہیگی تمام عالم کو فائدہ پہونچیگا اسیواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم
کیا تھا اصحابوں کو جو آیت جو سورت آتی جاوی لکھتے جاویں پہر جسطرح سی جو آیت جو سورت اترتی جاتی تھی
اصحاب لکھتے جاتے تھی کہ قلم کی وساطت سے سب بندوں کو جو سعادتمند تھی اس نعمت سی اس دولت سی خیر
پہونچاوین جسمیں دین و دنیا کے فائدی ملیں ان نعمتوں کا پاک پروردگار کا کہانتک کوئی شکر ادا کر سکے ہر ایک بال
زبان ہو جاوی اور ہر زبان سی لاکھوں کروڑوں بار حمد اور شکر کرتا رہی تو بھی ان نعمتوں کا حق ادا نہ ہو سکی پھر یہ
مہربانیاں تفضل و کرم عام ہیں کوئی آدمی ایسا نہیں کہ ان مہربانیوں سی خالی نہیں اس رحمت میں سب کوئی داخل ہیں
وہ آدمی بڑا بے نصیب ہی جو اوس پاک پروردگار کی ان نعمتوں کو اپنی اوپر نہ بوجھے کافر ہی ان نعمتوں کا کفران
کری اور یہ دروازہ علم کا جو ہر ایک کی واسطے کھلا ہی رحمت کا دروازہ ہی اوس رحمت کی دروازی میں جو نہ بیٹھے
بڑا جاہل احمق اندھا ہی اور اس نادانی سی خوش ہووی تو یہ بہت بری بات ہی علم کی نعمت سب کو درکار ہی کوئی اس
دولت سی لاپروا غنی نہیں ہو سکتا پھر یہ بات فرماتا ہے پروردگار کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی نہ چاہی سزاوار نہیں
کیسکو جو نعمت کی قدر نہ بوجھی کفران نعمت کا کری ناشکر ہووی تحقیق آدمی بیفرمانی سرکشی کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی یہ جو
دیکھتا ہی آپکو ہدایت کی راہ سی مستغنی بے نیاز بے پروا تھوڑا سا دنیا کا مال لیکر مال پر مغرور ہوتا ہی ہدایت کی راہ چھوڑ دیتا ہے علم کی
راہ میں جانے سے آپکو بے نیاز بوجھتا ہی کہتا ہی پڑھنے لکھنے سی کیا کام ہی مجھکو علم کی حاصل کرنیسے کیا بھلا ہو گا میرا دنیا میں مال و
دولت کھانا پینا جو چاہی سو میری پاس ہی علم کو لیکر کیا کرونگا جیسے ابوجہل اور اور کافر مشرک اپنی مال و دولت میں مغرور رہے
اللہ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کلام کو خاطر میں نہ لائی قرآن حدیث نہ سنی اس دین کی قدر نہ بوجھی
کافر ہی مشرک رہی ایمان نہ لائی کچھ اچھا کام نہ کر سکے دن جیسے کھاتی پیتے آخر کو مر گئے سیدھی دوزخ میں چلے گئے اور اس
آیت میں ہدایت ہی آدمی کو چاہیے جانے دنیا و آخرت کی خیر و خوبی علم کی راہ میں ہی مال ہووی یا نہووی دانا عالم فاضل
ہر حال میں اچھا ہے اور جو نرا مال ہووی اور علم نہ ہووی تو ہر جگہ دنیا میں یا آخرت میں خراب ہووی خوار ہووی یہ بات بھی
اس آیت سی نکلتی ہی کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی یعنی تحقیق مقرر آدمی بیفرمانی ہی جاتا ہے مغرور ہوتا
ہے گمراہ ہوتا ہے بدراہی میں پڑتا ہے جب آپکو بے نیاز دیکھتا ہی مال کی سوسبی آپ کو غنی پاتا ہے یہ عادت ہی خصلت ہی
آدمی کی جو علم نہ ہووی اور مال ہووی تو خواہ نخواہ گمراہی تکبری کی بلا میں پڑتا ہے اس سبب آخر کو ہمیشہ کی خواری خرابی

Marfat.com

میں چلا جاتا ہے عقلمندوں کو چاہئے اسبات کو سمجھکر ہرطرح دین کا علم جو کچھ حاصل کرسکیں کرلیں تغافل نہ کریں مال کو حاصل کرنیکی جیسی فکر رکھتے ہیں اس سے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے میں فکر رکھیں جو علم ہووے اور مال بھی ہووے تو علم کی برکت سے مال سے بھی بہت فائدے دنیا و آخرت کے ہاتھ آویں اور جو مال ہووے اور علم نہ ہووے تو اوس مال سے کچھہ خیر و برکت نہیں ہزار ہزار طرح کے فساد بری کام اوس سے پیدا ہوونگے نادانی وجہالت کی راہ سے دین و ایمان کی کچھہ خبر نہ رکھکر پروردگار عالم کی بندگی نہ کریگا سوائے نافرمانی کی راہ کے اور راہ میں نہ چل سکیگا پھر دنیا میں بدنام نہ کر آخرت میں عذاب دوزخ کی آگ میں جا رہیگا اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی تحقیق پروردگار کیطرف تیری یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بازگشت ہے آخر کار سب کا بھلا برا اللہ تعالی کے حضور میں پہونچیگا اپنی کیے کی ہر کوئی جزا سزا پاویگا اوسوقت معلوم ہوگا جو آخرت میں دین کا علم اور دین کی عمل کام آتی ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا ہے کچھ کام نہیں آتا دنیا میں ساری دنیا بھر اگر مال کسیکے پاس ہووے تو مرنیکے وقت کچھ کام نہیں آتا گور کے کنارہ ہی تک رہجاتا ہے ساتھ جانیوالی چیز نہیں ساتھ رہنے والی چیز سوائے علم دین کی اور عمل کی کچھ نہیں اور کوئی چیز نہیں دنیا میں جن لوگوں نے دین کا علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل کیے خدا و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمانے کی موافق کام کیے اچھے عمل کیے ہمیشہ ہمیشہ نفع فائدے خوشحالیاں آرام پاتا رہیگا یہ جزا ہے اللہ تعالی کیطرف سے اور جن لوگوں نے بیفائدہ علم سیکھے سحر جادو نجوم طلسمات اور بری کام اور بے فرمانی کے عمل کیے نالائق کام کیے ظلم زیادتی مار ڈالنا لوٹ لینا بتوں کو پوجنا قبروں کو سجدہ کرنا شراب پینا جوا کھیلنا حرام کھانا اور بد عمل کیے اور بندوں کو خدا کی بندگی سے منع کیا ہمیشہ ہمیشہ غم میں بدحالی میں ناخوشی میں درد دکھ عذاب میں پھنسا رہیگا وہی بری کام اوسکے آگے آتے رہینگے یہ سزا ہے خدا تعالی کیطرف سے سب کوئی اوس ٹھکانے میں جزا سزا پاویگی جگہہ میں خدا تعالے کے حکم سے جا پہنچیگا سب کسی کا حساب ہو رہیگا اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی کیا دیکھا تونے اوس دیکھنے والے ایسے آدمی کو جو منع کرتا ہے ایک بندہ کو جسوقت وہ بندہ نماز پڑھتا ہے خبر میں آیا ہے ابوجہل کافر نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم کو منع کیا اور کہا تم کعبے کے حرم میں کعبے کے گرد و پیش اس مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسکی بات کچھہ خاطر مبارک میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے پھر ایکدن ابوجہل نے اور کافروں سے کہا کہ جو میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نماز پڑھتے مسجد میں سجدے میں پاؤنگا دیکھونگا تو اپنی ناپاک قدموں سے اوس پاک گردن کو توڑ ڈالونگا گردن پر پاؤں رکھکر مار ڈالونگا۔ یہ خبر مشہور ہوئی سب اصحاب رضی اللہ عنہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی

Marfat.com

کی جناب میں عرض کی اور کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

یہ بات سنکر ناخوش ہوئے دلگیر ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس مسجد میں تشریف نہ فرماویں جاویں تو بہتر ہے وہ کافر بڑا بے ادبی کیا چاہتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کچھ وسواس نہیں اللہ تعالے میرا محافظ ہے وہ کافر قدرت نہ پاسکیگا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خاطر جمع سے تشریف لیگئے نماز پڑھنے میں مشغول ہوگئے سجدہ کیا سجدے میں بہت دیر کی کافروں نے دیکھکر ابوجہل کو خبر دی وہ سنکر بڑے غصے سے آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف بے ادبی کی نیت سے چلا جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک پہونچا اوسیوقت پچھلے پانوں سے بھاگا منہ زرد ہوگیا بدن کانپنے لگا لوگوں نے پوچھا کیوں پھرا تو کیا حال ہوا تیرا اوسنے کہا میںنے اپنے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے درمیان میں ایک خندق دیکھا اوسمیں آگ جلتی ہوئی تھی اور ایک اژدہا آگ سے سر نکالکر منہ پھیلا کر میری طرف دوڑا اور اوسنے کہا جو تو نے ایک قدم آگے رکھا تو تجھکو نگل جاؤنگا کھا جاؤنگا اور بہت جانور پرند دیکھے پر کی اوپر پر ملائے ہوئے کھڑے تھے اس سبب میں اپنی جان بچا کر بھاگا۔ پھر یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو وہ کافر ایک قدم آگے رکھتا تو فرشتے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے بند بند جدا کر دیتے پھر یہ معجزہ دیکھکر بھی وہ بدبخت ایمان نہ لایا بے ایمان رہا یہ مغروری تھی مال کی اور یہ اندھیاری تھی جہالت کی ناوانی کی اسی پر یہ بات فرمائی اللہ تعالے نے کہ آدمی جب اپنے آپ کو غنی مالدار دیکھتا ہے اور علم کا نور اسمیں نہیں ہوتا سرکشی کرتا ہے بیفرمانی کرتا ہے اس مرتبے میں بیفرمانی کی طغیانی کی پہنچتا ہے جو اللہ تعالے کی بندگی عبادت کی راہ چھوڑ دیتا ہے اور بندوں کو بھی بندگی سے منع کرتا ہے خدا کے بندوں سے دشمنی کرتا ہے پھر ایسا بدبخت کسی نے دیکھا ہے جو ایسے پاک بندے کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خدا تعالے کی بندگی کرنیسے منع کرتا ہے دشمنی کرتا ہے کیسا بڑا بدبخت ہے کیسے عذاب کے لائق ہوا ہے کیسی اپنی سزا کو پہنچیگا اَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰىٓ کیا دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے کیا جانتا ہے تو اے جاننے والے کیا خوب ہووے اگر ہووے یہ منع کرنیوالا ہدایت کی راہ پر اور ایمان لاوے پروردگار کی بندگی پر قائم ہوجاوے اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى یا حکم کرے اوروں کو تقوے کا پرہیزگاری کا اب آپ وہ بے ہدایت ہے اور اوروں کو ہدایت کی راہ سے منع کرتا ہے اگر وہ ایمان لاوے ہدایت کی راہ پر قائم ہوجاوے اور اس درجے تک پہنچ جاوے اوروں کو ہدایت کی راہ بتاوے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی پیروی کرے پورا تابعدار ہووے تو کیا بڑا ثواب پاوے کیا بڑی دولت کو پہونچے اَرَأَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى کیا دیکھتا ہے تو جانتا ہے تو جھٹلاوے حق کو پیغمبر کو بھیجنے والوں اور جھوٹھا جانے ایمان کو مسلمانی کے کاموں کو اور اپنا منہ پھیرے ایمان کو قبول کرنیسے ہدایت کی راہ سے تو ایسا آدمی ...

کہ پورا تابعدار ہووے تو کس قدر سخت عذاب میں پڑے [illegible]

گمراہ ہے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا چاہتا ہے جیسے ابوجہل اور جو اوسکے تابع ہیں کیسے عذاب میں پڑجائینگے کیا حال ہوویگا اونکا اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۞ کیا نہیں جانتا ہے ابوجہل بدبخت اور جو کوئی ایسا بدبخت ہے اوسکو خبر نہیں اس بات کی جو تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے ہر حال کو ہر کام کو ہر کسی کے اچھے حالوں کو نیک نیتوں کو بھی دیکھتا ہے برے کاموں کو بری حالوں کو بری نیتوں کو بھی ہر طرح کی جزا سزا دیتا ہے جیسے کو تیسا بدلا پہنچ رہیگا ذرہ ذرہ ہر ایک کی حقیقت معلوم ہے اور خبر میں آیا ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حرم میں نماز پڑہتے تھے ابوجہل آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں یہاں نماز پڑہتے ہو ہینے کو تمکو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑہنے سے باز نہیں آتے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوسکے اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا تعالےٰ کے غضب سے نہیں ڈرتا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے اوس ملعون نے کہا تو مجھکو اپنے خدا سے ڈراتا ہے میں اتنا لشکر فوج جمع کرسکتا ہوں جو تمام مکہ سواروں سے اور پیادوں سے بھر جاوے کسی کی مجلس میری مجلس کے برابر نہیں کوئی مجھ سے مقابلہ نہیں کرسکتا اور اسیطرح کی احمق پن کی باتیں کہیں اللہ تعالےٰ نے آیتیں بھیجیں كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۞ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۞ حق ہے تحقیق ہے جو باز نہ آویگا ابوجہل ان شوخیوں کی باتوں سے نماز کے منع کرنے سے بے ادبیوں سے تو مقرر پکڑینگے ہم اوسکے بال پیشانی کے خوار کردینگے زمین میں گھسیٹ کے اور ذلیل کروادینگے قیامت میں فرشتوں سے فرماوینگے کہ اوسکی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۞ پیشانی جھوٹی خطاکار فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۞ پھر کہو بلاوے اپنی مجلس کو جمع کرے اپنی مجلس کے لوگوں کو سوار پیادے خویش و قرابتی مدد کرنے والے کو سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۞ شتاب ہے تھوڑی مدت ہے جو بلادینگے ہم زبانیوں کو دوزخ کے داروغوں کو دربانوں عذاب کے فرشتوں کو جو اوسکو اور اور ایسے کافروں کو گھسیٹ کر خواری سے کھینچکر دوزخ میں عذاب میں ڈالدیں كَلَّا نہ لائق ہیں اوسکی یہ باتیں کسیکو منزاوار نہیں یہ گستاخیاں نماز میں ایسی بے حیائیاں لَا تُطِعْهُ مت اطاعت کرو اوسکی

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اوس مشرک کا حکم جو منع کرتا ہے نماز سے بندگی کرنے سے نہ مانو اوسکے کہنے کا خلاف کرتے رہو اپنے پروردگار کی طاعت بندگی میں ثابت رہو

سجدہ

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ اور سجدہ کرو اور قرب خاص کرو اپنے پروردگار کے حضور میں زمین میں سر رکھو عاجزی کرو اوس راہ سے بندگی کی راہ سے اپنے پروردگار کی نزدیکی ڈھونڈو اس آیت میں اشارہ ہے جو اللہ تعالے اکے قرب کا درجہ نزدیک ہونے کا مرتبہ بندگی عاجزی کی راہ میں ہے سجدہ کرنا زمین پر سر رکھنا اپنے پیدا کرنے والے پاک پروردگار کے حضور میں نہایت درجہ ہے بندگی کا اس سبب سجدے میں نہایت قرب حاصل ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا فِيهَا مِنَ الدُّعَاءِ یعنے بڑے قرب کا بڑے نزدیک ہونے کا وقت بندے کا اپنے پروردگار سے وہ وقت ہے جسوقت سجدہ کرتا ہے اپنے پروردگار کو زمین میں سر رکھتا ہے سجدے کے واسطے پھر چاہیئے جسوقت جو کوئی تلاوت کا سجدہ کرے تو بہت دعا کرے اوسکی دعائیں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول ہو جاویں یہ آیت بھی سجدہ کی ہے چودھواں سجدہ ہے قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے یا سنے اس آیت کو چاہیئے سجدہ کرے یہ سجدہ سنت ہے اور اون آیتوں میں یہ ہدایت ہے جو ہر مسلمان کو چاہیئے خدائے تعالے کی یاد سے بندگی سے خدمت سے اللہ تعالے کے حکم سے خیر کی راہ سے کسیطرح گردن نہ پھیرے کوئی دشمنی کرے یا ناخوشی کرے اس راہ سے پیٹھ نہ پھیرے کسیکے منع کرنے سے خیر کا کام موقوف نہ کرے دشمنوں کی بات نہ سنے شیطان کا نفس کا حرص کا تابع نہ ہووے خدائے تعالے کے حکم فرمان کا تابع فرمانبردار ہو رہے اپنا مددگار حافظ نگہبان یاری دینے والا ہر حال میں پاک پروردگار کو بوجھے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہر کام میں ہر عادت میں ہر عبادت میں پیرو ہووے اوسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کریگا اللہ تعالے کے فضل سے مقصود کی منزل میں پہنچ رہیگا۔ ہمیشہ کی دولت اوسکو ل رہے گی وہ پاک پروردگار اس عاصی گنہگار کو اور سب مومنوں مسلمانوں کو بھی توفیق بخشے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ

و آلہ واصحابہ کی راہ میں ثابت قدم رکھے قائم رکھے۔

آمین - آمین - آمین

سورۂ قدر

سورۃ القدر مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وھی خمس آیات
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝
تحقیق نازل کیا ہمنے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کی ہے رات قدر کی

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ
رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے اترتے ہیں فرشتے واروح پاک

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى
بیچ اسکے ساتھ حکم رب اپنے واسطے ہر کام کے سلامتی ہے یہانتک کہ

مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝
طلوع ہو فجر

مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں تیس کلمے ایک سو پندرہ حروف ہیں۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ سبب نازل ہونے کا اس سورت کا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا شمعون اونکا نام تھا بعضے کہتے ہیں میمون نام تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نماز پڑھتا تھا بندگی میں کھڑا رہتا تھا اور کافروں کے ساتھ جہاد کرتا لڑتا کافر اسکے ہاتھ سے تنگ آئے تھے ایک بار اون کافروں نے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ع

مصلحت کرکر شمعون کی بی بی کو بلایا اور اوس سے کہا تیرا خاوند تجھہ سے کچھہ کام نہیں رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو عبادت کرتا ہے تجھکو کیا فائدہ ہے تو ایک حیلہ کرکر اوسکو بند کر ہم اوسکو لیکر تیرے ساتھ ایک گھر میں بند کردیویں گے ہمیشہ تو آرام سے رہے گی عورت تو ناقص العقل ہوتی ہے اوسنے یہ بات قبول کی لوگوں نے ایک موٹی رسی بالوں کی بٹ کر اوس بی بی کے حوالے کی کہ اس رسی سے اسکو باندھیو ایک رات شمعون کو کچھہ نیند آئی تھی بی بی نے اونکے ہاتھ باندھ لیے شمعون جاگ اوٹھے کہا کیا کرتی ہے کیوں مجھکو باندھتی ہے اوسنے کہا میں تیری قوت زور آزماتی ہوں شمعون نے اوس رسی کو توڑ ڈالا اور کہا میری قوت اس سے بھی زیادہ ہے پھر بی بی نے کافروں کو خبر دی حقیقت کہی پھر کافروں نے لوہے کی زنجیر لا کر دی دوسری رات اوسنے خاوند کو زنجیر سے باندھا اوسکو بھی اونسے توڑ ڈالا اور کہا میرا زور اس سے زیادہ ہے کافروں کو بی بی نے خبر دی اونہوں نے کہا ہم عاجز ہوئے لوہے سے کوئی چیز سخت نہیں تو اوسی سے پوچھہ کہ تجھکو کس چیز سے باندھیں جو تو توڑ نہ سکے بی بی نے اون سے پوچھا شمعون نے کہا جس چیز سے مجھے کوئی باندھے تو توڑ ڈالوں سوائے میرے سر کے بال کے جو کوئی میرے بالوں سے مجھکو باندھے تو وہ توڑ نہ سکوں اوس بی بی نے کیسطرح اونکے سر کے بال لیکر رسی بنا کر اوسکو باندھا اونہوں نے کہا کھولدے جو رونے کہا میں نہیں کھولتی تو توڑ ڈال جسطرح اور چیزوں کو توڑتا تھا اونہوں نے کہا میں نے تجھہ سے کہا ہے میں اسکو توڑ نہیں سکتا اوس بی بی نے کافروں کو خبر دی اونہوں نے آکر اونکو پکڑ لیا اور وہ قول و قرار جو اوس احمق بی بی سے کیا تھا کچھہ نہ کیا شمعون کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ کر شہر کے دروازے کے آگے ڈالدیا کہ خراب ہو کر مرجاوے رات کو جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا شمعون نے اللہ تعالٰے کی درگاہ میں مناجات کی دعا مانگی کہا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے تیری راہ تیری دوستی میں ان کافروں نے میرے ساتھہ یہ معاملہ کیا ہے تو قادر ہے جو مجھکو اچھا کر دیوے میری مدد کرے حقتعالے

نے شمعون کی دعا قبول کی اوسیوقت ہاتھ پاؤں سب کچھ ٹھیک ہوگئے اور جو کچھ اوسکی
قوت تھی زور تھا وہ بھی دیا بلکہ اوس سے قوت اور زیادہ بخشی اوٹھکر کھڑا ہوا شہر کے
دروازے کے پاس آیا لوہے کا دروازہ شہر کا بند تھا پکڑکر اوکھاڑ ڈالا اندر بیٹھکر ہر گھر میں
جاکر گھروں کے ستوں پکڑکر کھینچ لیتا تھا چھتیں گھروں کی گر پڑتی تھیں سب کوئی
چھتوں کے نیچے دب کر مرجاتے تھے اسیطرح اسی ایک رات میں سب کو ہلاک
کیا مار ڈالا پھر حقتعالے نے شمعون کو ہزار مہینے کی اور عمر بخشی ہزار مہینے تک
دن کو روزہ رکھتے کافروں سے جہاد کرتے رات کو نماز پڑہنے میں مشغول رہتے ایسے
ایسے کام کرتے تھے اتنا ثواب پاتے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایکدن
آکر یہ قصہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سب یاروں اصحابوں رضی اللہ عنہم کے روبرو فرمایا
یاروں نے سنکر اوسکے ثواب پر حسرت کی اور تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہماری عمریں تھوڑی ہیں ان تھوڑی عمروں میں ایسے عمل
ہم کیونکر کرسکیں ایسے ثواب کسطرح سے پاویں ایسی بڑی دولت کو کیونکر پہنچیں۔
اسبات کے اوپر حقتعالے نے یہ سورت بھیجی اور فرمایا تمکو ایک رات ایسی دی ہے جو
اوس رات کو جاگو بندگی کرو تو ثواب میں ہزار مہینے سے زیادہ ہے بہتر ہے فرماتا
ہے اللہ تعالے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق ہمنے نازل کیا ہے بھیجا ہے قرآن کے تئیں اوتارا ہے اوسکو
فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر میں تمام قرآن اوس رات میں لوح محفوظ سے دنیا کی
آسمان پر ایکبارگی آیا اور بیت العزت میں جو چوتھے آسمان میں گھر ہے۔ فرشتوں کے
حوالے ہوا پھر جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیس برس میں آیت آیت سورہ
سورہ ہر وقت مصلحت کے موافق لائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے پاس اسطرح سے قرآن پہونچا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور کسنے بتایا تجھکو

Marfat.com

اور کسنے بتایا تجھکو کیا جانتا ہے تو کیا چیز ہے شب قدر کیسی عزت کی اور بڑائی کی رات ہے یہ رات شب قدر کے دو نام ہیں لیلۃ المبارک اور لیلۃ السلام یہ برکت کی اور سلامتی کی رات ہے۔ لیلۃ القدر اسواسطے اوس رات کا نام ہے کہ قدر تقدیر کے اندازے کے معنے ہیں اوس رات میں ایک برس تک جو کچھ تقدیر اللہ تعالے کی بندوں کے حق میں ہوتی ہے کسکا کیا نصیب ہے کیا پہونچیگا کیا نہ پہونچیگا کیا ہوئیگا کیا نہ ہووے گا کون پیدا ہوویگا کون جیتا رہے گا کون مرے گا یہ سب کچھ فرشتوں کو جو کام کرنے والے فرشتے ہیں اون کو معلوم ہوتا ہے۔ برس دن تک اسیطرح کام کرتے رہتے ہیں اوس اندازے میں اوس حکم میں تقدیر کے کچھ تفاوت نہیں کرتے اس سبب سے اس رات کا شبقدر نام ہے اور یہ سبب ہے کہ قدر مرتبے کو کہتے ہیں اس سبب سے اس مبارک رات کی سب راتوں نزدیک بڑی قدر ہے اسواسطے شبقدر نام پایا۔ خبر میں آیا ہے کہ سب فرشتوں کی پیدایش اسی رات میں ہوئی اور کتابیں جو سب پیغمبروں کے اوپر اوتری تھیں توریت حضرت موسے علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسے علیہ السلام پر زبور حضرت داؤد علیہ السلام اور صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسی رات میں نازل ہوئے ہیں اور قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اسی رات میں اوترا ہے اور بہشت کے باغوں کی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدائی پیدایش اوسی رات میں ہوئی ہے اللہ تعالے نے اوسی رات کے حق میں فرمایا ہے۔ قرآن میں فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ یعنے اوس رات میں جدا ہوتا ہے ہر ایک کام محکم بڑے بڑے کام محکم اللہ تعالے نے کی قدرت کے اوس رات میں پیدا ہوئے ہیں اس سبب اوس رات کی بڑی قدر ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۵ شبقدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے طاعت وبندگی میں بلکہ بہتر ہے ان ہزار مہینوں کی راتوں سے جن میں غازی بنی اسرائیل کے اپنے زمانے میں جہاد کرتے تھے اور عبادت کرتے تھے اور جو مومن مسلمان بندگی کرتے ہیں اوس رات میں جاگتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خدا کی یاد میں رہتے ہیں ہزار مہینے کی بندگی

وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا ثواب پاتے ہیں عزت بڑائی اللہ تعالے کیطرف سے حاصل کرتے ہیں ہر ایک نیک عمل کی قدر اچھے کام کا مرتبہ اللہ تعالے کے نزدیک اون کے لیئے زیادہ ہوتا ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے جو کوئی قائم ہووے بندگی میں کھڑا ہووے نماز پڑھے شب قدر میں ایمان کی راہ سے اخلاص سے اس کام کو بڑا کام جان کر قدر بوجھ کر اوسکے اول آخر کے گناہ بخشے جاویں اللہ تعالے اپنی مہربانی سے سب گناہ اوس بندے کے بخشدیوے تقصیریں معاف کرے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پوچھا میں جو شب قدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہ دعا کر اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ ثَوَابَ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ یعنے اے پروردگار یا اللہ تحقیق تو عفو ہے بخشنے والا ہے گناہوں کا نام تیرا عفو ہے دوست رکھتا ہے تو بخشش کو تو میرے گناہوں کو بخشدے یا اللہ نصیب کر میرے واسطے ثواب اس رات کا اور جو وفات دیوے تو مجھکو تو مسلمانی کے حال میں یار اور صالح اچھے بندوں میں داخل کر یعنے پیغمبروں اور صدیقوں کے ساتھ مجھکو ملادے اور قدر عربی میں تنگی کو بھی کہتے ہیں لیلۃ القدر کے معنے اسطرح بھی کہتے ہیں کہ یہ تنگی کی رات ہے۔ اس سبب رات کی تنگی ہے کہ اس رات میں اتنے فرشتے آسمان سے دنیا میں زمین کے اوپر آتے ہیں کہ تمام دنیا فرشتوں کی بہتایت سے تنگ ہوجاتی ہے بعضے بزرگ بڑے لوگوں نے کہا ہے شب قدر سب تمام برس کی راتوں میں کوئی ایک رات ہے اور بہت لوگ بزرگ بڑے آدمیوں نے کہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ رات رمضان ہی کی راتوں میں ہے پھر لوگ رمضان ہی کی راتوں میں مقرر کہتے ہیں بعضے ان لوگوں میں سے کہتے ہیں کہ تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی اول کی دس راتوں میں کبھی بیچ کی دس راتوں میں کبھی آخر کی دس راتوں میں اور بہت علما

نے فرمایا ہے کہ آخر ہی کی دس راتوں میں ایک رات ہے طاق راتوں سے اکیسویں تیئسویں پچیسویں ستائیسویں اونتیسویں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اِلْتَمِسُوْھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْاَوْتَارِ مِنْ رَمَضَانَ یعنے ڈھونڈو وطلب کرو تم شب قدر کو آخر کی دس راتوں میں طاق راتیں رمضان کی سے بعضے اصحاب رضی اللہ عنہم اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اور اون کے لوگوں نے اکیسویں رات مقرر کی ہے۔ اکثر بزرگوں نے اکیسویں ہی تاریخ میں رمضان کی شبقدر پائی ہے اور اکثر اصحابوں نے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستائیسویں رات اختیار کی ہے یہ اپنی دلیل اسطرح لاتے ہیں کہ لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور اس سورت میں تین بار لیلۃ القدر کا لفظ آیا ہے۔ نو حرف جو تین بار آئے ستائیس ہوئے یہ اشارت ہے کہ ستائیسویں رات ہے بہت بزرگوں نے ستائیسویں رات میں شبقدر پائی ہے اور یہ بات جو اس سورت میں تیس کلمہ ہیں ستائیسواں کلمہ ھِیَ کا لفظ ہے حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں آیا ہے اور ھِیَ کا لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے اس بات میں بھی اشارت ہے کہ وہ ستائیسویں رات میں ہوتی ہے اور خدائے تعالے بہتر جانتا ہے کونسی رات ہے جسکے نصیب ہوتی ہے۔ وہ کسی رات میں پا ہی رہتا ہے۔ بہت چیزیں اللہ تعالے نے چھپائی ہیں کتنی چیز و عمل کتنی چیزیں پوشیدہ کی ہیں جمعے کے دن میں ایک ساعت ہے اس ساعت کو جو کوئی پاوے اور جو دعا کرے اوسوقت قبول ہو جاوے پھر اوس ساعت کو تمام جمعہ کی ساعتوں میں چھپا دیا ہے اور صلوٰۃ الوسطےٰ کو پانچ نمازوں میں چھپایا ہے اور اسم اعظم جسکے پڑھنے سے سب مطلب حاصل ہوجاتے ہیں تمام اسموں میں اپنے چھپایا ہے انہیں اسموں میں ہے۔ ان سے باہر نہیں۔ اور ولیوں کو دوستوں کو اپنے مومنوں میں مسلمانوں میں چھپایا ہے۔ ان ہی میں ہیں ان سے باہر نہیں۔ اور مقبول طاعتیں جو مرضی کے موافق ہیں اللہ تعالے کی اور بندگیوں

Marfat.com

اور ساعتوں میں چھپی ہیں اسیطرح شبقدر کو اور راتوں میں چھپایا ہے اور موت کا وقت ہر ایک کا مقرر کر کے نہیں فرمایا ہے انہیں وقتوں میں وہ بھی ایک وقت چھپایا ہے اور قیامت آنے کی بھی ایک ساعت ہے انہیں ساعتوں میں اوسکو چھپایا ہے مقرر کر کے نہیں بتایا ہے کہ اتنے برسوں میں اتنے دنوں میں فلانے دن فلانی ساعت قیامت آوے گی اس چھپانے میں بہت فائدے ہیں بندوں کے واسطے جمعے کی ساعت کو پوشیدہ کیا ہے جو کوئی طلب کیا چاہے تو تمام دن بندگی میں دعا میں مشغول رہے تمام دن کی بندگی کا ثواب پاوے اور وہ ساعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پاوے اور درمیان کی نماز کی نگہبانی کا تقید فرمایا محافظت کرنے کہا ہر ایک نماز پانچوں نمازوں میں درمیان ہے بین بین ہے صبح کی نماز درمیان ہے دو نمازیں دن کی ظہر و عصر ایک طرف دو نمازیں رات کی مغرب و عشا ایک طرف اور یہ بات بھی ہے کہ صبح کی نماز صبح کی روشنائی اور رات کی اندھیاری کے درمیان میں ہے۔ پھر ظہر کی نماز درمیان میں ہے آدھا دن ایک طرف ہے اور آدھا دن ایکطرف ہے اور دن کی دو نمازو کے درمیان میں صبح کی اور عصر کی اور حدیث میں آیا ہے اور بہت اصحاب اور امام کہتے ہیں صلوٰۃ وسطےٰ عصر کی نماز ہے دو نمازیں اوسکی ایسی ایک طرف ہیں ظہر اور فجر ظہر میں قصر ہے سفر میں چار کی جگہہ دو پڑھتے ہیں آتی ہیں اور فجر میں قصر نہیں اسیطرح دو نمازیں ایک طرف ہیں جو ایک نماز میں مغرب کی قصر نہیں اور عشا کی قصر ہے اور مغرب کی نماز بھی وسطےٰ ہے درمیان میں ہے زیادہ اور کم رکعتوں میں فرض نمازوں کی زیادہ چار رکعتیں ہیں فرض اور کم دو رکعتیں ہیں فرض پھر چار اور دو کے درمیان میں تین رکعت ہے سو مغرب کی نماز ہوئی اور مغرب کی نماز اسطرح درمیان ہے کہ دو نمازیں ایک طرف ہیں اوسکے جن نمازوں میں خفی قرأت ہے یعنے آہستہ پڑھتے ہیں ظہر اور عصر دو نمازیں ایکطرف ہیں جن میں جہر پڑھا جاتا ہے یعنے پکار کر پڑھتے ہیں عشا اور فجر پھر عشا

Marfat.com

کی نماز بھی درمیان میں آنہیں دو نمازوں میں جنمیں قصر نہیں مغرب اور فجر کی نمازیں
مغرب کی نماز سے رات کی عبادت شروع ہوتی ہے اور صبح کی نماز سے رات کی
عبادت ختم ہوتی ہے اسطرح ہر نماز ہر ایک طرحسے درمیان میں ہے۔ اور اسم اعظم
کو سب اسموں میں چھپایا ہے تو ہر کوئی ہر اسم کو اللہ تعالے کے ہر نام کو اسم عظم ہی
بوجھے بڑا ہی نام جانے پھر یقین کر کر جس اسم کو پڑھے تو وہی اسم اُسکے واسطے
اسم اعظم ہو جاوے ادب سے پڑھے ثواب پاوے اور ولایت کو مومنوں مسلمانوں میں
چھپایا ہی تو سب مومن مسلمان اسمیں ایک دوسری کو بُرا نہ جانیں ہر کوئی ہر ایک دوسریکا ادب کرتا رہے ہر کوئی آپسمیں ایک دوسری
کو ولی خدا کا دوست جانتا رہے ہر طرح سب لوگ فائدے پاتے رہیں۔ اور قبولیت عبادتوں میں
چھپائی ہے تاکہ سب مومن مسلمان سب طرح کی طاعت بندگی تن کی زبان کی
دل کی مال کی جان کی جو ہوسکے کیا کریں نہ معلوم کہ کونسے عمل میں قبولیت آجاوے
بیڑا پار ہو جاوے اور موت کی ساعت چھپائی ہے تو ہر مومن مسلمان ہر ساعت
میں شکر کرتا رہے اور آگے کی ساعت کو اپنے دل میں کہتا رہے کہ اگلی ہی ساعت
موت کی نہ ہووے اچھا کام کرتا رہے غافل نہ ہو جاوے خاطر جمع کر کر نہ بیٹھے
اسطرح قیامت کی ساعت ہر ایک آگے کی ساعت کو بوجھتا رہے کس ساعت
میں حکم ہو جاوے صور پھونکے خیر کا کام ہمیشہ کرتا رہے اسیطرح شب قدر کو چھپایا
ہے کہ ہر مومن مسلمان ہر رات کو جاگتا رہے بندگی کرتا رہے شبقدر کو ڈھونڈھتا
رہے اللہ تعالے کی رحمت مانگتا رہے ہر رات کی ایمان اور اخلاص سے قدر بوجھتا
رہے تو اسطرح ہر رات میں شب قدر کا ثواب پاتا رہے اور حدیث شریف میں آیا ہے
جس مومن نے جس رات کی قدر بوجھی اور اُس رات میں اخلاص کے ساتھ بندگی
میں پروردگار کی مشغول ہوا وہی رات اُسکے واسطے شبقدر ہے شبقدر کا ثواب پاتا
ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسنے مغرب کی نماز اور عشا کی نماز جماعت سے
پائی شبقدر کے ثواب کا حصہ اُسنے پایا بعضے تفسیروں میں قرآن کی لکھا ہے کہ جو
کوئی ستائیسویں رات کو رمضان کی بارہ رکعتیں نماز کی پڑھے ہر ایک رکعت میں

Marfat.com

الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار اور ہر دو رکعت کے پیچھے سو بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گناہ سب بخشے جاویں بلائیں سب دین و دنیا کی اوسکی دور ہو جاویں اور وہ شبقدر کا ثواب پاوے اور بعضوں نے تفسیر میں لکھا ہے کہ ہر رات کو رمضان کی تراویح کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں ایکبار الحمد للہ اور تین بار قل ہو اللہ احد پڑھے ایسا ثواب پاوے جیسا قرآن کو دو بار ختم کیا اور شب قدر کو جو بہتر فرمایا ہے ہزار مہینے سے ایک وہ بات ہے جو بیان میں آئی کہ شمعون کی ہزار مہینے کی بندگی کے ثواب سے بہتر ہے۔ اوس رات میں مسلمانوں کی بندگی کا ثواب اور یہ بات ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا بڑا ملک تھا بڑی بادشاہی تھی تمام دنیا کی بادشاہی تھی پانسو مہینے بادشاہی کی اور سکندر ذو القرنین بھی تمام دنیا کا بادشاہ تھا بہت بڑی دولت تھی اوسکی اُسنے بھی پانسو مہینے بادشاہت کی وے دونو بڑے بادشاہوں کے ہزار مہینے ہوئے تو فرمایا پاک پروردگار نے کہ مومن شبقدر میں اخلاص سے بندگی کا ایسا کچھ ثواب پاوے جو اون دونوں کے ہزار مہینوں کی بادشاہی دولت سے زیادہ ہو جاوے یہ دولتیں آخر کو جاتی رہینگی اور آخرت کی دولت ہمیشہ رہے گی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اوترتے ہیں فرشتے آسمان سے زمین کے اوپر دنیا میں اور جبرائیل علیہ السلام بھی اوترتے ہیں اوس رات میں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ حکم سے پروردگار کے اپنے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ساتھ ہر ایک کام کے ساتھ ہر ایک کام کے واسطے جو خیر و برکت کے کام ہیں اور حقتعالیٰ نے وے کام قضا کئے ہی بندے کے حق میں حکم کیا ہے اون کاموں کا جو کچھ تمام برس میں ہو وینگے اور خبر میں آیا ہے اور تفسیروں میں لکھا ہے کہ جو خیر کے کام دنیا میں تمام برس میں ہونے والے ہیں شب قدر میں اون کاموں کی بنیاد رکھی جاتی ہے اسباب عیش کے ہوتے ہیں ہر سلامتی کے کاموں کا حکم فرشتے ہر جگہ ہر دار وغے کو پہنچاتے ہیں باراں کا مینہہ کا برسنا روزی رزق

کی ساعت فتح ہونی مومنوں مسلمانوں کے لشکر کی اولاد کا فرزندوں کا پیدا ہونا فرحت
تازگی ہونی جسموں میں پانوں کا چلنا کسیطرح سے اور خیر کے کام اسی رات میں ہوتے
ہیں اور جو کچھ مکروہ ناخوشی کے کام ہیں آدمیوں کا مرنا مینہہ کا نہ برسنا قحط و وبا
ہونی فوج کی شکست بیٹوں کا پیدا نہ ہونا فقر و فاقہ اور سیطرح کے کام شب برات
میں بھی ہوتے ہیں ایک برس تک کا جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالے کیطرف سے فرشتوں
کو حکم احکام ہوتے ہیں سَلٰمٌ قف هِيَ وہ رات شب قدر کی تمام خیر کی اور سلامتی کی
ہے اور فرشتے ہر جگہہ ہر گھر میں مومنوں کے گذرتے ہیں مومنوں کے اوپر سلام
کہتے ہیں دین ایمان کی سلامتی کی مومنوں مسلمانوں کی بشارت دیتے ہیں دعا کرتے
ہیں حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قف یہ فرشتوں کا اوترنا اور سلامتی کی بشارت دینی اول رات
سے لیکر نہایت وقت پیدا ہونے نکلنے صبح صادق کے وقت تک ہے جبتک سفیدی
صبح کی نکلتی ہے۔ ایک روایت حدیث میں ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے بزرگ بڑا
فرشتہ ہے سر اسکا عرش کے نیچے ہے اور پاؤں اسکے ساتویں زمین کے نیچے ہزار
سر ہیں اسکے ہر ایک سر اوسکا ساری دنیا سے بڑا ہے ہر سر میں اوسکے ہزار چہرے
ہیں اور ہر ایک چہرے میں ہزار دہن ہیں منہہ ہیں اور ہر دہن میں ہزار زبان ہیں
ہر ایک زبان سے وہ جدی لغت کہتا ہے جدی بولی بولتا ہے جو ایک بولی دوسری بولی سے ملتی نہیں ہر ایک بولی میں پاک
پروردگار کی تسبیح کہتا ہے ثنا وصفت و تعریف کرتا ہے اور اسکی تسبیح کرنے میں ساتوں آسمان کے فرشتے خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں تسبیح کرتے
ہیں عرش کے بعد کوئی چیز اللہ تعالے نے اس روح فرشتے سے بڑی نہیں بنائی
صبح و شام کو تسبیح کیا کرتا ہے پھر وہ فرشتہ بھی اس رات کو پاک پروردگار کے
حکم سے آپ کو چھوٹا کر کر دنیا میں اوترتا ہے اور کتابوں میں لکھا ہے جب شبقدر
ہوتی ہے حقتعالے کیطرف سے جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے جو اور لاکھوں کروڑوں
فرشتوں کے ساتھ دنیا میں اوترتے ہیں ایک سبز نشان جھنڈا نور کا اون کے
ساتھ ہوتا ہے کعبے کی چھت کے اوپر رکھتے ہیں اور فرشتے زمین کے اوپر سیر
کرتے ہیں پھرتے ہیں ہر ایک گھر میں مومنوں کے داخل ہوتے ہیں جس گھر میں گناہ

Marfat.com

ہوتا ہے یا تصویر ہوتی ہے یا سرود کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے ڈھولک طنبور مردنگ رباب
شراب یا اسباب شراب کے صراحی پیالے ہوتے ہیں اون گھروں میں داخل نہیں
ہوتے ہیں اور سب جگہ جاتے ہیں جو مومن مسلمان جاگتا ہے نماز پڑھتا ہے ذکر کرتا
ہے قرآن پڑھتا ہے اچھا کام کرتا ہے اوسکے اوپر سلام کرتے ہیں جو کوئی دعا
کرتا ہے آمین کہتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے مومنوں کے
ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ہاتھ چومتے ہیں نشانی علامت اون کے ہاتھ چومنے کی
یہہ ہے کہ دل اُسیوقت نرم ہوجاتا ہے آنکھوں سے آنسو چلتے ہیں اور خدائے تعالے
کی رحمت مومنوں کے اوپر نازل ہوتی ہے اوترتی ہے خدائے تعالے کی بخشش
بخشائش پاتے ہیں قدر و منزلت مومنوں کی دنیا و آخرت میں بلند ہوتی ہے
پھر جب صبح نزدیک ہوتی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام سب فرشتوں کو پکارتے
ہیں کہتے ہیں اب چلو آسمان کیطرف پھر سب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ہوتی
ہیں جھنڈا اوٹھا لیتے ہیں آسمان کو چلے جاتے ہیں پھر فرشتے حضرت جبرائیل سے پوچھتے
ہیں حقتعالے نے مومنوں مسلمانوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت
کے ساتھ کیا کیا جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں حقسبحانہ تعالے نے اونکے
اوپر رحمت کی مہربانی کی نظر سے دیکھا اونکے گناہوں کو معاف کیا بخشائش کیا
سوائے چار گروہ کے چار طرح کے آدمیوں کے جو مومن مسلمان کہلاتے تھے اونکو
نہ بخشا فرشتے پوچھتے ہیں وہ ....کون لوگ ہیں جو ایسی نعمت سے
محروم رہے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ایک وے لوگ ہیں جو شارب خمر ہیں
ہمیشہ شراب پیتے رہتے ہیں۔ دوسرے عاق وے لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ
کو آزار دیتے ہیں ناخوش کرتے ہیں تیسرے وے لوگ ہیں جو قاطع رحم ہیں
اپنے بہن بھانجے خویش قرابتوں کے ساتھ پیوند نہیں کرتے نہیں ملتے اونکا
حق بجا نہیں لاتے آپس میں لڑتے ہیں ناخوشیاں کرتے ہیں اخلاص پیار شفقت لینا
دینا نہیں کرتے چوتھے مشاحن وہ لوگ ہیں جو آپسمیں کینہ رکھتے ہیں اور اپنے

Marfat.com

بھائی مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں آپسمیں بات نہیں کہتے ناخوشیاں بداخلاقیاں کرتے ہیں ان چار گروہ کو نہ بخشا اور سب کو بخشا اللہ تعالے سب مومنوں مسلمانوں کو توفیق بخشے اچھے کام اچھے عمل اچھی خصلتوں کی اور برے کام برے عملوں میں بری خصلتوں میں نہ ڈالے سب طرحسے ایمان مسلمانی میں سچا رکھے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی متابعت میں رکھے اسی بات میں اسیطرح کی دین کی دنیا کی خیر خوبی ہے آمین آمین آمین

سورۃ بینہ

مدنی ہے اسمیں آٹھ آیتیں ہیں پنچانوے کلمہ اور چارسو تیرہ حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ
نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہیں کتاب والے اور مشرک والے باز آئے

حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً
جبتک کہ پہنچے ان کو کھلی بات ایک رسول اللہ کا پڑھتا ورق پاک

فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ۝ط وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ
اسمیں لکھیں کتابیں مضبوط اور پھوٹے وہ جنکو ملی ہے کتاب سو جب آچکی

بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ الْبَیِّنَۃُ ۝ط وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ
انکو کھلی بات اور انکو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی نری کرکر

لَہُ الدِّیْنَ ۝ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ
اسکے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کھڑی کریں نماز اور دیویں زکوٰۃ اور یہ ہے

دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۝ط اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ
راہ مضبوط لوگوں کی تحقیق وہ لوگ منکر ہوئے کتاب والے اور مشرک والے

Marfat.com

فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ
دوزخ کی آگ میں صدا رہیں اُس میں وہ لوگ ہیں بدتر سب خلق کے وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ
یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ لوگ بہتر سب خلق کے بدلا اُنکا اُنکے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ
رب کے یہاں باغ ہیں بسنے کے نیچے بہتی اُنکے نہریں سدا رہیں اُن میں

اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝ ع ۸ ۳۲
ہمیشہ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اوس سے راضی یہ ملتا ہے اُسکو جو ڈرتا ہے اپنے رب سے

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وے لوگ جو کافر ہوئے کافر رہے کا فر ہی مرے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ کتاب والوں کے گروہ سے یہود توریت کے تابع حضرت موسے علیہ السلام کی امت نصارے انجیل کے تابع حضرت عیسے علیہ السلام کے گروہ وَالْمُشْرِكِیْنَ اور شرک لانے والوں کے گروہ سے جو کافر رہے کا فر مرے یہ سب کون تھے مُنْفَكِّیْنَ جدا ہونے والے مومنوں کے گروہ سے اون سب میں آپسمیں اون کے کچھ فرق نہ تھا کوئی کسیکو نہ جان سکتا تھا کا فر کون ہے اور مومن کون ہو سب کوئی اپنے اپنے طریق میں یکساں سے تھے برابر تھے یہود کا ایک دین تھا سب یہود اُس دین کے تابع تھے حضرت عیسے علیہ السلام کے اوپر ایمان نہ لاکر کافر ہو رہے تھے نصارے کا ایک دین تھا سب نصارے ادسی دین میں تھے دین کی حقیقت اصل راہ بھول رہے تھے مشرکوں کا بھی ایک عقیدہ تھا وے بت پوجتے تھے گمراہ تھے سب کوئی اصل کام سے بے خبر تھے اور رسموں میں عادتوں میں بند تھے جو لوگ ایمان کے لائق تھے وہ لوگ ایمان کی راہ نہ پاسکتے تھے اور جو لوگ کفر کی طبیعت رکھتے تھے کافر ہونے کے لائق تھے آپ کو اچھا جانتے تھے خوب بوجھتے تھے ہر کوئی اپنی راہ و رسم کو بھلا جانتا تھا اور یہ نہ معلوم تھا کہ کسکے اوپر ایمان لائے اور ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ مسلمانی کیا چیز ہے اخلاص کسکو کہتے ہیں اللہ تعالے کی راہ میں سچا کون ہو

Marfat.com

اور جھوٹھا کون ہے جھوٹوں کو سچوں سے جدا نہ کرتے تھے اون کے درمیان تفاوت
ظاہر نہ تھا لائق نہ لائق تمیز نہ تھی حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝ جو وقت تک جبتک آیا
اون سب لوگوں کے اوپر ہدایت کے واسطے راہ بتانے کو جدا کر دینے والا حق اور
باطل کا تفاوت کر دینے والا سچ اور جھوٹ کا روشن دلیل ظاہر حجت رَسُوْلٌ مِّنَ
اللّٰهِ پیغام لانے والے خدائے تعالے کیطرف سے پیغامبر سچے نبی محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بہت معجزوں کے ساتھ ان سب کے اوپر اون کی پیغمبری کا سچ ظاہر ہوا
ایک بڑی دلیل اُنکے سچے ہونے کی یہ ہے کہ آدمی تھے کچھ کسی سے تعلیم یافتہ نہ ہوئی
تھے نہ پڑھے تھے خط لکھنے نہ جانتے تھے اس حال میں قرآن مجید لائے خدائے تعالے
کا ایسا کلام محکم لائے جو لاکھوں کروڑوں پڑھے ہوئے فاضلوں نے اوسکو قبول کیا
مانا ایمان لائے اور ہزاروں کافروں دشمنوں نے چاہا کہ جو ایک سورت کے برابر بھی
قرآن کی سورتوں سے کہلاویں کہنے کی جگہہ پاویں کہ یہ خدا کا کلام نہیں آدمی کا کلام
ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وسلم کہہ لائے ہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں ایسی بات
ہم بھی کہہ لا دینگے بہت سر پٹکتے رہے بہت فکریں کرتے رہے بہتیری محنت کی
ایک سورت کے برابر چھوٹی سورة کے برابر بھی نہ کہہ سکے سب دشمن عاجز ہو رہے
زرد رو ہو گئے ایسا بڑا معجزہ لائے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم آپ بھی (اپنے ساتھ لائے)
روشن دلیل ہیں اللہ تعالے کی وحدانیت کی اور ویسی دلیل روشن قرآن مجید
اسی بات کو فرماتا ہے پاک پروردگار۔ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ پڑھتا ہے رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے اوپر تعلیم کرتا ہے سکھاتا ہے امت کو صحیفے
کاغذ لکھے ہوئے وہ پاک ہے عیبوں سے ہزل سے بے فائدہ بیہودہ باتوں سے
غلطیوں سے تفاوت کی چل چل باتوں سے اور ایسا پاک مصحف ہے جو جھوٹھ سے
تہمت سے باطل سے بے بہرہ باتوں سے دور الگ ہے اور وہ قرآن مجید ہے
پاک پاکیزہ اچھے گھر کی راہ بہشت کی راہ بتاتا ہے۔ سب کتابوں کی ہدایت اس
کتاب میں جمع ہے فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۝ ان پاک صحیفوں میں قرآن کی جدی جدی

Marfat.com

سود توں میں اون کا غذوں میں جو لکھے ہوئے ہیں محکم باتیں حکمت کی باتیں حکم احکام خبریں نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں* تمام قرآن میں جن باتوں سے سب مسلمان مومن اچھی راہ بہشت کی راہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی راہ پاویں دوزخ سے چھوٹیں بہشت میں خدائے تعالےٰ کے قرب کی دولت دیدار کی دولت کو پہنچیں یہہ سب فائدے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کے اور قرآن مجید کے لانے کے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آنے سے پہلے سب لوگ اپنی اپنی راہ و رسم دین و آئین سے اد پر تھے۔ آپس میں درہم برہم تھے۔ پوری غفلت جہالت نادانی کی راہ چلے جاتے تھے۔ مومن کافر میں فرق ظاہر نہ تھا کہ کسی کو معلوم نہ تھا لائق کون ہے نالائق کون ہے سب اچھے برے گڈمڈ ہو رہے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اور سب اصحابؓ مومنوں مسلمانوں میں اور ابوجہل اور ابولہب سب کافروں میں کچھ فرق کچھ تفاوت نہ تھا جب خدائے تعالےٰ کی طرف سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے اور محکم کلام خدا کا لائے سب طرح کی خیر و خوبی کی باتیں قرآن مجید کی سب کو سنائیں بعضے لوگ جو اصل سے سعادت مند تھے کلام سننے کی توفیق پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر ایمان لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانا پاک پروردگار کو پہچانا کتاب کو مانا آخرت کے اوپر یقین کیا خدائے تعالےٰ کے حکم بجا لائے کلمہ پڑھا روزہ رکھا نماز پڑھی مال کی زکوٰۃ دی حج کیا اور جو کچھ نہ کرنا تھا سو نہ کیا مومن ہوئے مسلمان کہلائے ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کو پہونچے اور بعضے لوگ جو اصل سے کم بخت تھے دے آدمی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایمان نہ لائے* بے یقین رہے حکم خدائے تعالےٰ کے بجا نہ لائے کلمہ نہ پڑھا روزہ نہ رکھا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی جو کچھ کام منع کئے گئے تھے وہی کام کرتے رہے۔ ہمیشہ دنیا کے پیچھے غفلت کے گڑھے نادانی کے کوئیں میں ڈوبے رہے یہ لوگ کافر رہے مشرک رہے

* یعنی قرآن کی سورتوں میں حکم کتاب کا ہر سورت میں اس غرض سے فائدے بیان کر کے باتیں لکھی ہوئی ہیں

Marfat.com

منافق رہے۔ مومنوں مسلمانوں سے جدا ہوئے دوزخ میں جلنے کے لائق ہوئے
مومن کافر میں فرق تفاوت ظاہر ہوگیا دو طرح کے حکم احکام دنیا سے لیکر آخر
تک جاری ہوگئے۔ یہ ہزاروں لاکھوں فائدے اللہ تعالےٰ کی حکمتوں کے پیدا
ہوگئے ظاہر ہوگئے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور جدے نہ ہوئے اختلاف نہ کیا
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیغمبری میں اون لوگوں نے جن لوگوں
کو کتاب دی گئی ہے توریت انجیل والے یہود ونصارے اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
الْبَيِّنَةُ ؕ مگر پیچھے اس بات کے جو آئی اوپر اون کے روشن دلیل ظاہر حجت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سچے پیغمبر اور قرآن اور معجزے محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس بات کے پیچھے جدا ہوگئے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے آنے سے پیغمبر ہونے سے پہلے سب لوگ یہود اور نصارے تھے کتاب والے
حضرت پیغمبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر کے اوپر ایمان رکھتے
تھے کیونکہ خدائے تعالےٰ کے کلام میں توریت و انجیل میں دیکھتے تھے حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کی صفت اور تعریف جو خدائے تعالےٰ نے کی تھی پڑھتے
تھے یقین جانتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) آخر زمانے کے پیغمبر ہیں اون کے
تابعدار ہونے میں خدا کا حکم ہے ہمیشہ انتظار میں رہتے کہ کب آخر زمانے کے پیغمبر
(صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پیدا ہوویں جو اون کے اوپر ایمان لاویں سعادت پاویں
پھر جب نبی صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو رسالت کا حکم ہوا پیغمبری آئی
قرآن کی سورتیں آئیں وحی اوترنے لگی خدائے تعالےٰ کی طرف سے آنے لگی سب
خلق کے اوپر ظاہر کیا کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں میرے تابع ہو جاؤ۔ دونو جہان
کی بہتر خوبی پاؤ تب کتاب والے متفرق ہوگئے دو گروہ ہوگئے بعضے ایمان لائے بعضے
کافر رہے خدائے تعالےٰ کو ہر ایک کی حقیقت دلوں کی چھپی بات معلوم تھی بعضے
لوگ اون کتاب والوں میں ایسے تھے جو کتابوں کے پڑھنے سے جانتے تھے کہ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) آخر زمانے کے پیغمبر ہوں گے اون کے اوپر ایمان لانا

اون کے دین میں داخل ہونا خدا کا حکم ہے اوسپر یقین رکھتے تھے۔ لیکن آپ جو اپنے
لوگوں میں سردار تھے بہت لوگ اونکے تابع تھے اس سبب اون کو اور کا تابعدار
ہونا بُرا لگتا تھا۔ ظاہر میں کہتے تھے کہ آخر زمانے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہو دیں تو ہم بھی اُنکے تابع ہو ویں اللہ تعالے کی حکمت نے چاہا کہ ایسے لوگوں
کو بھی سچے لوگوں سے سچے مومنوں سے جدا کر دیوے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو رسول روشن معجزوں کے ساتھ ظاہر کیا اچھے بُرے میں فرق ظاہر ہو
گیا جھوٹے سچے جدا ہو گئے۔ مومنوں کو قبولیت کا درجہ ملا کافروں کے اوپر اللہ تعالے
کی حجت قائم ہوگئی کہنے کو قیامت میں بات ہوئی الزام دینے کی جگہ ہوئی اون لوگوں
کیطرف اوسوقت خطاب ہوویگا کہ پہلے تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اوپر ایمان رکھتے تھے کتابوں میں صفت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی پڑہتے تھے پھر کیوں پھر گئے کس سبب کافر ہو گئے تھے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سے کیا خلاف دیکھا اونہوں نے کس بُری راہ پر تم کو چلنے کو کہا
ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وہی راہ بتائی تھی جو ہمنے سب پیغمبروں
کو سب خلق کو وہ راہ چلنے کو فرمایا تھا۔ سو وہ راہ اخلاص کی اصل پکی راہ ہے اوسپر یہ
بات اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور حال یہ ہے جو حکم نہ کئے
گئے تھے یہود نصارے سب کتاب والے خدائے تعالے اون کو اور کچھ نہ فرمایا
تھا سوائے اس بات کے کہ خدا کی بندگی کریں خدا کو پوجیں خدا کے بندے ہو ویں
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ اس حال میں پوجیں اسطرح سے بندگی کریں جو پاک
کرنے والے ہوویں خدا کے واسطے دین کو پاک کرنا دین کا اسطرح سے ہے کہ اپنے
ایمان میں کسیطرح کا شک شبہ نہ رکھیں اپنا پیدا کرنے والا پالنے والا روزی
دینے والا خبر لینے والا سب کام بنانیوالا خدا کو جانیں خدا تعالےٰ نے جو کچھ خبر دی
ہے آگے کی پیچھے کی کیا ہوا تھا کیا ہوویگا جس جس طرح سے خبر دی ہے اسیطرح سے
سچ جانیں۔ خدائے تعالے کی خبروں کو جھوٹ سے پاک جانیں اور جو کچھ فرمایا ہے کرنے

Marfat.com

کو نہ کرنے کو کرنا نہ کرنا قبول کریں خدائے تعالے کے حکم کے خلاف کرنے سے اپنے دل کو
اپنے تن بدن کو اپنے زبان کو اپنے مال کو پاک کریں خدائے تعالےٰ کی بندگی میں یاد
میں اور کسیکی بندگی یاد نہ ملاویں اور اپنے دل کو سوائے خدا کی یاد کے اور کی یاد سے
سوائے خدا کی محبت کے اور کی محبت سے سوائے خدائے تعالےٰ کے اخلاص کے
اور کے اخلاص سے پاک کریں حُنَفَآءَ میل کرنے والے ہوویں پھرنے والے
ہوویں جھوٹے عقیدوں سے سچے عقیدوں کیطرف اور بُری براہ سے اچھی راہ
کیطرف بُرے کاموں سے اچھے کاموں کیطرف بری باتوں سے اچھی باتوں
کیطرف غفلت سے یاد کیطرف باطل سے حق کیطرف رغبت کریں ابراہیم
علیہ السلام کا جو طریق جو اصل طریق سچی ملت ہے اوسکو قبول کریں۔ وَیُقِیمُوا الصَّلٰوۃَ
اور نماز پڑھتے رہیں اپنے تن بدن کو خدائے تعالےٰ کی بندگی میں قائم رکھیں جس خاوند
نے عقل دی شعور بخشا اوسکا شکر کریں اوس خاوند کو سجدہ کریں اس مہربانی ایسے
رحم کرنے والے صاحب کے آگے کھڑے ہوویں عاجزی کریں زمین میں اپنے
سر رکھیں تکبری مغروری نہ کریں اوسکے حکم کو سر کے اوپر رکھیں ہمیشہ عاجزی
کرتے رہیں وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ اور مالکی اپنے زکوٰۃ دیویں جس پروردگار نے مال
بخشا ہے اوسکا حکم بجا لاویں مال کا لالچ نہ کریں وَذٰلِکَ اور یہی بات ہے جو حکم
تھا سب کتاب والوں کو یہود و نصارے کو فرمایا تھا کہ اپنے دل کو کفر سے شرک
سے نفاق سے پاک کریں اخلاص کے ساتھ محبت کے ساتھ خدائے تعالےٰ کی بندگی
کرتے رہیں جان سے دل سے تن سے خدائے تعالےٰ کا حکم بجا لاویں باطل کو
چھوڑ کر حق کیطرف آویں نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ٹھیک بات اور
ہی بات محکم دین ہے یہی بات مسلمانی کا دین ہے سیدھی راہ ہے محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب کسیکو اسی دین میں اسی راہ دکھاتے بلاتے
ہیں خدائے تعالےٰ نے آگے بھی سب خلق کو یہود و نصارے کو اسی دین کیطرف
بلایا تھا اب بھی وہ اسی دین کیطرف بلاتا ہے۔ پھر اون کافروں کتاب والوں

Marfat.com

نے کیا تفاوت دیکھا مسلمان کے دین میں جو قبول نہیں کرتے کیا سبب ہوا جو آگی
مان کر اب نہیں مانتے وہی ایک حکم ہے وہی ایک بات ہے جو اصل بات میں
اور مسلمانی کے دین میں کچھ تفاوت ہوتا فرق ہوتا تب لازم تھا ان یہود و
نصاریٰ کو جو مسلمانی کے دین کو نہ مانتے اور اس تفاوت سے کر دین مسلمانی کا جھوٹا ٹھہرتا پھر جو اس اصل بات میں اور اس دین میں کچھ
تفاوت نہیں اصل راہ یہی ہے جو اخلاص کی راہ ہے محبت کی راہ ہے بندگی
کی راہ ہے سب پیغمبروں کی راہ ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی راہ
ہے اوس راہ میں اور مسلمانی کے دین میں کچھ فرق نہیں تو کیوں نہیں قبول
کرتے سب کتاب والے اپنی کتاب کو پڑھتے تھے کتابوں کے
بھیدوں کو سمجھتے تھے صورتیں عملوں کی نماز روزے کی کرتے تھے پر اخلاص
کی راہ سے جو اصل راہ اون عملوں کی جان ہے سب بھول گئے تھے محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خدا کی طرف سے آکر اسی اصل دین کو ظاہر
کیا ہے یہی مسلمانی کا دین ہے جو سب کسی کو یہی دین درکار ہے۔ یہی راہ چلنا
چاہیئے اسیواسطے اب بغیر اس دین کے کوئی اللہ تعالیٰ کے پاس قبول نہیں۔ اسی
کتابوں میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعریف تھی محمد صلے اللہ علیہ
وعلے آلہ واصحابہ وسلم کے دین کی تعریف تھی اور صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کی پہلے زمانوں سے اللہ تعالیٰ نے سب طرح بیان کی تھی اور خبر دی
تھی سب کسیکو فرمایا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر جس وقت
میں پیدا ہوویں اور اپنے دین کو ظاہر کریں سب کو چاہیئے کہ اون کے اوپر ایمان لاویں
اون کے تابع ہوویں جو کچھ وے کہیں جس راہ میں لگا دیں قبول کریں اسوقت
سب کسی نے یہی قول و قرار کیا تھا اب حضرت محمد مصطفٰے (صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم) کے ظاہر ہونے کے پیچھے جو کوئی ایمان لایا جسنے مسلمانی کا دین قبول
کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی خدائے تعالیٰ کے پاس مقبول
ہے پیارا ہے اور جو کوئی ایمان نہ لایا دین قبول نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول

نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول نہ کریگا وہی کافر ہے مردود ہے نامقبول ہے۔
اس بات کو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اول فرمایا جو سب ایک طرح کے اوپر ہو رہے
تھے جھوٹے سچے مل رہے تھے پھر روشن دلیل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم) کے آنے سے فرق ظاہر ہوگیا۔ جھوٹے سچوں سے کافر مومنوں سے جدا ہو
گئے کافروں کے اوپر حجت قائم ہوئی پھر اللہ تعالےٰ کافروں کے اور مومنوں کے
آخر کی خبر دیتا ہے دونوں گروہ کی آخرت کی بات فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
تحقیق وے لوگ دے آدمی جو کافر ہے گرویدہ نہوئے مسلمانی کا دین قبول نہ کیا
کافر ہی رہے مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ کتاب والوں کے گروہ سے یہود و نصاریٰ سے وَالْمُشْرِکِیْنَ
اور مشرکوں کے گروہ سے جو بت پوجنے والے ہیں اون سب گروہ سے جو کوئی نہ سمجھا
کافر رہا مسلمان کا دین نہ قبول کیا یا قبول کر کر خدا کے واسطے اپنے دین کو پاک صاف
نہ کیا شک شبہ اپنے دل سے دور نہ کیا اخلاص کی راہ نہ چلا باطل سے حق کیطرف
نہ آیا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی اسطرح کے لوگ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ دوزخ کی آگ میں گر کے
جلینگے خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہینگے اُولٰٓئِکَ یہ لوگ ایمان
نہ لانے والے شک شبہ اپنے دل میں رکھنے والے خدا کی بندگی اخلاص سے نہ کرنیوالے
باطل کی راہ سے جھوٹی راہ سے حق کی راہ میں سچ راہ میں نہ آنے والے نماز نہ پڑھنے والے
زکوٰۃ نہ دینے والے ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ وہ یہ ہیں بدتر خلق عالم کے برے لوگ برے آدمی
کتوں سے سوروں سے بیلوں سے گدھوں سے بھی بدتر ہیں حیوانوں کو عقل نہیں اس سبب
سے معذور ہیں کچھ نہیں جان سکے۔ کچھ نہ پوچھے جاوینگے اون لوگوں کو عقل تھی اور شعور
تھا اللہ و رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو پہچان سکتے تھے پھر اس طاقت پر اپنی
سمجھ کو برا کر دیا اور دنیا کی باتوں کو اور دنیا کے کھانے پینے کی باتوں کو خوب سمجھے
اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) اور دین کے حکم احکام
کو کچھ نہ سمجھے ایمان نہ لائے کافر رہے برے کام کرتے رہے اپنی دنیا کی سعادت آخرت کی
دولت خاک میں ملا دی اپنی ہمیشہ کی بادشاہی کو دوزخ کی آگ میں جلائی یہ کافروں کا

Marfat.com

حال ہو اون کی آخرت کا اللہ تعالے مومنوں مسلمانوں کو اسلام مسلمانی کی راہ میں قائم رکھے
کفر و شرک کی بلا سے پناہ دیوے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وے لوگ جو ایمان لائے
مسلمانی کا دین اور جو کچھ مسلمانی کے دین میں ہے قبول کیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اچھے
عمل اچھے کام کیے ادب سے اخلاص سے جس وقت فرمایا ہے اور جس طرح فرمایا ہے اچھی
نیت اچھی صورتوں سے اُولٰٓئِکَ یہی سب لوگ ایمان لانے والے یقین رکھنے والے
خدا کی بندگی ادب سے اخلاص سے کرنے والے ہُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۵ یہ ہیں بہتر لوگ
بہت اچھے آدمی اچھی سمجھہ والے اچھے کام کرنے والے بہتر خلق عالم کے جنہوں نے
اپنی ہمیشہ کی دولت کا ہمیشہ کی بادشاہی کا کام دنیا ہی میں کر رکھا جَزَآؤُھُمْ
جزا اون کی بدلا ایسے آدمیوں کا جو اچھے آدمی اچھے کام کرنے والے ہیں عِنْدَ رَبِّھِمْ
اون کے پاک پروردگار کے پاس تیار ہے موجود ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ ہیں ہمیشہ قائم
رہنے والے ٹوٹنے پھوٹنے والے نہیں وے باغ جن باغوں میں اچھے اچھے مکان خوب
گھر ہیں رہنے کے واسطے روپے کے سونے کے موتیوں کے لعل کے یاقوت کے جن گھروں
میں سب طرح کی خوبیاں تیار ہیں نعمتیں ہر طرح کی موجود ہیں باغوں میں سب طرح کے میوے
ہیں بہاریں ہیں گلزار ہیں تَجْرِیْ جاری ہیں بہتی ہیں چلی جاتی ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اون باغوں کے درختوں کے نیچے سے ندیاں نہریں پانی کی شہد کی شراب کی دودھ
کی جو چاہیں سو پیویں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ اچھے لوگ اس بہشت
میں ایسی خوبیوں کے باغوں میں ایسے ایسے اچھے گھروں میں خوشی سے آرام سے
اَبَدًا ط ہمیشہ کبھی مرینگے نہیں کبھی آزاری نہ ہونگے کبھی کم قوت نہ ہونگے آپ اپنے ان
گھروں سے باغوں سے باہر نکلنے کو دل نہ چاہے گا۔ ہمیشہ خوشحالی میں رہینگے رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْهُمْ راضی ہوا ہے خوش ہوا ہے اللہ تعالے اُن لوگوں سے اون اچھے آدمیوں سے
جنہوں نے دنیا میں اچھے کام کیے خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے
موافق چلے خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو راضی رکھا حکم کا خلاف نہ کیا
ہمیشہ بندگی میں یاد خدا میں اخلاص میں رہے وَرَضُوْا عَنْهُ ط اور یہ اچھے لوگ بھی راضی

Marfat.com

ہوئے خدائے تعالے اُسے دنیا میں ہر حال میں ہر طرح خدائے تعالے کی رضامندی میں رہے آخرت میں راضی ہوویںگے راضی رہینگے بندگی عبادت اون کی قبول ہووے گی سب طرح نعمتیں خوبیاں آرام خوشی بیحد بے شمار اور اپنا دیدار خدائے تعالے اپنے فضل و کرم سے اون کو بخشیگا ہر طرح سے خوش ہوئینگے ذٰلِكَ یہ دولت یہ نعمت یہ خوشیاں یہ آرام بہشت کے اور دیدار اللہ تعالے کا جو کچھ کہ بیان ہوا لِمَنْ خَشِیَ اوس اچھے آدمی کے واسطے ہے اوس بندے کا حق ہے جو کوئی ڈرا دنیا میں رَبَّهٗ اپنے پروردگار سے ہمیشہ اپنے خاوند کے عذاب سے خوف کرتا ہے اپنے صاحب کی ناخوشی سے ڈرتا ہے اور اس بات سے ڈرتا ہے کہ جو میں اپنے پروردگار کو بھولوں گا تو وہ بھی مجھکو بھولیگا۔ اس ڈر سے ہمیشہ بندگی میں یاد میں اخلاص میں محبت میں رہتا ہے۔ ع

سُوْرَةُ زُلْزِلَتْ

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ قُطْعِی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشنے والا مہربان ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ

جو وقت ہلائی جاوے گی زمین بھونچال اپنے سے اور نکال ڈالیگی زمین بوجھ اپنے

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ بِاَنَّ

اور کہیگا آدمی کیا ہوا اوسکو اوس دن کہے گی زمین باتیں اپنی بسبب اسکے

رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۗ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا

پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اوسکو اوس دن پھر آوینگے لوگ متفرق تو کہ دکھلائے

اَعْمَالَهُمْ ۗ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۗ وَمَنْ

جاویں عمل اون کے پس جو کوئی کرے برابر چیونٹی کی بھلائی دیکھ لیگا اوسکو اور جو کوئی

Marfat.com

يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ؕ
کرے قدر برابر ہلکے کی برائی دیکھیگا اوسکو

مکی ہو اسمیں آٹھ آیتیں ہیں تریپن کلمے ہیں ایک سو اوپچاس حرف ہیں اس سورت میں قیامت کے احوال کا بیان ہو اللہ تعالی قیامت کے دن کی حقیقت فرماتے ہے تاکہ سب کوئی جانیں کیا بات ہو اوس دن کی کیا حقیقت ہے اوس روز کی جو کوئی جیسا کرے گا تیسا پاویگا۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ چوتھائی حصہ رات کا گذرا تھا ایک پہر رات گئی تھی یہ سورت نازل ہوئی اوتری حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن نہ ہونے دیا اوسیوقت رات کو اندروں محل سے باہر نکلے اصحابوں کو خبر دی یہ سورت پہنچائی سب کو سنائی اور فرمایا او ٹھو خدا ہے تعالے کی پرستش کرو ٹالے مت ہو غفلت نہ کرو کام کرو بندگی بجالاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا جوقت جنبش دیجائے گی ہلائی جاے گی زمین .... بڑا ہلانا اوسکا سخت ہلانا اسرافیل علیہ السلام کے صور دم کرنے میں سنگا پھونکنے میں اوسکی آواز کی ہول ہیبت سے ایسی سخت جنبش ہووگی زمین کے تئیں جو کوئی حویلی محل عمارت زمین کے اوپر باقی نہ رہے گی سب عمارتیں گر پڑینگی ڈھے جاویں گی اور زمین کانپتے کانپتے ہلتے ہلتے ٹوٹ جاوے گی ریزہ ریزہ ہو جاوے گی پھر اونچا نیچا زمین میں کچھ نہ رہے گا تمام زمین یکساں برابر ہموار ہو جاوے گی زمین کی صورت بدل جاوے گی سخت روپے کی سی ہو جاویگی اوس صور کی آواز دوبار ہووے گی اور زمین کا لرزنا ہلنا بھی دوبارہ ہووگا۔ پہلی بار کے ہلنے میں حویلیاں گرینگی شہر ویران ہو جاوینگے بستیاں اوجاڑ ہو جاوینگی آدمی ہول وہیبت کھا کر مر جاویں گے کوئی جاندار دنیا میں جیتا نہ رہے گا سب مر جاوینگے پھر اوسوقت اللہ تعالے یہ بات فرماویگا اَیۡنَ الۡجَبَابِرَةُ وَاَیۡنَ الۡفَرَاعِنَةُ وَاَیۡنَ الَّذِیۡنَ اَکَلُوۡا رِزۡقِیۡ وَعَبَدُوۡا غَیۡرِیۡ لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ یعنے کہاں گئے وہی ظالم مغرور گردن کش فرعون ہامان جیسے بادشاہ سردار جو اپنے وقتوں میں اپنے

کو بڑا سمجھتے تھے کیسا خاطر میں نہ لاتے تھے کہاں گئے اور کیا ہو گئے وے لوگ جو
رزق ہمارا کھاتے تھے اور بندگی ہمارے غیر کی کرتے تھے کیسا ہے ملک آج کے
دن کون خداوند ہے ملک کا بادشاہوں کا بادشاہ قائم دائم کون ہے پھر اوس وقت جواب
دینے والا کوئی نہ ہوگا ایک پروردگار ہی اپنا جواب آپ دیوے گا فرماویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ یعنے اللہ تعالے کا ہے یہ ملک بادشاہوں کا بادشاہ قائم دائم اللہ تعالے
ہی ہے وہ ایک ہے دوسرا شریک اوسکے ملک میں بادشاہی میں سب طرح کی
کمال میں اور کوئی نہیں تمہارے غالب ہے وہ سب چیز کے اوپر سب کسی کے اوپر
ہم آگے کسی کا حکم چل نہیں سکتا کوئی دم مار نہیں سکتا پھر چالیس برس تک تمام عالم
نیست و نابود رہے گا نام و نشان سب چیز کا سب کھیکا جاتا رہے گا جہان تمام
سنسان ہو جاویگا پھر چالیس برس کے پیچھے اللہ تعالے کے حکم سے حضرت اسرافیل
علیہ السلام پھر پیدا ہونگے صور کو عرش کے نیچے سے ہاتھ میں لیکر حکم سے دوسری
بار دم کرینگے زمین جنبش کرنے لگیگی ہلنے لگیگی۔ آدمی حیوان جینے لگینگے اپنی جگہوں
قبروں سے اوٹھ جاوینگے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ اور باہر نکالے گی زمین
اپنے اندر سے اپنے بوجھ یعنی بوجھوں کو جتنے مردے زمین میں گڑے ہیں اول و آخر کے اللہ
تعالے کے حکم سے جی اوٹھینگے اور جو کچھ زمین کے اندر ہے باہر نکلنے لگیگا وَقَالَ الْاِنْسَانُ
مَا لَهَا ۚ اور اوس وقت کہیگا آدمی کیا ہوا ہے اس زمین کو جو آدمی کافر ہیں اون کو
اس حقیقت کی خبر نہیں تھی دونوں جنبشوں میں حیران ہو کر کہینگے کیا حال ہے زمین کا
پہلی جنبش میں ہول و ہیبت کھا کر دیکھکر حیران ہو جاوینگے کیا ہوا کیا ہوویگا کیسا
ہووے گا یہی کرتے تھے رہینگے اسیطرح کہتے کہتے ہول سے مرجاوینگے اور
دوسری جنبش میں دوسرے ہلنے میں بھی جب سب قبروں سے نکلتے جاوینگے۔
کافر لوگ جی اوٹھکر اس حال کو دیکھکر تعجب کرینگے حیرت میں رہینگے کہینگے یہ کیا حال
ہے کیا حقیقت ہے کیسی بات ہے کیا ہوا ہے زمین کو کہ یہی کچھ اپنے اندر سے نکالے دیتی
ہے سبھی مُردے نکلتے جاتے ہیں اوٹھتے جاتے ہیں اور جو کوئی آدمی مومن ہیں

Marfat.com

مسلمان ہیں یہ حقیقتیں دیکھکر معلوم کرینگے آگے سب باتیں قیامت کے آنے کی جو جو حقیقت ظاہر ہوگی ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ کے کلام سے قرآن سے حدیث سے معلوم کیا تھا ایمان رکھتے تھے یقین کرتے تھے جو ایک بار یہ سب باتیں یہ سب خبریں جو دی گئی ہیں ہونے والی ہیں البتہ خواہ نخواہ ہوونگی ان حالتوں کو دیکھکر کہینگی ہٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یعنے جو احوال ظاہر ہوئے ہیں قیامت کے ہونے کے آثار ہیں قیامت کی نشانیاں ہیں اور جب قبروں سے باہر نکلینگے تمام جہاں کا اور رنگ دیکھینگے زمین میں سے مردوں کو نکلتے دیکھینگے کہینگے یہ وہ دن ہے جو رحمٰن نے فرمایا تھا خداوند نے وعدہ کیا تھا اوسدن کے ظاہر کرنیکا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ قیامت کا دن ہوویگا سووہی آج کا دن ہے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ اوسدن ہیں قیامت کے دن میں جب یہ احوال یہ حقیقت ظاہر ہوونگی باتیں کرے گی اوسدن تذکرے گی زمین قصے اپنے خدائے تعالیٰ کے حکم سے خبریں اپنی کہیگی جسوقت اللہ تعالیٰ سب بندوں سے سوال کریگا پوچھیگا دنیامیں اچھا برا اکسنے کام کیا تھا بہت آدمی برے کاموں سے منکر ہوجاوینگے کہینگے ہمنے برے کام کچھ نہیں کئے تب زمین کو حکم ہوویگا جو کیے خبردیوے تیرے اوپر کس کس نے کیا کیا کام کیے تھے زمین بولنے لگیگی خبر دینے لگیگی جس کسی نے جس جس جگہہ جہاں جہاں جو جو کچھہ کام کیا تھا سب کچھہ کہیگی ذرہ ذرہ خبر دیوے گی دنیامیں بھی زمین کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا ہے جب آدمیوں کے گناہ بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر تب خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں زمین فریاد کرتی ہے روتی ہے داد چاہتی ہے کبھی زمین کو صبر کرنے کا حکم ہوتا ہے کبھی عذاب آدمیوں کے اوپر آجاتا ہے جیسے بھونچال زلزلہ حویلیوں کا گرنا غارت ہوجانا آسمان سے اولوں کا برسنا بجلی کا گرنا پانی کا برسنا قحط کال ہونا دشمنوں کی فوج کا آنا لوٹ مار قتل عام بندہ بیڑہ آزار دینا یہ سب کچھہ دنیامیں عذاب آتے ہیں۔ گناہوں کی شامت سے اور جب دنیامیں مومن مسلمان بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کی بندگی بہت ہوتی ہے زمین خوش ہوتی ہے دعا کرتی ہے مومنوں کے

Marfat.com

واسطے خیر و برکت آسمان سے اور ترقی سے کھیتی اچھی پیدا ہوتی ہے۔ پانی وقت پر اچھی طرح برستا ہے ملک میں آبادی ہوتی ہے ارزانی ہوتی ہے امن چین رہتا ہے۔ اور مومن مسلمان جب مرتا ہے تو اوسکے عمل موقوف ہونے کے سبب زمین روتی ہے اور کافر بدکار مرنے سے خوش ہوتی ہے اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز پڑھے گا سجدہ کریگا چالیس دن کے آگے وہ زمین اور زمینوں کے اوپر اپنا فخر کرتی ہے اپنی بڑائی ظاہر کرتی ہے کہتی ہے میں ایسی جگہہ ہوں کہ میرے اوپر خدائے تعالےٰ کی بندگی ہووے گی سجدہ ہوویگا اور جس زمین میں مومن مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا رہتا ہے سجدہ کرتا ہے وہ مکان اُسکے مرنے کے پیچھے چالیس رات دن اوسکی جدائی میں روتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں جو ہر صبح و ہر شام زمین کی ہر ایک جگہہ آپسمیں پوچھتی ہے ایک مکان دوسرے مکان کو پوچھتا ہے تیرے اوپر کوئی خدا کا یاد کرنیوالا گذرا ہے کسی آدمی نے تیرے اوپر قدم رکھا ہے کسی مصلی نے نماز پڑھی ہے کوئی مکان کہتا ہے نہیں گذرا نہیں پڑہا کوئی مکان کہتا ہے میرے اوپر خدائے تعالےٰ کی یاد کرنے والے نے قدم رکھا نماز پڑہنے والے نے نماز پڑھی ہے پھر اوس مکان کی اور خالی مکانونکے اوپر فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور حدیث میں آیا ہے جو اذان کی بانگ کی آواز کہ جو پانچو وقت نمازمیں مسلمان کہتے ہیں جہانتک پہنچتی ہے جتنی آواز دور جاتی ہے قیامت میں وہاں تک کی زمین درخت گھاس پتھر اینٹ مائی حیوان اس آدمی اذان کہنے والے کے ایمان کی گواہی اللہ تعالےٰ کی حضور میں دیوینگے اور زمین قیامت میں سب کے کاموں کی سب طرح کی خبر دیوے گی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ بولے گی زمین اوسکے بولنے کا سبب یہہ ہے جو تحقیق پروردگار نے تیرے یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم وحی کی ہے زمین کیطرف حکم کیا ہے زمین کو بولنے کا خبر دینے فرمایا ہے جسنے تیرے اوپر جو کچھہ کام کیے ہیں اچھے بُرے سب بیان کر دے کہہ دے۔ ہر ایک کا احوال ہر ایک کے کام زمین کہتی جاوے گی فلانی آدمی نے فلانے وقت فلانی جگہہ میرے اوپر نماز

پڑھی تھی جہاد کیا تھا خیر کا کام کیا تھا فلانی جگہہ سے فلانی جگہہ تک علم لینے کے واسطے
راہ چلا تھا اور فلانے آدمی نے فلانی جگہہ میں زناہ کیا تھا حرام کیا تھا شراب
پیا تھا قتل کیا تھا جوا کھیلا تھا اور اسیطرح آدمی کے ہاتھ پاؤں بند بند ہر کام
کی گواہی دیوینگے جھوٹھ سچ ذرہ ذرہ ظاہر ہوجاوے گا یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ
اَشْتَاتًا ۵ اوسدن قیامت کے دن میں ہووینگے۔ آدمی پراگندہ گروہ گروہ ایک گروہ
کافروں کا ہوویگا ایک مشرکوں کا ایک گروہ منافقوں کا ایک گروہ زناہ کاروں کا
اسیطرح ہر ایک طرح کے برے کام کرنے والے جھوٹے ظالم جواری شرابی چور ٹھگ
سب کے سب جدے جدے گروہ ہووینگے اور مومن مسلمانوں کے بھی جدے جدے
سردار ہووینگے بہت لوگ اون کے ساتھ ہووینگے ہر ایک گروہ میں مومنوں کے
جھنڈے ہووینگے اور لوگ انکے جھنڈوں کے نیچے ہووینگے۔ پھر اپنی اپنی قبروں
سے اوٹھکر ادھر اودھر پھرینگے حساب گاہ میں جاوینگے پھر ایک جگہہ سے حساب
کی چھوٹ کر اور جگہہ میں پھسینگے ہر ایک جگہہ ایک جدا حساب کتاب سوال و
جواب ہوویگا۔ کہیں سے کہیں پریشانی ہووے گی اسطرف سے اسطرف اودہر سے
اودہر بعضے عرش کی دہنی طرف جاوینگے بعضے بائیں طرف پھر حساب کتاب سے چھوٹ کر بہشتی بہشت کو پھرینگے
خوشحال خوشوقت روشن اوجالے منہ عزت وحرمت کے ساتھ اور دوزخی دوزخ کو پھرینگے غمگین پریشان کالے منہ خوار
لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۵ تو دکھاے جاویں اون سب کو عمل اون کے ہر ایک گروہ کو ہر
ایک آدمی کو جزا و سزا اونکے عملوں کی دکھائے جاوے جیسا کام جس کسی نے
دنیا میں کیا تھا ویسا ہی دیکھے گا اچھے کام کرنے والے اچھی خوبیاں نعمتیں باغ و
بہار تماشے خوشی آرام دیکھینگے۔ برے کام کرنے والے بری صورتیں خواریاں
حسرتیں پریشانیاں اور دوکھ مار پیٹ طوق و زنجیر اپنے اوپر پاویں گے دیکھینگے
ذرہ ذرہ اچھے برے کاموں کی جزا و سزا چھوٹنے کی نہیں فَمَنْ یَّعْمَلْ پھر جو کوئی
عمل کرے گا کام کرے گا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرے کے وزن کے برابر سرسوں کے دانے
کے برابر چھوٹی چیونٹی کے برابر خَیْرًا یَّرَهٗ ۵ اچھا کام اوسکی جزا اوسکا اچھا بدلہ دیکھیگا

Marfat.com

دیکھے گا پاویگا وَمَن یَّعمَل اور جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا مِثقَالَ ذَرَّۃٍ
ع ذرے کے وزن کے برابر چھوٹی چیونٹی کے برابر شَرًّا یَّرَہٗ برا کام براعمل اوسکی بری
جزا بدلا دیکھے گا تھوڑی بات بھی بھلی بری چھوٹے کی نہیں جیسے کو
تیسا آگے آویگا جو کوئی دنیا میں ایمان لایا اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا حکم مانا آخرت کو برحق جانا اچھے کام کیے روزے نماز حج وزکوٰۃ خیر وخیرات
اور خدائے تعالے کی یاد میں لگا رہا دوستی ومحبت اللہ ورسول (صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم) کی اپنے دل میں رکھی حکم کا خلاف نہ کیا بے فرمانی نہ کی جو کچھ بھول
چوک سے کچھ خطا گناہ ہوگیا توبہ کی بخشش چاہی ہر طرح دین
کی راہ قائم رہا محکم رہا۔ آخر کو ہر طرح اوسکا بھلا ہو گا اور مومن مسلمان
سے جو تقصیر گناہ دنیا میں ہوجاتے ہیں بعضے گناہ ایسے ہیں کہ جو اون گناہوں
کی سزا دنیا ہی میں مومن کے اوپر ہوجاتی ہے بدن کی بیماری رنج وبلا درد دکھ
مال کا نقصان اولاد کا مرجانا فقر وفاقہ پریشانی غم وغصہ ایسی ایسی طرح کے
عذاب دنیا میں دیکھ لیتا ہے پاک صاف ہوکر مرتا ہے پھر قیامت تک اوسکے
اوپر کچھ محنت نہیں آتی بہشت کی راہ آسان ہوجاتی ہے اور بعضے گناہ ایسے
ہوتے ہیں جو دنیا کا عذاب اون گناہوں کی شامت دور کرنے کے واسطے
کفایت نہیں کرتا پھر وے گناہ قبر کے عذاب سے دور ہوجاتے ہیں پھر بعضے گناہ
ایسے ہوتے ہیں جو قبر کے عذاب سے بھی دور نہیں ہوتے قیامت کے ہول و
ہیبت حساب وکتاب رنج کھینچنے بھوک پیاس سختیاں اوٹھانے سے دور ہوتے
ہیں اور بعضے گناہ بعضے مسلمان کے ایسے ہوتے ہیں کہ جو بغیر دوزخ میں پڑے
ہوئے اون گناہوں کی شامت نہیں جاتی ایک ساعت سے لیکر پچاس ہزار
برس تک بعضے بعضے مسلمان گناہوں تقصیروں کے سبب دوزخ میں
رہینگے جسکے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان ہووے گا آخر کو دوزخ سے نکل کر
بہشت میں داخل ہو ویگا ہر ایک اچھے برے کام کی حقیقت اور خبر اوس پاک

Marfat.com

پروردگار کو معلوم ہے ہر ایک کو ہر ایک عمل کی جزا و سزا ثواب و عذاب جسقدر عدالت کی رو سے چاہیئے درکار ہے پہنچاوے گا اور فضل و کرم کی بات جدی ہے۔ تھوڑے سے اچھے کام کے بدلے بہت کچھ بخشے بے حساب بخشے وہ خاوند ہے مختار ہے اور جو کوئی کافر رہا مشرک رہا۔ ایمان نہ لایا خدائے تعالیٰ کی بندگی نہ کی روزہ نماز کی قدر نہ جانی خیر خیرات نہ کی آخرت کو بھولا رہا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اپنے دل سے بھلا دیا دنیا کا بندہ ہو رہا دنیا ہی کی محبت میں رہا دنیا ہی کے لوگوں سے اخلاص رہا دنیا ہی کے کام کرتا رہا اور آخرت کے بھلے کے کچھ کام نہ کیئے ایسے بدبخت کا ہر طرح سے برا ہووے گا اور ایسے لوگ بے ایمان بے دینوں سے کچھ خیر خیرات ہو جاتی ہے کسی کے ساتھ وے نیکی کرتے ہیں۔ احسان کرتے ہیں کچھ چیز دیتے ہیں لیتے ہیں کوئی ذرہ یا بہت کام خیر کا ان سے ہو جاتا ہے تو ان کے ایسے عملوں کو بھی پاک پروردگار ضائع نہیں کرتا ہے ایسے کاموں کی جزا خیر و خوبی دنیا ہی میں وے پا لیتے ہیں دیکھ لیتے ہیں مال کی دولت کی زیادتی سونا روپا اولاد مراد کھانا پینا مزے آرام سب کچھ فائدے ان کے دنیا میں تمام ہو سکتے ہیں پھر مرنے کے پیچھے سب خیر و خوبیوں سے خالی ہاتھ جاتے ہیں آخر کو بے ایمانی کے سبب دوزخ میں پڑتے ہیں۔ اس بات سے جاننا چاہیئے بوجھنا چاہیئے کہ ایمان کے برابر کوئی نعمت نہیں اور بے ایمانی کفر کے برابر کوئی بدبختی نہیں اچھے کام اچھی خصلتیں اچھی راہ سب طرح کی بھلائی کی بات خیر و خوبی ایمان اور مسلمانی کے طریق میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اور برے کام اور بری خصلتیں بری راہ سب طرح کی برائی کی بات خرابی کفر کافری میں شرک میں نفاق میں رکھا ہے آخر کو برے کو برا بھلے کا بھلا ہووے گا۔ سمجھنے والوں کو قرآن مجید میں سے یہ ایک سورت بھی کفایت کرتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی مبارک زبان سے یہ آیت سنی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ اوسنے سنکر کہا

حَسْبِیْ لَا اُبَالِیْ اَنْ لَّا اَسْمَعَ غَیْرَھَا یعنے بس ہے مجھکو نصیحت کے واسطے اور مضایقہ نہیں جو کوئی اور آیت قرآن کی سوائے اس آیت کے نہ سنوں اسی آیت میں تمام نصیحت کے سمجھنے کی بات ہے۔ تفسیر میں اس سورت کے لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مجھکو قرآن سکھلاؤ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی سوچکر یہ بات حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اوسکو قرآن سکھلاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ سکھلایا پڑھا دیا اوسنے کہا کفایت ہے مجھکو بس ہے مجھکو میں نے قرآن سیکھ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اور بھی اوسکو سکھاویں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دَعْہُ فَقَدْ فَقِہَ الرَّجُلُ یعنے چھوڑ دو بس کرو تحقیق یہ مرد دین کا عالم ہوگیا دانا ہوگیا جو اصل بات تھی اوس شخص نے بوجھ لی یہی بات کفایت کرتی ہے۔ اسی سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس سورت کی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ آخر تک محکم آیت ہے محکم بات ہے اس حکم میں اسبات میں دوسری بات نہیں ذرہ ذرہ جیسا کوئی کریگا ویسا ہی دیکھے گا پاوے گا۔ اب مومن کو چاہیے کہ جو کچھ خیر کا کام خیر خیرات ہوسکے . . . . تھوڑی بہت کرلیوے وقت کو غنیمت جانے تھوڑے کو بہت ہی تھوڑا نہ جانے خیر کا ایک ذرہ بھی کام آویگا اور گناہ کو بھی کیسا ہی چھوٹا ہووے چھوٹا نہ جانے بد کام کا ایک ذرّہ بھی بد ہے بڑا ہے نقصان کریگا

نظم

کیا دنیا میں اٹک رہے ہو رکھتے ہو کیا خیال	آخر کی کچھ خبر نہیں کیا ہوویگا حال
ٹال مٹال میں کیا رہتے ہو اپنا کرو حساب	کرلو کام شتابی اچھے کرتے ہو کیا خواب
بری راہ میں کیوں بھٹکے ہو چھوڑو تم سب خیال	اچھی راہ کو ڈھونڈھ کر رکھو پانوں سنبھال

کیا بھولے دنیا کے پیچھے کیا آویگا ہاتھ　　مال ملک سب چھوٹھا جانو کچھ نہیں جاویگا ساتھ
غفلت میں دن کھو دیتے ہو لیٹے درد اور دکھ　　نہ بندگی اوس صاحب کی کہاں پاؤ گے سکھ
برے کام کرتے ہو بہت بھلے کام ہیں کم　　بری بات اور برے کام میں بہت بھرے ہیں غم
اچھے کر لو کام ستھرے جاتا ہے دن رات　　بھلا برا آویگا سب آگے یہی بات ہی بات

سُوْرَةُ والعٰدِیٰت

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ وهی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	احدی عشرۃ اٰیۃ

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ○ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ○ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ○
قسم ہے دوڑنے گھوڑوں کی ہانپتے　پھر آگ سلگاتے جھاڑ کر　پھر دھاڑ دیتے صبح کو

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
پھر اُٹھاتے اُس میں گرد　پھر بیٹھ جاتے اُس وقت فوج میں　بیشک آدمی اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ○ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ○ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ
ناشکر ہے　اور وہ یہ کام سامنے دیکھتا ہے　اور آدمی　محبت پر مال کی

لَشَدِیْدٌ ○ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ○ وَحُصِّلَ
مضبوط ہے　کیا نہیں جانتے وہ وقت کہ کریدے جاویں جو قبروں میں ہیں　اور تحقیق ہو وہ

مَا فِی الصُّدُوْرِ ○ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ○
جو جیوں میں ہے　بیشک اُن کے رب کو ان کی اُس دن کی خبر ہے

سورہ عادیات مکی ہے اسمیں گیارہ آیتیں ہیں چالیس کلمے ہیں ایک سو تریسٹھ حرف ہیں خبر میں آیا ہے تفسیروں میں لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے منذر عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو ایک فوج اپنے اصحابوں کے ساتھ دیکر سرداران کنانہ کے گروہ کے اوپر انہیں بھیجا وے لوگ کافر تھے پھر منذر کو اور سب

Marfat.com

یاروں کو فرمایا تم فلانے دن صبح کے وقت اوس گروہ کی طرف پہنچکر اون کو غارت کرو
اور فلانے دن پھر کر میرے پاس پہنچو وے سب اصحاب جس دن فرمایا تھا اوسی دن
وہاں پہنچے خدائے تعالے کی مدد اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم
کے حکم سے اوس گروہ کو غارت کر کے پھرے۔ پھر آنے کے وقت اون کی راہ میں ایک
بڑی ندی اون کو ملی اوس ندی میں بہت پانی تھا اس سبب سے فوج کے پار اوترنے
میں اور اون کو مدینے میں پہونچنے میں ڈھیل ہوئی دیر بڑی منافقوں نے بے ایمانوں
نے اپنی زبانیں کھولیں طعنے مارنے کنایے کرنے لگے آپسمیں کہنے لگے۔ وے لوگ
جو غائب ہوئے کسی جنگل بیابان میں مارے گئے کوئی ایک بھی اون سے نہ بچا جو خبر
پہونچاوے کیا ہوئے کہاں گئے کیا حال ہوا اون کا یہ باتیں منافقوں کی مومنوں کو
پہونچیں مومن بہت غمگین ہوئے حق تعالے نے مومنوں مسلمانوں کے دل خوش کرنے
کے واسطے یہ سورت بھیجی اوس سپاہ کی غازیونکی فوج کی تعریف کی اون کے گھوڑوں کی قسم
کھائی اونکا دشمنوں میں بیٹھنا غارت کرنا فتح پانا بیان کیا اس بیان میں اون کی خبر فرمائی
اپنے حبیب کا دوست کا دل اور صحابیوںؓ کا دل خوش کردیا اور فائدے اوسکے اندر
بیان کیے منافقوں کو شرمندہ کیا۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًاۙ سوگند ہے قسم ہے غازیوں کے گھوڑوں کی تیز دوڑانے والے
کافروں کے اوپر دوڑاتے ہیں دم ہانپتے ہیں فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًاۙ پھر سوگند ہے
اون گھوڑوں کی جو آگ نکالنے والے ہیں پتھروں سے اپنے سموں کی نعلوں سے بہت
آگ نکالتے ہیں سخت دوڑتے ہیں۔ دشمنوں کے اوپر غازی گھوڑے دوڑاتے ہیں۔
اون گھوڑوں کے سموں کے نعل پتھروں سے لگتے ہی آگ نکلتی ہے فَالْمُغِيْرٰتِ
صُبْحًاۙ پھر قسم ہے اون گھوڑوں کے غازیوں کی جو غارت کرنے والے ہیں کافروں کے
غارت کرنے کے واسطے پہنچاتے ہیں صبح کے وقت یا قسم ہے اون غازیوں کی غارت
کرنے والوں کی جنہوں نے اللہ و رسول صلے اللہ علیہ و آلہٖ و صحابہٖ وسلم کے حکم سے کافروں
کے تئیں ایک صبح پر مارا لوٹا غارت کیا۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًاۙ پھر قسم ہے اون گھوڑوں

جنہوں نے دوڑنے میں صبح کے وقت اوٹھایا بلند کیا گرد و غبار اون کافروں کی زمینوں میں سخت زمینوں میں پتھر کی زمینوں میں اون کے پانوں کے نعلوں سے آگ اُٹھتی ہے اور نرم زمینوں میں گرد اوٹھتی ہے غبار رہتا ہے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر قسم ہے اون گھوڑوں کی اور اون سواروں کی وے مسلمان جو خدا کے حکم سے لڑنے والے دین کے واسطے اوس صبح کے وقت ایک بھاری فوج ہیں دین کے دشمنوں کے درمیان جابیٹھے اون کو لوٹا مارا غارت کیا جو کام کرنا تھا سو کرلیا فتح پائی وے مومن غازی صحیح سلامت ہیں دین کے کام میں ہیں اللہ تعالے نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جہاد کے گھوڑوں کی قسم کھا کر بڑائی بخشی اسمیں اشارت ہے کہ غازیوں کے گھوڑوں کی یہ بزرگی بڑائی ہے وے لوگ جو اللہ کی رضامندی میں کافروں سے لڑتے ہیں مارتے ہیں اونکی بزرگی بڑائی کی کیا بات ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے فرمایا ہے غازیوں کے گھوڑے اور دوزخ کی آگ ایک جگہہ نہیں ہونے کی اور فرمایا ہے کہ قیامت میں عملوں کے تولنے کی ترازو میں غازیوں کے گھوڑوں کی لید پیشاب بھی تولنے میں آویگا نیکی کے پلے میں رکھا جائیگا غازیوں کے اوپر جو کچھ فضل و کرم ہوویگا اوسکا کوئی کیا بیان کرسکتا ہے یہ بڑا ایمان ہیں اون مومنوں کے واسطے جو پاک پروردگار کی بندگی میں قائم رہیں حکم کے تابع ہیں ایمان اور مسلمانی کا شکر کرتے ہیں رضامندی ڈہونڈہتے ہیں اور وے لوگ جو بیفرمان ہیں ناشکر ہیں اُنکی بات حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ تحقیق آدمی اپنی پروردگار کا ناشکر ہے شکر گذاری نہیں کرتا اپنی نادانی بیوقوفی سے ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے روزی دینے والے کی ناشکری کرتا ہے اللہ تعالے کا احسان نہیں مانتا حق تعالے کی نعمتوں کو بھلا دیتا ہے تکلیف و تصدیع کو یاد نہیں رکھتا دین و ایمان کی قدر نہیں بوجھتا ۔ آدمی منافق نہیں جانتا کہ اللہ تعالے نے کیسی کیسی نعمتیں ظاہر و باطن کی ہر ایک آدمی کو بخشیں پھر اون آدمیوں

Marfat.com

کی ہدایت کرنے کے واسطے اپنے حبیب کو پیغمبر کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو بھیجا اور سیدھی راہ نیک راہ بتانے کے واسطے اپنا کلام قرآن مجید بھیجا
قرآن کے سبب سطرح کی خبریں جو معلوم نہ تھیں جانیں خیر و خوبی کی راہ پہچانی
ایسی بڑی نعمت میں ایمان نہ لاکر شکر اس احسان کا نہ کر کر اولٹا خلاف کی
راہ چلتا ہے اولٹی باتیں کرتا ہے جیسے عبد اللہ بن ابی منافق دین ایمان
کی اچھی باتیں نہ سنکر بڑی باتوں میں رہتا ہے بری باتیں کرتا ہے مسلمانوں
کی بد خبریں ڈہونڈھتا ہے۔ بری خبریں کہتا ہے۔ نیکی کی راہ چھوڑ کر بد راہ
میں چلتا ہے۔ کنود کے کئی معنے ہیں ایک یہ کہ جو ناشکر ہووے حقتعالے کی
نعمتوں کا شکر نہ کرے وہ کنود ہے اور یہ جو بخیل ہووے اور یہ جو حقتعالے کے احسانوں کو
خوبیوں کو بھلا دیوے اور یہ کہ جو کچھہ آزار تصدیع ہووے تو اوسکا گلہ کرے
شکوہ کرے اور یہ جو آپ ہی آپ اکیلا کھاوے پیوے پھرے اور اپنی لونڈی غلام
کو بھوکھا رکھے ننگا رکھے اپنے عیال کو بھوکھا مارے تصدیع میں رکھے اپنے لوگ
لوازم کی خبر نہ لیوے رعایت نہ کرے اور یہ سب باتیں بے ایمانی کے سبب پیدا
ہوتی ہیں۔ اون منافقوں میں یہ سب بری خصلتیں ہیں اور وے اُن بری خصلتوں
سے خوش ہیں اسلیئے یہ منافق کنود ہیں وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیْدٌ اور تحقیق اللہ
تعالے اس بے ایمانی ناشکری بدراہی بدگوئی کے اوپر گواہ ہے شاہد ہے
بیخبر نہیں ایسے ناشکرے آدمی کے ساتھ جو کرنا چاہیئے سو کرے گا۔ وَاِنَّہٗ لِحُبِّ
الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ اور تحقیق آدمی بے خبر ہے مال کی دوستی میں سخت ہے مال
کی بڑی محبت رکھتا ہے مسلمانی کی دوستی محبت نہیں رکھتا آخرت کا اپنا بھلا
نہیں چاہتا اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ کیا پھر نہیں جانتا آدمی نہیں
سمجھتا نہیں بوجھتا جب ظاہر ہوویگا اوٹھایا جاویگا باہر آویگا جو کچھہ قبروں
کے اندر ہے سب مردے جینے لگینگے گوروں سے اوٹھنے لگینگے حشر قایم ہوویگا
وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اور پیدا کیا ظاہر کیا جاویگا جو کچھہ سینوں میں ہے اور

Marfat.com

دلوں میں چھپ رہا ہے اچھی نیتیں بری نیتیں ایمان بے ایمانی توحید شرک اخلاص نفاق ہر ایک کی نیت موافق جزا ملیگا ہر ایک کام ہر ایک بات کا بدلا ہے۔

جب پاوے گا تب جانے گا آدمی اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ تحقیق پروردگار پیدا کرنے والا اونکا اون کے سب طرح کے حال کا ظاہر و باطن کی حقیقت کا اوس دن دانا ہے خبردار ہے سب چیز جو کچھ آدمیوں نے کیئے تھے ظاہر کر کر چھپ کر اپنے دل میں بھلا چاہنا برا چاہنا مومنوں مسلمانوں کا رکھا تھا سب کاموں کی سب طرح کی باتوں کی خبر دینے والا ہے جیسے کو تیسا بدلا ہر کسیکو کیا لائق ہے اوسکی سزا جزا دینے کا خبردار ہے جاننے والا ہے جو کوئی جیسا کرے گا وہ خاوند ویسا ہی جزا ویسا ہی بدلا دیوے گا وہ پروردگار سب بات کی اور سب طرح کی جزاؤں کی اوپر قادر ہے ع

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّة بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدَىٰ عَشَرَ اٰيَةً
شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ
ٹھوکنے والی ہے　کیا ہے ٹھوکنے والی　اور کس چیز نے معلوم کرایا کیا ہے تجھکو کیا ہے ٹھوکنے والی　جسدن ہوجاوینگے

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ
آدمی　مانند ٹڈیوں　پراگندہ کے　اور ہوجاوینگے پہاڑ　مانند پشم

الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ
دھنی ہوئی کے　پس اوپر جو کوئی بھاری ہو تول اوسکی　پس وہ بیچ زندگانی

رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا
خوش کے ہے　اور اوپر جو کوئی کہ ہلکے ہو تول اوسکی　پس ماں اوسکی ہاویہ ہے　اور کیا

اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝
جانے تو کیا ہے وہ ہاویہ　آگ ہے جلتی ہوئی

سورۃ قارعہ مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں چھتیس کلمے اور ایکسو پچاس حرف ہیں قیامت کی حقیقت کا اور عملوں کے تولنے کا بیان ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْقَارِعَةُ ۙ قیامت کا دن کوٹنے والا ٹھوکنے والا ہے قیامت کے دن کے بہت نام ہیں ایک نام قارعہ بھی ہے۔ قارعہ کے معنے کوٹنے والی ٹھوکنے والی مَا الْقَارِعَةُ کیا بھاری ہے دن کوٹنے والا۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۙ کسنے خبر دی ہے تجھکو اے سننے والے کسنے بتایا تجھے کیا جانتا ہے تو کیا بڑا دن ہے کیا مشکل کا دن ہے سخت چوٹیں مارنے والا دلوں کے اوپر ہول کی ہیبت کی چوٹیں غم کے غصے کے پتھروں سے يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وہ دن ایسا مشکل بھاری دن ہے کہ ہو وینگے آدمی اوسدن ہیں اوسدن کی سختی سے پتنگوں کیطرح بکھرے ہوئے کھنڈے ہوئے برہم درہم نہایت بڑے بڑے گردنکش مغرور فرعون جو دنیا میں آپ کو بہت بڑا بوجھتے تھے تکبر سے زمین میں پاؤں نہ رکھتے تھے اسوقت سخت عاجز وناتواں ضعیف ودرماندے ہوکر ہر کوئی حیران وپریشان ادھر سے اودھر اودھر ادھر خوار وخراب پھرینگے حیرت میں پڑینگے کہاں سے کہاں جاوینگے وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۙ اور ہوجاوینگے پہاڑ اوسدن کی سختی سے قیامت کے ہول سے ہیبت سے جیسے پشم اون بھیڑوں کی دنبوں کی دھنی ہوئی دنبوں کی پشم جو کمان سے دھنکے دھنکنے سے بہت نرم ہوجاتی ہے پھر وہ ہنکنے میں بہت شتاب اوڑجاتی ہے سست ہوجاتی ہے۔ جب روئی کی مثال بڑے بڑے پہاڑ ذرہ ذرہ ریزہ ہوکر اوڑجاوینگے تب آدمیوں کی کیا بات ہے بڑے بڑے زبردست زور آور مالدار بڑی شان والے آدمی کمزور فقیر محتاج خاک کے برابر ہوجاوینگے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ پھر جو کوئی بھاری ہوویگی ترازو اوسکی پھر وہ اچھی زندگانی میں اچھی گذران میں رہیگا اوسدن قیامت کے دن میں جب ہر کسیکے عمل تلنے لگینگے بھلا برا جدا ہونے لگیگا جس آدمی کا وزن اچھے عملوں کا بھاری ہوویگا نیک عمل کا پلہ ترازو کا

Marfat.com

کا زیادہ ہوویگا برے کاموں سے اچھے کام بڑہ جاوینگے وہ آدمی اچھی زندگانی ہوگا
اچھا خوب جینا اوسکو ملیگا راحت کا آرام کا خوشی کا جینا بہشت میں جس جینے کسی
طرح کے غم غصے کی راہ نہ پاویگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ اور
جو کوئی سُبک ہووینگے اعمال اوسکے پھر رہنے کی جگہہ اوسکی دوزخ ہوگی اوسدن
میں عمل تولنے کے وقت جس آدمی کا ہلکا ہوویگا وزن یعنے اچھے عمل کا پلہ سبک
ہوویگا برے کاموںکا پلہ ترازو کا بھاری ہوجاویگا اچھے کاموں سے برے کام
بڑہ جاوینگے ایسے آدمی کا ٹھکانا رہنے کی جگہہ ہاویہ ہوویگا ہاویہ گڑھے کو کہتے ہیں
اور ہاویہ ایک دوزخ کا نام ہے سب دوزخوں سے نیچے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ نَارٌ
حَامِيَةٌ ع کیا جانتا ہے کیا ہے وہ دوزخ ایک آگ جلتی ہوئی کسنے خبردی ہے ع
تجھکو اے خبر پوچھنے والے کسنے بتایا ہے تجھکو اے سننے والے کیا پوچھتا ہے
تو کیا بری بلا ہے وہ ہاویہ کیسے سخت عذاب کا گھر ہے وہ بڑی آگ ہے بے نہایت
مرتبے میں جلنے کے جلانے کے پیچھے لگ رہی ہے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم
سے مومنوں مسلمانوں کو ایسی بلامیں نہ ڈالے اپنی رحمت میں جگہہ بخشے اپنے رحم کی پناہ
میں رکھے آمین آمین آمین

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ
غافل کیا تمکو چاہنے کی بہتایئ نے یہانتک کہ ملو تم قبروں سے ہرگز نہ یوں البتہ جانوگے پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ
ہرگز نہ یوں شتاب جانوگے ہرگز نہ یوں کاشکے جانو تم جاننا یقینی کا البتہ دیکھو

الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ
گے تم دوزخ پھر البتہ دیکھو گے تم اوسکو دیکھنا یقینی پھر البتہ پوچھے جاؤ گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝
اوسدن نعمتوں سے

سورۃ التکاثر مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں اس سورت میں بڑی نصیحت ہے عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھتا ہے عقلمند ہے یہ بات بوجھ سکتا ہے اور خاص اون لوگوں کو نصیحت ہے جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے اوپر ایمان نہیں رکھتے دنیا ہی میں گر رہے ہیں پھنس رہے ہیں دنیا ہی کے بندے ہو رہے ہیں اور مومن مسلمان دنیا داروں کو بھی نصیحت ہے جو دنیا میں بہت مشغول ہو رہے ہیں چاہیئے کہ آخرت کو نہ بھولیں اور بیان ہے کہ دوزخ کے تئیں دیکھنا ہووے گا اور قیامت میں نعمتوں سے ہر کوئی سوال کیا جاویگا اس بات کو سمجھیں بوجھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ مشغول کر رکھا ہے تم کو بہتایت نے یہ بات دنیا کے لوگوں کیطرف خطاب ہے وے آدمی جو دنیا میں گر گر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں۔ خدائے تعالے فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ یعنے پھیر رکھا ہے تمہارے تئیں خدائے تعالے کی بندگی سے خدا کی یاد سے اور اوسکی محبت سے دنیا کی بہتایت نے دنیا کی تمہاری بہت محبت نے دنیا کی زیادہ لالچ حرص نے بھلا رکھا ہے تمہارے تئیں اس جہان کی خوبیوں سے آخرت کی نعمتوں سے دنیا کے بہت کاروبار نے دنیا میں بہت مشغول کر رکھا اور نہیں آنے دیتا تمکو ہمیشہ آرام کیطرف دنیا کا مال اولاد دنیا کے اسباب کی بہتایت کا چاہنا تمہارے آپس میں ہر کوئی چاہتا ہے۔ میں ہی بڑا ہو جاؤں مال میں دولت میں اولاد میں سب چیزیں دنیا کے اوروں سے ایک دوسرے کے اوپر مال و متاع کی زیادتی میں فخر کرتا ہے بڑائی کرتا ہے ساری

Marfat.com

عمر ایسی ہی باتوں میں انہیں کاموں میں رہتے ہو حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ جبتک آئے تم قبرستان
میں گورخانے میں پہنچے دنیا دنیا کرتے کرتے مرگئے آخر دنیا کو دنیا کے مال کو اسباب کو چھوڑ
گئے كَلَّا ایسا نہ چاہیئے عقلمند کو جو دنیا ہی کو بڑا جانے دنیا ہی کے مال کی بہتایت
میں اپنی بڑائی ڈھونڈے یہ اچھی بات نہیں اچھی سمجھ نہیں لوگ لشکر اور مال اولاد
گھوڑے ہاتھی کیسے ہی کسی کے پاس بہتایت سے ہوویں اوس بہتایت سے اللہ
تعالے کے پاس کچھ فضیلت نہیں ملتی بڑائی نہیں ہاتھ آتی جس بات سے جس کام
سے بندہ اوس پاک خاوند کے حضور میں بڑائی پیدا کرتا ہے اوسکے دربار میں اوسکی درگاہ
میں بڑا بزرگ ہو جاتا ہے بندگی ہے تقوے ہے اور بُرے کام بری بات سے
پرہیزگاری ہے ہمیشہ کی دولت اسبات میں حاصل ہوتی ہے لائق نہیں ہے کسی
سمجھ والے کو جو ہمیشہ دنیا کے پیچھے پڑ کر آخرت کو فراموش کرے بھول رہے
اس فانی بے وفا شتاب جاتی رہنے والی دنیا میں گرکر ہمیشہ کی دولت کو ہمیشہ کی
باقی رہنے والی خوبیوں نعمتوں کو کھو دیوے ایسی بڑی نعمت کو ہاتھ سے ڈالکر خالی
ہاتھ چلا جاوے سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ شتاب ہی جانو گے کیسی غلطی میں پڑے تھے
اب تو غفلت کی نیند میں سوتے ہو اپنے بھلے برے کی بات کو نہیں سمجھتے کچھ نہیں
بوجھتے آخر کو مرنے کے وقت جانو گے جو اس دنیا کے مال کے ملک کے اسباب
کی زیادتی کا چاہنا کیا بے حاصل بات تھی کیا بے فائدہ کام تھا پھر قبر میں معلوم کر
گئے جو دنیا کی زیادتی چاہ کر دنیا کا مال لیکر دنیا کی دوستی ہمیشہ دل میں رکھ کر کیسی
خواری میں عذاب میں تنگی میں تاریکی میں غم میں حسرت میں پریشانی میں پڑے
کیسا آرام کیسی عزت کسطرح کی دولت کیسی خوشی خرمی اون کے ہاتھ سے سب جاتی
رہی دنیا کے مال اولاد زمین باغ باڑی کچھ کام نہ آئے سب یار دوست گور کے باہر
ہی دور کے رہ گئے پیسے ٹکے ہاتھی گھوڑے تخت وچھتر کوئی چیز دنیا کے گور کے
اندر نہ آئی دنیا کی چیزوں نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا دنیا کے آرام سب بے آرام ہو گئے سبطرح
کی خوشیاں ناخوشیاں پریشانیاں ہو گئیں ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

پھر اونکے پیچھے مفسر تحقیق شتابی ہی جانوگے تم قیامت کے دن میں جسوقت تمہارے
عملوں کا حساب ہوویگا سوال ہووے گا پوچھے جاؤگے کیا کام دنیا میں کیئے تھے۔ بھلے
بُرے عمل کی حقیقت ظاہر ہونے لگے گی ترازو عملوں کے تولنے کی قائم ہووے گی
دنیا کے بندوں کی خواری بدبختی سختی عذاب کی اونکے اوپر پڑے گی جن لوگوں نے
خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سے کچھ کام نہ رکھا تھا اون کے بھی
کوئی کام نہ آوے گا اور جو خدائے تعالے کی یاد و بندگی آخرت کے کام بھول گئے
تھے اوسدن وے بھی خدا کی رحمت سے دور جا پڑینگے خیر و خوبی خوشی و خرمی سے کھلا
جاوینگے غم و غصہ درد دکھ ملنے لگے گا اوسوقت میں جانوگے کیسی بلا دنیا سے اپنے
اوپر لگا لائے۔ کیسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا کچھ پرواہ نہ کی اور بادشاہی ہمیشہ کی مفت
ہاتھ آتی تھی خاک میں چولھے میں کیچڑ میں ڈالدی افسوس معلوم کرنے کے کیا لیا کیا
نہ لیا کیا کیا نہ کیا تب سر اپنا پٹکینگے سر پر اپنے خاک ڈالینگے کوئی فریاد اون کی
نہ سنیگا اون کے حال کو نہ پوچھیگا۔ تم کون ہو کہاں کے سوا اور رونا پیٹنا اونکا فائدہ
نہ کریگا۔ وہ مال جس مال کی محبت میں خدائے تعالے کی محبت چھوڑ دی تھی خدا کا حکم نہ
مانا تھا۔ زکوۃ اوس مال کی نہ دی تھی وہ مال آگ کا بڑا سانپ زہریلا ہوا ہو کر گلے میں
لپٹ کر بڑے غصے سے کاٹتا ہے گا تب جانینگے اس دنیا کے جینے کی قدر خدائے تعالے
کی بندگی کی قدر خدائے تعالے کی یاد کی محبت کی قدر کرنا چاہیئے ایسا کسی مومن
مسلمان کو جو خدا کی محبت بندگی چھوڑ کر دین کی راہ بھولے مسلمانی کا علم اپنے آخرت
کے بھلے کا علم اور عمل نہ سیکھ کر دنیا کی مال کی زیادتی میں رہے مال و متاع کی
بہتایت میں اپنا فخر بڑائی کیا کرے لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ جو جانو تم علم یقین کا
کہ سمجھیں تمہاری کیسی بری سمجھیں ہیں اسطرح کے رہنے میں کیا برا ہووے گا مرنے
کے پیچھے کیسی خواری آگے آوے گی ہرگز ایسی سمجھیں نہ سمجھو ایسا کام نہ کرو دنیا کے
مال و متاع میں فخر کرنے کو بڑائی کرنے کو برا جانو دین کے علم حاصل کرنے کی قدر بوجھو
اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق عمل کرنے کو بڑا بھلا جانو

میں مسلمانی میں اپنی بڑائی بوجھو مسلمانوں کے کاموں کو بھلا جا نو اللہ تعالےٰ کی
یاد میں بندگی میں مشغول رہو لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ۙ البتہ البتہ دیکھوگے تم دوزخ کو مرتے وقت
اور قبر میں پھر حشر کے میدان میں دور سے جس وقت دوزخ کو فرشتے کھینچ لاوینگے
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ ۙ پھر البتہ البتہ دیکھوگے۔ تم دوزخ کو یقین کی آنکھوں سے جو
شک و شبہ نہ رہیگا تمکو اس دیکھنے میں اپنے دنیا کے بڑا جاننے والو جس وقت دوزخ
کے اندر داخل کیئے جاؤگے ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۟ پھر البتہ البتہ
پوچھے جاؤگے تم تب سوال ہووے گا تم سے اوس دن میں اون نعمتوں کا اول
حساب کے وقت جو ہزاروں نعمتیں عام و خاص سب بندوں کو ہر ایک آدمی کو
بخشی ہیں اون کا سوال ہوویگا کہ تم نے ہماری ان نعمتوں کا احسان مانا تھا شکر
بجالایا تھا یا کافر ہے تھے نعمتوں کا کفران کیا تھا یہ سب نعمتیں لیکر دنیا میں کیا
کام کیا تھا۔ اچھے یا برے اون چیزوں کو کون کاموں میں لگایا یہ نعمتیں کہاں
خرچ کیں حکم میں یا بے حکمی میں اس آیت میں سب بندوں کو نعمتوں کے شکر کرنے کی
طرف اشارہ ہے جو ہزاروں نعمتیں اللہ تعالےٰ کے بندوں میں موجود ہیں اور بہت
آدمی اون نعمتوں کی کچھ قدر نہیں بوجھتے اور بہت نعمتیں ایسی ہیں جو بہت بڑی
نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر میں اون نعمتوں کو نہیں لاتا جب اون میں سے کوئی نعمت
کم ہو جاتی ہے تب جانتا ہے کہ کیا خوب چیز تھی کیا بڑی نعمت تھی اور آخرت میں ہر ایک
نعمت کا سوال ہوویگا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال
ہوویگا صحت سلامتی ہے بدن کی ہاتھ پاؤں کی اور امن چین ہے حضرت رسول صلے اللہ
علیہ و آلہ و صحابہ وسلم نے فرمایا ہے بیان اس حدیث کا یہ ہے کہ جو کوئی صبح کو ایسے
حال میں اوٹھا کہ جو جان اوسکی قید سے محنت سے مارے جانے سے امان میں ہے
تن بدن کی صحت سے عافیت ہے مرض بیماری کچھ نہیں اور اوسکے پاس ایک دن کی
قوت بھی ہے۔ یہ ایسی بڑی نعمت ہے جیسے کسی نے تمام دنیا کا مال و خزانہ جمع کیا اور
اور حدیث میں آیا ہے جس کسی نے گیہوں کی روٹی کھائی اور سرد پانی پیا یہ بھی ایک

ع

بڑی نعمت ہے اوسکا بھی سوال ہوگا۔ شکر نعمت کا کیا تھا یا نہ کیا تھا۔ اور شکر کرنا تین طرح سے ہے ایک شکر دل کا ہے دل میں بوجھے خوش ہووے جانے کہ یہ نعمتیں سب اللہ تعالے ہی کی بخشی ہیں اور کسیکی نہیں۔ اور دوسرا شکر زبان کا ہے زبان سے الحمد للہ کہے شکر کا لفظ ہر ایک نعمت کو دیکھ سمجھکر زبان پر لاتا رہے شکر کرتا رہے اور تیسرا شکر تمام بدن کا ہے کہ جو نعمت بندے کو بخشی ہے چاہیئے کہ دیکھ سمجھکر اوس نعمت کو اوس کام میں لاوے جس کام کے واسطے وہ چیز پیدا ہوئی ہے اور حکم ہے تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل وشعور دل وجان ومال دولت یہ سب نعمتیں ہیں ان نعمتوں کو جو حکم میں خدا تعالے کے خرچ کرے تو شکر ہے اور جو کوئی بے حکمی میں خرچ کرے تو ناشکری ہے ہر چیز کا آخرت میں سوال ہوگا جن بندوں نے نعمتوں کے تین طرح کے شکر ادا کیے ہیں نعمتوں کی قدر بوجھی ہے اون کی بھی قدر پروردگار کے حضور میں بہت ہووے گی اور بہت نعمتوں کی زیادتیاں ملینگی بڑے بڑے مرتبوں کو پہونچینگے بڑی عزت سے بہشت میں داخل ہووینگے اور جن لوگوں نے ہمیشہ بے فرمانی کی کافر ہے نعمتوں کا کفران کیا ناشکری کی پوچھے جاوینگے اللہ تعالے سوال کریگا اور پوچھیگا فرماویگا میں نے اپنے فضل وکرم سے کس کس طرح کیسی کیسی نعمتیں تم کو بخشیں تھیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل وشعور جان ودل کھانا پینا اور ہزاروں نعمتیں کام کی جو شمار میں گنتی میں بندوں کی نہ آسکیں مفت تمہارے تئیں دیں دے سب نعمتیں اسباب وسیلہ آخرت کی دولت کا ہمیشہ کی دولت پانے کا تھا تمنے کیا سمجھکر ایسی بڑی نعمتوں کو خاک میں ملایا۔ فانی دنیا کے پیچھے ان نعمتوں کو ایسی بڑی نعمتوں کو ایسی بڑی خوبیوں کے اسباب کو کھو دیا۔ باقی کی دولت ہمیشہ کی دولت آخرت کی دولت کو اپنے ہاتھوں سے کھویا خدائے تعالے کے فضل کو احسان کو مہربانی کو بھول کر کافر رہے مشرک رہے منافق رہے۔ اللہ تعالے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم پر ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا۔ ہمیشہ بے فرمانی ہی میں رہے خدا سے خدا کے حکم سے ضد تھا خلاف کرتے رہے اب تمکو اس جہان میں آگ کے

خاک بھی نہ ملیگی۔ جو کوئی اپنی نعمت دینے والے کی ضد میں رہے۔ ہمیشہ دشمنی خلاف کرتا رہے اپنے پیدا کرنے والے روزی رزق دینے والے کے حکم کا اولٹ کیا کرے اوسکی سزا یہی ہے اور کچھ نہیں پھر جب وے لوگ دوزخ کی آگ میں جلنے لگینگے۔ روویںگے پیٹینگے ہائے ہائے کرینگے عذاب کے فرشتے اون سے سوال کرینگے پوچھینگے کیا خدائے تعالےٰ نے تمکو دل نہ دیا تھا عقل نہ دی تھی کہ جو اللہ تعالےٰ کی اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو سمجھتے ایمان لاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے۔ خدائے تعالےٰ کی توحید پر خدا تعالےٰ کے معبود برحق ہونے پر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بات کو سمجھتے ایمان لاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے خدائے تعالےٰ کی توحید پر خدائے تعالےٰ کے معبود برحق ہونے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سچ کہنے پر گواہی دیتے ہاتھ پاؤں نہ دیئے تھے قوت وقدرت نہ دی تھی عمل کرنے کے واسطے صحت وتندرستی نہ بخشی تھی اچھے کام کرنے کی خاطر آنکھیں نہ دی تھیں اچھی راہ نیک دیکھنے کے واسطے کان نہ دیئے تھے۔ دین کی اچھی باتیں سننے کے واسطے اچھا کھانا سرد پانی پینا ٹھنڈا سایہ اور سبطرح کے آرام نہ بخشے تھے ایسی بڑی مہربانیوں کی یہی شکرگذاری ہوتی ہے۔ اپنے نعمت دینے والے کی مہربانی کرنے والے کی ان خوبیوں کا مہربانیوں کا یہی بدلا ہوتا ہے جو تمنے کیا۔ تم سب کو طرح طرح کی نعمتیں بغیر تمہاری محنت کے اللہ تعالےٰ نے دنیا میں بخشیں تمنے اوس پاک خاوند کا کچھ شکر نہ کیا۔ احسان نہ مانا جو نعمت جس کام کے واسطے بخشی تھی اوس کام میں نہ لگا کر اوسکا اولٹ کیا۔ بہشت کی دولت حاصل کرنے کے اسباب دوزخ کے حاصل کرنے میں لگائے۔ پھر پیغمبروں کو تمہارے راہ بتانے کے واسطے بھیجا اونکا کہنا نہ مانا اون کی بات نہ سنی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتیں خوبیاں دے کر تمہارے اوپر بھیجا تمنے اونکا حکم قبول نہ کیا۔ قرآن خدائے تعالےٰ کا کلام تھا۔ قرآن کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بتلانے والوں کی بات نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی قدر نہ جانی کچھ کام اچھا نہ کیا۔ ایسی بےخبری بےقدری کی یہی سزا ہے کہ جلتے رہو۔ ایسی آگ میں گلتے رہو اب کوئی تمہارا خبر لینے والا نہیں تسلی

دینے والا نہیں عذاب میں پڑے رہو۔ جب دوزخی یہ باتیں فرشتوں سے سنینگے۔ ایک غم ہزار غم ہو جائیگا۔ اپنا سر پتھروں سے دے دے مارینگے۔ سر میں خاک ڈالینگے۔ مگر یہ سب رونا پیٹنا کچھ کام نہ آویگا۔ کوئی بات بھی نہ پوچھیگا۔ اللہ تعالے مومنوں مسلمانوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے۔ اپنے نعمتوں کے شکر کی توفیق بخشے اپنی بندگی میں یاد میں اخلاص میں محبت میں دائم قائم رکھے۔ آمین ثم آمین آمین

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

سورۃ العصر مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ھی ثلث آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

قسم ہے عصر کی تحقیق آدمی البتہ بیچ زیان کے ہے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور

ع عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

عمل کئے نیک اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ حق کے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے

شروع کی ہے اسمیں تین آیتیں چودہ کلمے چوہتر حرف ہیں۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہ چلے جاتے تھے راہ میں آگے سے کلدہ بن اسد کافر جسکو ابو الاسدین بھی کہتے تھے بڑا زور آور رہتا آتا تھا اوس کافر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا حسرت یا ابا بکر حیث ترکت دین آبائک یعنے خسارے میں پڑا زیان کیا تو نے اپنا اے ابوبکر ہو کہ اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑکر اور دین اختیار کیا لات وعزے کو پوجنا موقوف کیا حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جس شخص نے حق کو قبول کیا حق کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی [illegible] میں نقصان میں کسطرح پڑا اوسکا زیان [illegible] نقصان میں ہے جو آدمی

پڑتا ہے جو بت پوجتا ہے۔ خدائے تعالے کی بندگی میں غیر کو شریک کرتا ہے اللہ تعالے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ سورت نازل کی ہے اس سورت میں اشارت ہے کہ خسارت میں کافر ہے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خسارت سے دور ہوا ہے اور بیان ہے کہ سب آدمی بغیر ایمان اور مسلمانی کے خسارت میں زیان میں ہیں سوائے اون لوگوں کے جو ایمان لائے۔ اور اچھے عمل کیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وَالْعَصْرِ ۙ قسم ہے عصر کے زمانے کی پیدا کرنے والے کی قسم ہے۔ زمانے کی کیا کیا باتیں کس کس طرح کی حقیقتیں کیا کیا خوبیاں زمانے میں پیدا ہوتی ہیں۔ سوگند عصر کے وقت کے نماز کی یہ بہت بڑی نماز ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی کی عصر کی نماز فوت ہوتی جاتی رہی ایسا نقصان ہوا اوسکا جیسے کسیکا اہل و مال غارت ہوا لٹ گیا۔ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَہْلَہٗ وَ مَالَہٗ قسم ہے ہر پیغمبر کے زمانے کی قسم ہے تیرے زمانے کی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب زمانوں سے یہ بہتر زمانہ ہے بہت اچھا وقت ہے۔ جواب قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ تحقیق سب آدمی البتہ زیان میں ہیں خسارے میں ہیں اپنے نقصان کرنے میں رہتے ہیں۔ سب کسی کی یہی حقیقت ہے۔ جو کوئی غور کر کر سمجھ کر دیکھے تو معلوم کرے جانے کہ آدمی جب سے پیدا ہوتے ہیں دنیا ہی کی باتیں سیکھتے ہیں۔ دنیا کی ہی باتوں میں رہتے ہیں دنیا ہی کے کام کرتے ہیں۔ دنیا کے لوگوں سے دنیا ہی کے مذکور سنتے ہیں دنیا ہی کی باتیں دنیا ہی کے لوگوں کی باتیں آپس میں کہتے ہیں۔ دنیا کے زیب و زینت دیکھتے ہیں دنیا ہی کی خوبی ڈھونڈھتے ہیں دنیا ہی کا اپنا بھلا چاہتے ہیں اوس جہان کی آخرت کی باتیں کسی سے نہیں سنتے کوئی نہیں کہتا اس سبب سے اُس جہان کا بھلا نہیں چاہتے وہاں کا بھلا اپنا نہیں چاہتے۔ آخرت کی خیر و خوبی ہمیشہ ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام کے تئیں نہیں چاہتے۔ اس دنیا کے کام خیال میں رہ کر ایسے کام کرتے ہیں جو آخرت میں خواری میں پڑیں عذاب میں آگ میں

گریں دوزخ میں جلتے رہیں جو ایسے آدمی ہیں کہ ایمان نہیں لائے خدائے تعالے کو بھول
گئے وہی سب طرح کی خسارت میں زیان میں نقصان میں ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سوائے
اون لوگوں کے جو اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایمان لائے اللہ تعالے
کو اپنا معبود برحق جانا ایک جانا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خدا کا بھیجا پیغمبر
جانا قرآن کو خدائے تعالے کا کلام جانا آخرت کے دن پر ایمان لائے اور جو کچھ اللہ ورسول
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر دی اوسکو سچ جانا اوسی بات کے اوپر ایمان لائے
یقین کیا شک شبہ اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر میں کچھ نہ رکھا جو کچھ کرنے
کو فرمایا ہے کرنا اوسکا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا نہ کرنا اوسکا قبول کیا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اور اچھے کام کیئے جو کچھ اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کرنے کو حکم
کیا ہے بجالائے کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکوٰۃ دی خدا کے بندونکا
بھلا چاہا جو نہ کرنے کو کہا ہے نہ کیا شرک نہ لائے نافرمانی نہ کی وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ
اور آپس میں اون مومنوں مسلمانوں نے ایکدوسرے کو اچھے کاموں کی حق باتوں
کی نصیحت کی۔ نماز پڑھنے کو قرآن کتاب پڑھنے کو دین کے علم سیکھنے کی رغبت
دلائی خدائے تعالے کی رضامندی حاصل کرنے کی راہ بتائی خیر خیرات کرنا خدا کے
بندوں کے اوپر سکھلایا عدل وانصاف کرنا بتایا۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ع اور نصیحت ع
کی آپسمیں صبر کرنے کی اوپر ایک نے دوسرے کو اللہ تعالے کی بندگی میں یاد میں صبر
دلایا خدائے تعالے کی بے فرمانی گناہ نہ کرنے کے اوپر صبر سکھلایا۔ بیماری مرض و
مصیبت میں صبر کرنے کو کہا سو جن آدمیوں کے ایسے اچھے کام ہیں ایسا اچھا خوب طریقہ
ہے وہی دنیا میں آخرت میں سب طرح کے زیان سے نقصانوں سے نجات پانے والے
ہیں سب طرح کی دولت کو پہونچنے والے ہیں۔ اس پاک بزرگ سورت میں سب طرح
کے آدمیوں کی بات فرمائی جن آدمیوں نے دنیا میں گر کر بری عقیدت بے ایمانی
کی اپنے دل میں رکھی آخرت کی باتوں کو جھوٹ جانا کافر مشرک منافق رہے بڑے بڑے کام
کرتے رہے گمراہ ہوئے وے خسارے میں پڑے آخرت کی ہمیشہ کی دولت اون کے

Marfat.com

ہاتھ سے گئی شقی کم بخت ہوئی۔ اور جن آدمیوں نے آپ گمراہ ہو کر اوروں کو گمراہ کیا بُری عقیدت بُرے کام سکھلائے بُری راہ چلنے کو بتایا وے بہت بڑے خسارے میں نقصان میں عذاب میں پڑے۔ شقی الاشقیا ہیں شیطان کے نائب ہیں۔ ابوجہل ولید عاص بن وائل ابوالاسدین اور بڑے بڑے کافروں منافقوں کے گروہ ہیں ہیں اور جو آدمی اللہ تعالےٰ و رسول اصلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر ایمان لائے ایمان کو اپنے محکم کیا اچھے کام کرنے لگے بُرے کام سے چھوٹے مومن ہیں مسلمان ہیں۔ ہمیشہ کی خیر و خوبی کو پہونچنے والے ہیں سعید ہیں نیک بخت ہیں دولت مند ہیں ہدایت کی راہ میں ہیں اور جو آدمی اپنے ایمان میں دین میں پورے ہوئے مسلمانی کا طریق پورا کر کر اوروں کو بھی دین کے راہ کی ہدایت کی اچھے عقیدے ایمان کے سکھلائے اچھے عملوں کی راہ بتلائی۔ بُرے عملوں سے چھڑایا ہر طرح کا خیر کرنا بتایا وے بہت بڑے آدمی ہیں پیغمبر ہیں رسول ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں نائب ہیں ولی ہیں۔ پیر و مرشد ہیں ہادی ہیں سعید ہیں بہت بڑے دنیا و آخرت کے دولت مند ہیں۔ کامل ہیں۔

سورۃ ہمزۃ

سورۃ الھمزۃ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی تسع آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

وادہی واسطے ہر ایک عیب کرنیوالے غیبت کرنے والے کے جنے اکٹھا کیا مال اور گن کیا اسکو

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝

جانتا ہے یہ کہ مال اوسکا ہمیشہ رکھیگا اوسکو ہرگز نہیوں البتہ ڈالا جاویگا بیچ حطمہ کے

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ

اور کیا جانے تو کیا ہے حطمہ آگ ہے اللہ کی سلگائی ہوئی وہ جو

تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ ع

چڑھ جاتی ہے اوپر دلوں کے تحقیق وہ ہے اوپر اونکے دروازہ بند کیگئی بیچ ستونوں لمبے ہوئے کے

سورہ ہُمزہ مکی ہے اس میں نو آیتیں تیس کلمے ایک سو پینتیس حرف ہیں۔ اس سورت میں بیان ہیں کافروں کی بُری خویوں بدخصلتوں کا اور بیان ہے عذاب کا یعنی بُری خصلتوں پر وے آدمی بے دین جو مسلمانوں کو اُن کے منہ پر روبرو برا کہتے ہیں عیب کرتے نہیں پر اون کی پیٹھ کے پیچھے بدگوئی کرتے ہیں عیب کرتے ہیں۔ دنیا کی مال جمع کرتے ہیں بعضے کافر مکے میں تھے جو مسلمانوں سے اصحابوں سے ایسے معاملے کرتے تھے اونکے حق میں اور جو لوگ ایسی خصلتیں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملتیں کرتے ہیں اون لوگوں کے حق میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ ۃٌ وائے ہے دوری ہے رحمت سے عذاب ہے سختی ہے ہر ایک عیب کرنے والے کو جو کوئی عیب کرتا ہے نقصان پکڑتا ہے روبرو کسی مسلمان کے دوزخ کی آگ ہے ہر عیب کرنے والے کے تئیں طعنہ مارنے والے کے تئیں مسلمانوں کے عیب کے اوپر ہاتھ سے آنکھ سے اشارتیں کرتا ہے مسلمانوں کی سخن چینی کرتا ہے ایک جگہہ کی بات لیجاکر دوسری جگہہ کہدیتا ہے آپس میں دشمنی کروا دیتا ہے جدائی ڈالدیتا ہے۔ زبان سے ہاتھ سے رنجیدہ کرتا ہے۔ پھر اون بُری خصلتوں کے ساتھ بھی ن الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وہ شخص وہ بُرا آدمی ہے جو جمع کیا اوسنے دنیا کے مال کو وَعَدَّدَہٗ ۙ اور شمار کیا۔ بہت گنا اُسنے اس مال کو اَیَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ ۃ گمان کرتا ہے اپنے دل میں یقین کرتا ہے حق تحقیق جو وہ مال جمع کیا اوسکا ہمیشہ رہے گا اوسکے ساتھ یہ بات دنیا کے بندوں کی حقیقت ہے۔ یہ لوگ دنیا میں دنیا کے کام میں دنیا کے مال میں مال کے جمع کرنے میں دنیا کی معاملتوں میں مال کے حساب وکتاب میں ایسے ڈوبے ہوئے رہتے ہیں جو آخرت کو بھول گئے ہیں یہ ہی جانتے ہیں کہ مرنا نہیں ہوگا ہمیشہ اسیطرح دنیا میں رہینگے مال بھی اونکا ہمیشہ اُنکے پاس رہیگا۔ کَلَّا البتہ یہ بات نہیں جیسا کچھ اون لوگوں نے دنیا کے بندوں نے اپنے دل میں بوجھ رکھا ہے گمان کرتے ہیں مال ہمیشہ اون کے ساتھ رہے گا ایسا نہ ہوئیگا۔ دن کا مال اون کے ساتھ نہ جاویگا۔ آخر کو کچھ کام

نہ آویگا لَيُنْبَذَنَّ البتہ البتہ ڈالا جاویگا وہ آدمی جو عیب کرتا ہے غیبت کرتا ہے
مال کو جمع کرتا ہے دنیا کو ہی کے کاموں میں رہتا ہے گرادیا جاوے گا فِي الْحُطَمَةِ
اوس دوزخ میں جسکا حطمہ نام ہے ایسی سخت آگ ہے اوس دوزخ کی جو کچھ اوسپر
پڑے لوہا پتھر پہاڑ اسیوقت جل جاوے ۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ اور کسنے بتایا
ہے . . . تجھکو کیا جانتا ہے تو اے سننے والے کیا ہے حطمہ کیا چیز ہے کیسی سخت
جلانے والی ہے وہ دوزخ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ اللہ کے غضب کی آگ قہر سے
جلائی گئی ہے سات ہزار برس تک حکم سے پروردگار کے دوزخ کے فرشتوں نے
اوسکو جلایا ہے دہونکتے رہے ہیں جس آگ کو خدا تعالےٰ کے غضب نے جلایا ہے تیار کیا
ہے پھر کسکی قدرت ہے جو اوسکو بجھاسکے الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ وہ آگ ایسی
آگ ہے جو اوٹھتی بلند ہوتی ہے ۔ شعلہ کرتی ہے پہنچتی ہے دلوں کے اوپر دلوں کو جلاتی
ہے ۔ جن دلوں میں کفر ہے شرک ہے نفاق ہے بُرے عقیدے ہیں بُری خصلتیں
ہیں مال کی محبت ہے دنیا کی دوستی ہے خدا کی یاد محبت اخلاص اونکے دلوں میں
نہیں خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مسلمانوں کی مسلمانی کی دوستی
نہیں آخرت کی اوس جہان کی اپنے بھلے کی کچھہ فکر نہیں اون دلوں کو سوختہ کرتی ہے ۔
جلاتی ہے پھونکتی ہے ایک طرف سے جلتے ہیں بھنتے ہیں ۔ دوسری طرف سے پھر
نئے ہوتے ہیں پھر بھنتے ہیں اسیطرح سے ہمیشہ ہمیشہ اسی حال میں رہینگے اِنَّهَا
عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ تحقیق وہ آگ وہ دوزخ اون کافروں کے اوپر باندھی گئی ہے
بند کیگئی ہے فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ لمبے لمبے بڑے ستونوں میں تسلوں میں موسلوں
میں ۔ جب مسلمان گنہکار دوزخ سے شفاعت کے سبب نکل چکینگے ۔ تب حکم ہوویگا کہ
دوزخ کے دروازے بند کردیں اور دروازوں کے پیچھے لمبے لمبے ستون موسل تلے
لگادیں ایک ایک موسل تلا دوزخ کے دروازے کا ایسا ہے کہ ساری دنیا کے آدمی
لشکر زور کریں اگر کھولنے چاہیں تو اپنی جگہہ سے تفاوت نہ کرسکیں سرکا نہ سکیں پھر کبھی
دے دروازے کھلنے کے نہیں وے دوزخی ہر طرح سے ناامید ہوجائینگے ۔ ہمیشہ ہمیشہ

Marfat.com

دے کافر اوس آگ میں جلتے رہینگے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب مومنوں مسلمانوں
کو اپنے غضب سے دوزخ میں پناہ میں رکھے اپنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کے
صدقے سے اپنی رحمت کے سبب بہشت میں جگہہ دیوے اپنے دیدار کا جمال کا مشاہدہ
نصیب کرے آمین آمین یا رب العلمین

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ
شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنیوالی نہایت مہربان ہے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ○ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ
کیا نہ دیکھا تونے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھیوں والوں کے کیا نہ کردیا مکر اونکا

فِیْ تَضْلِیْلٍ ○ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ○ تَرْمِیْھِمْ
بیچ گمراہی کے اور بھیجے اوپر اونکے پرندجانور جماعت جماعت پھینکتے ہیں

بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ○ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ○ ع
پتھر کنکر سے پس کردیا ان کو مانند بھس کھائی ہوئی کے

سورہ فیل مکی ہے اسمیں پانچ آئتیں ہیں اور چوبیس ۲۴ کلمے ہیں اور چورانوے حرف ہیں
تفسیروں میں قرآن مجید کی مذکور ہے ۔ بیان کیا ہے کہ ایک حبشی ابرہہ اوسکا نام یمن کے ملک
کا بادشاہ تھا نجاشی حبش کی بادشاہ کیطرف سے یہ دونو بادشاہ نصرانی تھے حضرت عیسے علیہ السلام کی اُمت میں تھے ابرہہ نے حج
کے موسم میں دیکھا کہ بہت خلق اللہ بہت لوگ ہر طرف سے کعبۃ اللہ کی زیارت کو آتے
ہیں حج کرتے ہیں یہہ بات اوسکو بہت بری لگی حسد سے اوسنے چاہا کہ مکے میں کوئی زیارت
کو نہ جاوے پھر اوسنے ضد سے ایک گھر بنایا اوسکے گھر کے دروازوں میں دیواروں
میں سونا ردپا بہت سا لگایا موتی جواہر سے اوسکو جڑا دیا پھر ہر طرف کے لوگوں
کو زبردستی سے تاکید کی اپنے اوس گھر کی زیارت کرنے کے واسطے بلایا اور مکہ مبارک
کیطرف جانے سے سب کو روکا یہ بات حج کرنے والوں کو مکے کے رہنے والوں کو بہت
بری لگی ایک آدمی مکے کے رہنے والوں سے یمن کے شہر میں گیا اوس گھر کی زیارت
کی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اوس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اختیار

بہت ظاہر کیا اوس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اختیار بہت بڑھایا پھر ایکدن وقت پاکر اوس
گھر کی دیواروں کو نجاست سے گندگی سے آلودہ کرکے لیپ کر وہاں سے بھاگ آیا یہ
خبر ہر طرف پہونچی لوگوں کے دل اوس گھر کی زیارت سے پھر گئے خلق کی رجوع جاتی رہی
پھر وہ گھر کسیطرح جل گیا اوسمیں آگ لگ گئی اس سبب سے وہ بادشاہ بہت ساناخوش
ہوا بہت بیزار ہوا جانا کہ مقرر یہ کام مکے کے لوگوں نے کیا ہے۔ اسواسطے ایک لشکر جمع
کی بارہ ہزار ہاتھی لیکر اور ایک روایت میں ہے کہ ہزار ہاتھی لیکر کعبے کے گرانے ڈھانے
کے واسطے چلا۔ وہاں پہنچ کے مکے کے گرد وپیش آس پاس لوٹا مارا غارت کیا مکے کے رہنے
والوں نے خوف سے شہر کو خالی کیا سب کوئی پہاڑوں کے اوپر چڑھ گئے، دو آدمی وہاں رہ
گئے تھے ایک عبد اللہ بن ام مکتوم کا دادا بہت بوڑھا وضعیف و ناتواں وہ رہ گیا اور
دوسرے عبد المطلب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے داداون سے اور
اس بادشاہ سے آشنائی تھی۔ یمن میں سوداگری کے واسطے جاتے تھے ملتے تھے ملاقات تھی
اُس اپنی شناسائی کے سبب مکے میں رہ گئے تھے پھر اوس کافرنے جب حرم کے گرد وپیش کو لوٹ
لیا عبد المطلب کے دو سو اونٹ اوس لوٹ میں پکڑے چلے گئے۔ یہ خبر سنکر عبد المطلب ابرہہ
کی ملاقات کیواسطے گئے بادشاہ سے جاکر ملے ابرہہ نے اون کو دیکھکر بہت عزت وحرمت کی
بہت باتیں پوچھیں عبد المطلب نے اوسکو اچھے اچھے جواب دیئے وہ بہت خوش ہوکر اون سے
کہا اپنا جو کچھ مطلب ہووے کام ہووے مجھ سے کہو میں وہ کام تمہارا کردوں عبد المطلب
نے کہا میرے دو سو اونٹ لوٹ میں آئے ہیں تمہارے لشکر میں ہیں حکم کرو کہ وے اونٹ میرے
حوالے کردیں ابرہہ نے سنکر کہا میں تمکو بہت عقلمند جانتا تھا اسبات سے جانا کہ تمکو عقل
تھوڑی ہے میں کعبے کے ڈہانے کے واسطے آیا ہوں اور تمہارا اشرف فخر وبزرگی بڑائی اسی
گھر سے ہے اور تمہارا رہنا اسجگہ اسی گھر کے سبب سے ہے اور میرے دل میں ہے کہ اس گھر کو
کردوں جڑ سے اوکھاڑ ڈالوں پھر تمہارا ٹھکانا جاتا رہے گا کہاں رہوگے میںنے یہ سمجھکر
تم سے کہا تم نے اپناہی مطلب بیان کیا اگر تم اوس گھر کی شفاعت کرتے تو میں معاف
کردیتا درگذر کرتا چلا جاتا تمنے اس گھر کی کچھ بات نہ کہی اپنے اونٹ مانگے اونٹ کیا چیز ہے

Marfat.com

جو میں اوس گھر کو گرانے سے معاف کرتا تو تمہارا گھر بھی سلامت رہتا اور تمہارے اونٹ اور سب
مال میں بخشدیتا جتنے یہ بات بہت کم ہمتی کی کی ہے ۔ عبدالمطلب نے جواب دیا کہا میں ان
اونٹوں کا مالک ہوں اس گھر کا مالک اور خاوند میں نہیں ہوں اس گھر کا مالک خداوند
تعالے ہے وہی اپنے گھر کی محافظت نگہبانی کرنے والا ہے کرلیوے گا میں کون ہوں جو اسکی
درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھ حاجت نہیں میرے اونٹ مجھے منگادے ابرہہ نے
لوگوں کہے کہ اون کے اونٹ اون کے حوالے کردیویں اور رخصت کیا اور رخصت کے وقت
کہا کل اسی مطلب کیلئے میں سوار ہوکر آؤنگا جو کچھ ہوویگا سو دیکھ لوگے عبدالمطلب اپنے اونٹ
لیکر مکے میں چلے آئے خاطر جمع کرکے بیٹھے ابن ام مکتوم کے دادا سے یہ حقیقت کہی اور
کہا کل وہ اس نیت سے سوار ہوکر آویگا. عبدالمطلب اور ابن ام مکتوم کے دادا دونوں کعبۃ اللہ
کے دروازے کا حلقہ پکڑکر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالے کی درگاہ میں مناجات کی کہا اے
پروردگار ہم امید نہیں رکھتے سوائے تیرے تجھی سے امیدوار ہیں اس گھر کی تو حمایت
کر یہ گھر تیرا گھر ہے کعبے کا دشمن تیرا دشمن ہے اس لشکر کے ہاتھ سے بچائیو مناجات کرکر
اپنی اپنی جگہ میں بیٹھے دوسرے دن ابرہہ فوج کو تیار کرکر سوار ہوکر مکے کیطرف چلا
اور ہاتھیوں کو آگے رکھا ایک بہت بڑا ہاتھی مردانہ محمود اُس ہاتھی کا نام تھا اُسکو
سب ہاتھیوں کے آگے کیا ایک آدمی کو گردو پیش کے آدمیوں سے بڑھکر راہ بتانے
کے واسطے آگے لیا اسطرح چلے جب حرم کے پاس پہونچے محمود نے اوسیوقت اپنی سونڈ
زمین کو لگاکر سر نیچا کیا کعبے کی طرف اللہ تعالے کو سجدہ کیا اور سجدہ کرکر پیچھے کو بے اختیار
ہٹا بھاگا اور سب ہاتھی اوسکے پیچھے بھاگے جہاں وے اون کو جتنا جتنا آنکس مارتے تھے
کر شہر کیطرف پھریں نہ ہو سکتا لشکرہی کیطرف جاتے تھے ۔ محمود کو جتنا جتنا آنکس مارکر
حرم کیطرف لاتے تھے بیٹھ بیٹھ جاتا تھا اور شتابی سے اوشکر پیچھے کو پھرتا تھا ۔ ابرہہ نے
اس حال کو دیکھکر بہت محنت کی بہت تردد کیا کسیطرح ہاتھی آگے چلیں کچھ نہ ہوا صبح سے
لیکر آخر دن تک اسی قصے میں گذرا آخر وہ کافر عاجز ہوا احمق ہو رہا اور قریش مکے کے
لوگ پہاڑوں کے اوپر چڑھے ہوئے کہتے تھے اے خداے اپنے گھر کو کسیطرح سے بچاویگا

Marfat.com

جب وقت بے وقت ہوا ابن ام مکتوم کے دادا نے عبدالمطلب سے کہا تھا تو نے کہا تھا کہ کل کو فوج
آوے گی اب تک کوئی نہیں آیا کیا ہوا خبر لیا چاہیئے عبدالمطلب باہر نکل کر ایک بلندی کے
اوپر چڑھ کر دیکھنے لگے اوس دیکھنے میں نظر اون کی جدے کیطرف پڑی جدہ ایک شہر ہے دریا
کے کنارے پھر یکایک اون کی نظر میں آیا دیکھا کہ ایک بڑی فوج پرند جانوروں کی جدے
کیطرف سے دریا کے کنارے سے آتی ہے اور مکے کے گرد طواف کر کر دشمن کی فوج کیطرف
جاتی ہے یہ دیکھکر اُس بڈھے سے بیان کیا اوسنے کہا کام پورا ہوا خدائے تعالے کی مدد سے تم
نیچے جاکر حقیقت دیکھو تو کیا ہوتا ہے۔ عبدالمطلب نے وہاں نزدیک جاکر دیکھا کہ اون جانوروں
کے کالے سیاہ پر تھے۔ سبز گردنیں تھیں اون کی اوس کافر کی فوج کے اوپر حملہ کیا ہر ایک کے
پاس تین تین پتھر تھے دو پتھر دونو پنجوں میں اور ایک پتھر منقار میں چونچ سے مارنے لگے
ہر ایک پتھر کے اوپر ایک ایک کافر کا نام لکھا تھا جسکو مارتے تھے سر میں اُسکے لگ کر ہاتھی
کے پیٹ میں ہو کر نکل جاتا تھا سوار کو ہاتھی سمیت مار رکھتا تھا اسیطرح سے سب کو مارا کوئی نہ
نہ بچا گھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے ایک محمود ہاتھی تھا جو اون نے خدائے تعالے کو
سجدہ کیا تھا وہی سلامت رہا اور ابرہہ تنہا اکیلا بھاگ کر حبش کے ملک کو نجاشی کے
پاس چلا گیا۔ کتنے دنوں میں وہاں پہونچا بادشاہ کو خبر ہوئی روبرو گیا نجاشی نے اُسکو
اس حال میں اکیلا دیکھکر تعجب کیا ابرہہ نے تمام قصہ اول سے آخر تک بیان کیا نجاشی
بہت حیران ہوا حیرت میں رہا اس سے پوچھا کیسی صورت کے تھے وے جانور ابرہہ نے اُس وقت
اوپر کو اپنی نظر کی ایک جانور اُسکے ساتھ چلا آیا تھا سر کے اوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اوسکے
اوپر پڑی دیکھکر کہا کہ یہ جانور ہے نجاشی اوسکو دیکھتا تھا کہ اوس جانور نے ابرہہ کے نام کے
کنکر سے جو اُسکے پنجے میں تھا مارا ابرہہ کے سر میں لگ کر نیچے سے پار ہو گیا نجاشی کے روبرو
وہ مر کر زمین میں گر پڑا سب دیکھنے والوں نے تعجب کیا پھر مکے میں جو لوگ مارے گئے تھے
اُنکا سب مال خزانہ پڑا رہ گیا تھا عبدالمطلب نے جو کچھ نقد و جنس پایا لیکر اپنے گھر میں پہونچایا
خاطر جمع کر کر اون لوگوں کو جاکر پہاڑمیں خبر دی سب لوگ اوتر کر آئے جو کچھ اونکا مال و متاع
باقی رہا تھا اونہوں نے لوٹ لیا غارت کیا عبدالمطلب کو اوس وقت سے مال بہت ہوا۔

Marfat.com

دولت مند ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ اس قصے کو فرماتا ہے۔ تاکہ سب کوئی جانیں کہ وہ خاوند ایسا قادر ہے جسنے ہاتھی کی فوجوں کو چھوٹے چھوٹے پرندے جانوروں کے ہاتھوں سے مار ڈالا پھر کوئی اوس پاک خاوند کی درگاہ میں بے ادبی نکرے جو کوئی بےادبی کریگا اسیطرح مارا جاویگا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا نہیں جانا تو نے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نہیں دیکھا کیا کیا کیسا کیا تیرے پروردگار نے بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ ہاتھی والوں کے ساتھ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ کیا نہ کر دیا تیرے خدا نے انکے مکر و فریب کو اون کی تدبیروں کو گمراہی کے درمیان جو مکے کے ڈہانے کے کعبے کے توڑنے کے واسطے کرتے تھے وے سب اون کی تدبیریں خواری خرابی کے درمیان کردیں جو خرابی اونہوں نے خدائے تعالےٰ کے گھر کے واسطے چاہی تھی وہ خرابی اونہیں کے اوپر پڑی آپ ہی مارے گئے خراب ہوئے وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ اور بھیجے اونکے مارنے کے لیئے جانور اوڑنے والے گروہ گروہ فوج فوج ابابیل اونکا نام تھا۔ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ مارتے تھے وے جانور اوس لشکر کے تئیں پتھروں سے وے پتھر تھے سجیل سے بنے ہوئے یعنے زمین کی بھیگی مٹی سے کچے ڈھیلے خشک ہوئے سخت سے۔ روایت یوں ہے کہ حکم ہوا پروردگار کا ابابیل جانوروں کو ہزاروں فوج کی فوج جانوروں کی اول اوڑکر دریا کے کنارے تر مٹی کے ڈھیلے دونوں پنجوں میں اور ایک منقار یعنے چونچ میں اوٹھا لیا باؤ کو حکم ہوا اوس مٹی کو جو اون کے ہاتھوں میں پنجوں میں تھی خشک ہو جاوے وہ مٹی خشک ہو گئی پتھر ہو گئی ہر ایک پتھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا تھا وہ پتھر جسکا نام اُس پتھر میں لکھا ہوا تھا اوسی کافر کے سر میں گولی کی طرح لگتا تھا۔ لوہے کے خود کو توڑکر نیچے سے گذر جاتا تھا۔ ہاتھیوں کے پیٹوں کو پھوڑ دیتا تھا۔ وے پتھر مکے کے لوگوں نے اوٹھا رکھے تھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت تک باقی رہے تھے۔ ایک باسن بھرا ہوا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور ایک باسن بھرا ہوا بی بی اُمہانی حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی بہن کے گھر میں تھا۔ حکیم ابن حزام ایک اصحاب ہیں وے کہتے ہیں میں نے وہ پتھر دیکھے
تھے سُرخ تھے چنے سے چھوٹے مسور سے بڑے جو دے تھرکے پتھر نہ ہوتے تو میں لشکر جمع
کرلیتا جو مسجد میں تمام فرش ہو جاتا۔ ایسے چھوٹے پتھروں سے وہ ہاتھیوں کی فوج ماری
گئی فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۵ پھر کردیا خدائے تعالے نے اون ہاتھی والوں کو ع
اون کافروں کی فوج کو پتھروں کے مارنے سے جیسے گھاس چبائی ہوئی ریزہ ریزہ جیسے
کوئی جانور بیل گھاس کو کھانے میں چبانے میں ریزہ ریزہ کردیتا ہے۔ اسیطرح خدائے
تعالے کے غضب کے قہر نے اون کو چاب ڈالا نیست و نابود کردیا۔ یہ قصہ اصحاب فیل
کا بہت بڑی دلیل ہے کعبۃ اللہ شریف کی بزرگی کی خدائے تعالے کے گھر کی بڑائی کی
اور اوس فوج کے مارے جانے سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے تولد ہونے سے باون دن کا یعنے پچاس اور دو دن کا تفاوت تھا باون دن کے
پیچھے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہوئے۔ یہ بھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے قدموں کی برکت تھی۔ جو دشمن اس مکان کے کہ جس مکان میں
حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تولد ہوا اسطرح سے مارے گئے اللہ تعالے نے
قدرت اپنی ظاہر کی عرب میں یہ قصہ مشہور رہا۔ سب لوگوں نے جانا کہ خدائے تعالے
نے اپنے گھر کی حمایت کی پھر اس سبب سے مکے میں رہنے والوں کی سب خلق کے پاس
بزرگی بڑائی عزت حرمت زیادہ ہوئی۔

سُورَةُ لِإِيلَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۵ إِلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۵

اسواسطے کہ ہلا رکھا قریش کو ہلا رکھنا انکو کوچ سے جاڑے کی اور گرمی کی

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۵ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوعٍ ۵

تو چاہیے کہ بندگی کریں اس گھر کے رب کی جسنے ان کو کھانا دیا بھوک میں

وَآمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۵ ع

اور امن دیا ڈر میں

Marfat.com

مکی ہے۔ اسمیں چار آیتیں ہیں سترہ کلمے اور تہتر حروف ہیں بعضے قرأت والے الم ترکیف اور لایلاف میں فرق نہیں کرتے دونوں کو ایک ہی سورت کہتے ہیں لایلاف کے لام میں فصل نہیں کرتے وصل کرتے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مصحف میں دونوں سورتوں کے بیچ فصل نہ تھی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لایلاف کے سرے پر نہیں لکھی تھی دونو کو ایک سورت کرکے لکھا تھا۔ اور حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں ان دونوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ قریش مکے کے رہنے والے سوداگری کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑوں کے دنوں میں یمن کے ملک میں جاتے تھے۔ اور گرمیوں کے دنوں میں شام کے ملک میں جاتے تھے۔ راہ میں چور ٹھگ بہت تھے تصدیع پہنچاتے تھے اس سبب بہت احتیاط سے لاچار دونوں سفر کرتے تھے جو سفر کرتے سوداگری نہ کرتے تو مکے میں کچھ کھیتی زراعت نہ تھی تصدیع پاتے رہ نہ سکتے تجب سے اللہ تعالے نے اون ہاتھی والوں کی فوج کو اسطرح سے مارا اپنے گھر کو بچایا تب سے قریش جہاں جاتے تھے وہاں کے لوگ اونکی بڑی تعظیم کرتے حرمت کرتے مکے کی بڑائی بزرگی کے واسطے اونکی بڑی تعظیم کرتے اور ہر ایک شہر کے آدمی قریش کو کہتے یہ حرم کے لوگ ہیں خدا کے گھر لوگ ہیں راہ میں کوئی چور ٹھگ اون کو پاس نہ جاتا سب کوئی اونکا ادب کرتے پھر قریش خوب کمائی کر کر سوداگری سے بہت نفع لیکر اپنے گھروں کو آتے خوشیاں کرتے۔ اپنے بتوں کی نذریں قربانیاں کرتے۔ اونٹ گائے بکریاں ذبح کرتے آپس میں ضیافتیں کرتے اللہ تعالے نے یہہ سورت بھیجی تاکہ وے لوگ اپنی بیوقوفی کو جانیں احمقی کو بوجھیں اپنی ناشکری کے اوپر تعجب کریں اپنی بیخبری کے اوپر حسرت کریں اپنی نادانی کے اوپر افسوس کریں نعمت و خیر خوبی خدائے تعالے کیطرف سے جانیں۔ اور بندگی بتوں کی نہ کریں۔ خدائے تعالے کی بندگی کریں خدائے تعالے کو بھول نہ رہیں اوس خاوند کی نعمت دینے والے کی خیر و خوبی مانیں بڑائی دینے والے کا شکر بجالاویں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ قریش کی الفت دینے کے واسطے مکے کے رہنے والوں کے ملاپ کے واسطے حرمت دی سب لوگوں کے دلوں میں بزرگی بڑائی بخشی اپنے گھر کے کعبے کے مکے کے دشمنوں کو دور کیا مار ڈالا بہت لوگوں کے دلوں میں اوس گھر کی الفت بخشی اوس گھر کی برکت سے بہت لوگوں کے دلوں میں اوس گھر کے رہنے والوں کو بھی الفت بخشی اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ ملاپ اون قریش کا سفر میں ہے جاڑوں کے دنوں میں اور گرمیوں کے دنوں میں شہروں کے لوگ اون سے اُلفت کرتے ہیں اس سبب اپنی تجارت سوداگری کرکے بہت مال ومتاع حاصل کرکے اپنے گھر آتے ہیں پھر اون کی یہ دولت جمعیت اونکے آپسمیں اخلاص اور دوستی الفت کا سبب ہوتی ہے۔ پھر بڑا عجب ہے بڑے تعجب کرنے کی بات ہے کہ ایسی نعمت خدائے تعالے کیطرف سے پاکر بتوں کو پوجیں بتوں کی بندگی کریں اپنے صاحب کی نعمت دینے والے کی بندگی نہ کریں ایسے خاوند کو بھول جاویں فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ پھر یہ بات جو بوجھیں تو چاہیے جان سے تن سے دل سے بندگی کریں اس گھر کے خاوندگی کے کے صاحب کی جس گھر کی بزرگی بڑائی سے اون کی بڑائی ہے۔ اَلَّذِيْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وہ صاحب وہ خاوند جسنے کھانا دیا اسباب کھانے کے دیئے اون کو دونو سفر کرنے کے سبب سے اور پیٹ بھر دیا اون کا اون کو بھوک سے بچا دیا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ اور امن میں چین میں رکھا اون کو اوس گھر کے سبب سے اوس گھر کی بزرگی کے سبب سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے لوٹنے کے ڈر سے اونکو چھڑا دیا۔ جس خاوندنے اون کے ساتھ یہ سب احسان کیئے چاہیئے کہ کفران نعمتوں کا اوسکی نہ کریں ناشکر نہ ہوویں۔ بت پرستی چھوڑدیں حقتعالے کی بندگی کریں۔ ایمان لاویں مشرک نہ ہوویں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکے سبب سے اس گھر کو بزرگی بخشی انکے تابعدار ہوویں اوسکے اوپر ایمان لاویں دونوجہان کی خوبی پاویں مومن مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس سورت کی نصیحت کو سمجھکر حقتعالے کی نعمتیں جو ہزاروں طرح کی نعمتیں ہر ایک آدمی کو

Marfat.com

بخشی ہیں اپنے اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجا لاوے۔ ایمان کو محکم کرے۔ اس پاک پروردگار
کی بندگی تن سے دل سے جان سے بجا لاوے وہی خاوند ہے جو کھانا پینا دیتا ہے
ہر طرح سے پرورش کرتا ہے امن چین میں سب کو رکھتا ہے صحت سلامتی بخشتا
ہے بڑی بے انصافی ہے کہ جو یہ نعمتیں اوس خاوند کی لیویں اور بندگی اور تابعداری
نفس کی شیطان کی طبیعت کی دنیا کی دنیا کے لوگوں کی کرتے ہیں اور سچے معبود کو خاوند
کو بھول جاویں شکران نعمت کا بھی ہے جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ
اوس پاک پروردگار کی بجا لاتے ہیں اور ان سب نعمتوں کے وسیلے دنیا کے دین
کے ظاہر و باطن کے خیر و خوبی کے سبب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم ہیں۔ اونکی طفیل سے سب کچھ پیدا ہوا ہے۔ اور ایمان اور دین قرآن کتاب علم
وعمل دوزخ سے چھٹنا بہشت میں داخل ہونا سب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے صدقے سے سلامتی سے ہے اب لازم ہے کہ اونکے ہر طرح سے
تابعدار ہو رہیں اللہ تعالے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیچھے اپنے پیر واُستاد
کی متابعت بجا لاویں۔ اون کی دوستی رکھیں جس سے دنیا وآخرت کی دولت پاویں

سورۃ الماعون مکیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی سبع ایات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع اللہ کے نام جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ
تونے دیکھا جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونا سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے

الْيَتِيْمَ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ
یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر پھر خرابی ہے ان

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ
نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں وہ جو

Marfat.com

ع ۱/۷

يُرَآءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

دکھاوا کرتے ہیں اور مانگے نہ دیں برتنے کی چیز

سورۃ ارایت الذی مکی ہے اسمیں سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پندرہ حرف ہیں آدھی سورۃ میں کافروں کی حقیقت کا بیان ہے۔ جیسے ابو جہل عاص بن وائل ولید اور کافر مشرک اور آدھی سورت میں منافقوں کا بیان ہے جیسے عبد اللہ بن سلول اور اور منافق۔ تفسیروں میں مذکور ہے کہ ابو جہل ملعون قیامت کے دن کو نہ مانتا تھا اور مسلمانی کے دین کو جھوٹ جانتا تھا یتیموں کے مال کو لیکر آپ تصرف کرتا اور اون کو مارتا اور دور کرتا اور غریبوں کو آپ کھانا نہ دیتا اور اور لوگوں کو بھی غریبوں فقیروں کے کھانا کھلانے سے دینے سے منع کرتا اللہ تعالےٰ نے اوسکی حقیقت کے بیان میں اور ایسے لوگوں کی بدخوئی کے بیان میں یہ سورت بھیجی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَرَاَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ دیکھا تو نے اوس بڑے کافر کو جانا تو نے اوس بڑے بدبخت آدمی کو جو دروغ جھوٹ کہتا ہے۔ دین کو جھوٹا جانتا ہے روز قیامت کو جھٹلاتا ہے مسلمانی کے دین کو ایسے سچے دین کو ابو جہل بے ایمان بے عقل نہیں مانتا جزا کے دن کو فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ پھر یہ کافر بدبخت کی وہ بدخوئی ہے جو سختی سے ستم سے دور کرتا ہے یتیم کو جبر کرتا ہے۔ اوسکو مارتا ہے وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ اور ترغیب نہیں دلاتا ہے اپنے یار و آشنا خویش قرابتوں کو نہیں کہتا کسیکو فقیروں غریبوں مسکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دیتا ہے نہ اور کسیکو دینے کہتا ہے اولٹا منع کرتا ہے اور اون کو دینے نہیں دیتا ہے۔ یہ بدخوئی ایسی بری خصلت مسلمانوں کی نہیں ہوتی۔ یہ خصلتیں کافروں کی ہوتی ہیں۔ اس بات میں اشارت ہے نصیحت ہے مسلمانوں کو جو سمجھیں بوجھیں کہ ایسی خوئیں بہت بری خوئیں ہیں مسلمانوں کے یہ کام نہیں مسلمانوں کو یہ خصلتیں نہ چاہئیں جس کسی میں یہ خصلت ہے بے ایمانی کی نشانی ہے ایسے آدمی کو آخرت کے

Marfat.com

لیے دن کے اوپر جو جزا کا دن ہے یقین نہیں اوس دن کو جھوٹھ جانتا ہے مگر جو کوئی جیسا کرے گا آخرت میں ویسا پاویگا۔ غرض ایسا کام نہ کرنا چاہیئے* جو اس سبب سے آخرت میں اللہ تعالےٰ بھی اُسکی غریبی فقیری کے اوپر رحم کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یتیم کے سر کے اوپر شفقت کا ہاتھ پھیرتا ہے جتنے اُسکے سر کے بال ہیں ہر ایک بال کے شمار میں نیک عمل اوسکے اعمالنامے میں لکھے جاتے ہیں۔ اور وہ اتنا ہی ثواب پاوے گا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے ایک آدمی تھا بنی اسرائیل میں زاہد تھا عابد تھا ساٹھ برس ہوئے تھے اُسکو بندگی کرتے ہوئے ایکدن ایک عورت خوب صورت کسی کام کے واسطے اوسکے پاس آئی اکیلا وقت تھا اور کوئی اوسکے پاس نہ تھا اوس زاہد کو شہوت ہوئی بے اختیار ہو کر اوس سے نہ کرنے کی بات ہو گئی پھر اس کام کے پیچھے زاہد کو ندامت ہوئی اپنے اوس کام کے اوپر بہت ناخوش ہوا غمگین ہوا پھر ایک تالاب میں غسل کے واسطے گیا۔ غسل کرچکا تھا کہ جو اُسکے مرنے کا وقت آن پہونچا تالاب کے اندر ہی جان نکلنے لگی۔ اوسی وقت ایک فقیر آیا اوسکو اوسکے حال کی خبر نہ تھی کچھ سوال کیا خیرات مانگی اوس زاہد کی چادر میں ایک روٹی تھی ہاتھ سے اشارت کہ چادر سے روٹی لیوے اودھر فقیر وہ روٹی لیکر چلا ادھر وہ زاہد مر گیا اوسکی روح کو فرشتوں نے لیکر اللہ تعالےٰ کے حضور میں پہونچایا حکم ہوا کہ اوسکے عملوں کو نیکی بدی تولنے کی ترازو میں رکھیں تولیں ساٹھ برس کی عبادت ایک طرف رکھی اور زنا حرام کا عمل ایک طرف رکھا۔ آخر حرام کا عمل بھاری پڑا نیک عمل اُسکے آگے سبک ہو گئے۔ اوسوقت وہ شخص ناامید ہوا جاتا کہ دوزخ میں پڑیگا حکم ہوا کہ وہ جو ایک عمل آخرت کا اوسکا جو فقیر کو روٹی دی تھی اون عملوں کے ساتھ رکھکر تولو اتنی خیرات اوسکی اور سب کاموں کے ساتھ اوس گناہ پر بھاری پڑی۔ نیکیوں کا پلہ اُسکا بھاری ہو گیا مغفرت پائی بخشا گیا۔ بہشت کے داخل کرنیکا حکم ہوا۔ جاننا چاہیئے کہ روٹی دینے کا ثواب مسکین کے کھانا کھلانے کا فائدہ ایسا کچھ ہوتا ہے اور جو کوئی کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا ہے اور اس حال میں بخیلی کرتا ہے

* بلکہ یتیموں کے اوپر مہربانی کرنا فقیروں مسکینوں کو کھانا کھلانا خبر لینا غریبوں کے حال پر رحم کرنا چاہیئے *

Marfat.com

وہ بڑا بدبخت ہے لئیم ہے مسلمانی کا کام وہ نہیں کرتا ہے۔ یہ آیتیں کافروں کے اوپر کافروں کی خصلتوں کے بیان میں تھیں آگے منافقوں کا بیان ہے فَوَيْلٌ پھر یہ بات ہے اس بات کو جانا چاہیئے کہ ویل ہے سختی ہے عذاب کی خواری ہے خرابی ہے دوزخ کی آگ ہے۔ لِلْمُصَلِّينَ ۙ الَّذِينَ هُمْ اون نماز پڑھنے والوں کو وے نماز پڑھنے والے جو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کی بندگی کی قدر نہ جان کر اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے کی عبادت کی خوبی نہ بوجھ کر آخرت کے عذاب وثواب دوزخ و بہشت اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے وعدوں کے اوپر ایمان نہ رکھکر۔ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ اپنی نماز سے بے خبر ہیں بھولنے والے ہیں غافل ہیں نماز پڑھنے سے نہیں جانتے کیا پڑھتے ہیں کچھ ادب کھڑے ہونے میں رکوع سجدے میں نہیں کرتے اور سورتیں قرآن کی اچھیطرح ٹھہر کر نہیں پڑھتے نماز کے ارکان شتاب شتاب کر تمام کر ڈالتے ہیں اپنے دل کو نماز میں حاضر نہیں رکھتے ہیں نہیں جانتے ہیں کسکی بندگی کرتے ہیں کسکے آگے کھڑے ہوتے ہیں کسکے واسطے سر نیچا کرتے ہیں کسکو سجدہ کرتے ہیں نماز کی قدر کچھ نہیں کرتے الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۙ وے لوگ ہیں وے جنکے واسطے ویل ہی عذاب کی سختی ہے جو ریا کرتے ہیں لوگوں کے دکھانے کے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کے لالچ میں نماز پڑھتے ہیں خدا کے واسطے نماز نہیں پڑھتے خدا کی رضامندی نہیں چاہتے وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ زکوٰۃ مال کی نہیں دیتے اور وے چیزیں جو آپس میں ایک کی دوسرے کام آوے دیگچہ پتیلہ توا تغاری پیالہ رکابی سوئی ڈول کدالی۔ آگ پانی نمک منع کرتے ہیں نہیں دیتے۔ یہ سب خصلتیں بری خصلتیں ہیں بے ایمانی نفاق کی ہیں۔ منافقوں کو چاہیئے مسلمانوں کو نہیں مسلمانوں کو چاہیئے ان خصلتوں سے دور رہیں اللہ تعالےٰ ان باتوں سے ناخوش ہے اور بیزار ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ سے لیکر آخر تک منافقوں کا احوال ہے۔ اسمیں اشارت ہے جو منافق کافر سے بدتر ہے دین میں آکر بے دین ہوتا ہے فرضوں کو ترک کرتا ہے اللہ تعالےٰ سے دغابازی کرتا ہے۔ مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے مسلمان کہلاتا ہے اور باطن

Marfat.com

مشرک منافق رہتا ہے اسواسطے حقتعالے نے ایسے لوگوں کے حق میں ویل فرمایا
بڑے سخت عذاب میں گرنے کی اون لوگوں کے خبر دی اللہ تعالے نے مسلمانوں کو ریا
سے نفاق سے پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

سورۃ الکوثر مکیۃ و بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہی ثلث ایات
شروع اللہ کا نام کو جو نہایت مہربان بڑا رحم والا

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ
ہمنے دی تجکو کوثر سو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر بیشک جو بیری ہی تیرا

هُوَ الۡاَبۡتَرُ ٪
وہی رہا پیچھا کٹا

سورۂ کوثر مکی ہے اسمیں تین آئتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں تفسیروں میں لکھا ہے کہ
ایکدن حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبۃ اللہ شریف کی مسجد سے
نماز پڑھ کر اپنے دولتخانہ کو جاتے تھے دروازے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی
عاص نام تھا اوسکا وائل کا بیٹا لعنت خدا کی اوسکے اوپر اوسنے کچھ بات کہی کہ کر
مسجد کے اندر آیا اور کئی کافر مسجد کے درمیان بیٹھے تھے۔ اونہوں نے اوس سے پوچھا
کسکے ساتھ باتیں کرتا تھا اوسنے بے ادبی سے کہا اوسی ابتر سے بات کہتا تھا۔ ابتر عرب
کی زبان میں اوس آدمی کو کہتے ہیں جسکے اولاد نہ ہووے پیچھے اوسکے کوئی نہ رہے
اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایک فرزند طاہر نام بی بی خدیجہ
رضی اللہ عنہا سے ہوئے تھے اونہوں نے اون دنوں میں وفات پائی تھی اوس کافر
کی بے ادبی کی خبر حضرت صلے
اللہ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی مبارک دل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کا غمگین ہوا اللہ تعالے نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کو خاطر تسلی
کے واسطے یہ سورت بھیجی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؕ تحقیق ہمنے دیا تیرے تئیں یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم
بخشا تجھکو بہت کچھہ ہر ایک طرح کی خیر وخوبی کی زیادتی دنیا میں آخرت میں اولاد کی بہتایت
ظاہر کی اولاد باطن کی اولاد سب پیغمبروں کی امت سے تیری امت کی بہتایت سب
خلق کے علم سے تیرے علم کی زیادتی سب کے عمل سے تیرے عمل کی بہتایت سب کے ثواب
سے تیرے عملوں کے ثواب کی بہتایت اللہ کے ذکر کے پیچھے زمین میں آسمان میں تیری
یاد کی تیرے ذکر کی مذکور کی بہتایت دونو جہان میں تیرے دوستوں کی بہتایت
اور قرآن دیا تجھکو قرآن میں ہر طرح کے فائدوں کی بہتایت ہے اور حوض کوثر
بھی دیا تجھکو حدیث شریف میں آیا ہے کوثر ایک ندی ہے بہشت کے اندر کنارے
اسکے سونے کے ہیں موتی اور یاقوت اوسمیں جڑے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ کنارے
اس حوض کے زمرد کے ہیں فراخی لنبا ؤ اور چوڑا ؤ اوسکا ایسا ہے جیسے صنعا سے عدن
تک صنعا اور عدن دو شہر ہیں اون دونوں شہروں میں تفاوت بہت ہے خاک
اوسکی مشک سے زیادہ تر خوشبو دار ہے اور پانی اس کا برف سے زیادہ تر سفید ہے
سرد ہے شفاف ہے شہد سے زیادہ تر میٹھا مزیدار ہے اور اسکے ہر طرف کناروں
کے اوپر سونے کے باسن پیالے آبخورے کوزے ہر طرحکے روپے کے سونے کے دھرے
ہوئے ...... تیار ہیں ہزاروں لاکھوں اتنے ہیں جتنے آسمان میں ستارے
ہیں ہر ایک مومن مسلمان کی قدر اور مرتبے کے موافق تیار ہیں قیامت کے دن جب
خلق کے اوپر بہایت پیاس ہووے گی بے اختیار ہوکر پانی پانی کرینگے۔ تب اللہ
تعالےٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اوسکو اپنی پیٹھ کے اوپر رکھکر قیامت کے میدان میں حاضر
کریگا جہاں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم فرماوینگے وہاں رکھیگا
جہاں کہیں تشریف لیجاوینگے وہ حوض بھی اون کے ہمراہ جاویگا پھر کبھی پیاسا ہوگا
ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہیگا فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ؕ پھر نماز پڑھ یا محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اپنے پروردگار کی بندگی کر رضامندی حاصل کرنے

Marfat.com

کے واسطے اور قربانی کر خدا کے حکم سے خدا کے واسطے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
تجھہ کو بڑی بڑی نعمتیں اللہ تعالے نے بخشی ہیں تو اپنے پروردگار کی بندگی میں رہ اپنے
خاوند کی طرف مشغول ہو اون کافروں کی باتوں کو کچھ خاطر میں نہ لا غمگین مت ہو اِنَّ
شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ؏ تحقیق دشمن تمہارا بُرا کہنے والا تمہارا وہی دم کٹا ہوا ابتر اوسی کی
خیر و خوبی دو جہان کی کٹ گئی ہے اوسکی اولاد و نسل نہ رہے گی اور تمہاری اولاد ظاہر
کی باطن کی تمہاری خیر و خوبی بزرگی بڑائی عزت و حرمت قیامت تک ہمیشہ باقی رہیگی
خدائے تعالے کی رحمت اور درود و سلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے اوپر ابد الآباد تک چلا جاویگا اس دولت کو کبھی نقصان نہ آویگا اس سورت میں
نماز پڑھنے کو اور قربانی کو حکم فرمایا نماز بدن کی دل کی عبادت ہے اسمیں اشارت ہے جو تمہارے
اوپر اللہ تعالے کا بہت بڑا فضل ہے بڑا احسان ہے بہت کچھ تمکو بخشا ہے بہت بہت
نعمتیں بخشیں ہیں اون نعمتوں کا شکر ادا کرنا اسطرح سے ہے کہ ہر طرح سے بندگی تن سے
دل سے مال سے بجا لاتے رہو پھر اوس بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمہارے
واسطے رکھی ہیں تیار ہیں کسی دشمن کی بات کو کچھ خاطر میں نہ لاؤ ناخوش مت ہو تمہاری
دولت ہمیشہ رہنے والی ہے۔ دشمنوں کی خیر و خوبی سب طرح کی کٹ گئی خراب
ہوئی اور اس حکم میں نماز کی اور قربانی کی فضیلت اور بڑائی کی طرف اشارت ہے
ایسی بڑی نعمتیں جو اللہ تعالے نے اپنے محبوب (صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم) کو بخشی ہیں
اون نعمتوں کا بدلا شکر احسان کا کسیطرح سے ادا نہیں ہو سکتا اسواسطے نماز پڑھنے
کو فرمایا اوس بندگی میں اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی راہ بتائی اوس شکر کو قبول فرمایا
مومن مسلمان کو چاہیئے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت میں اپنے
اوپر اللہ تعالے کی ہزاروں نعمتوں کو بوجھکر نماز کی بہت بڑائی قدر بوجھے اور ادب سے
اخلاص سے فرض واجب سنت نفل نمازیں پڑھتا ہے اللہ تعالے کی نعمتوں کے شکر
کا ادا ہونا اس عمل میں بوجھے اوسکے ثواب کی کچھ حد نہیں سب طرح کے عملوں میں اس
عمل کے برابر کوئی عمل نہیں اور قربانی کا ثواب بھی جو صبح کے وقت عید الضحے کی نماز

Marfat.com

کے بعد جو مقرر ہوئی ہے بہت بڑا ثواب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ قربانی حضرت ابرہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے ہر ایک بال کے بدلے میں جو قربانی میں ہے بکری گائے اونٹ کی ایک نیکی عملنامے میں لکھی جاتی ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اوٹھو اپنی قربانی کے ذبح کرنے میں حاضر ہو دیکھو پہلا قطرہ جو قربانی سے لہو کا نکلیگا اوس قطرے کے نکلنے میں گناہ اگلے پچھلے بخشے جاوینگے اور کہو اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر اصحابوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ثواب قربانی کا اتنا خاص تمہارا اور تمہارے اہل بیت ہی کا ہے یا تمام مسلمانوں کو بھی یہی ثواب ہے۔ فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کرے گا اوسکو یہی ثواب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان آدمی بکری یا گائے عید کے دن قربانی کرے اور ایک آدمی اُس قربانی کے پوست میں چمڑے میں سونا روپا بھر کر صدقہ دیوے خیرات کرے اوس خیرات کا ثواب اوس قربانی کے ثواب کو نہیں پہونچتا اور حدیث شریف میں آیا ہے سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّہَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ موٹا کرو تم اپنی قربانیاں یہ آخرت میں پلصراط کے اوپر تمہاری سواری گھوڑے ہو جاویگی آسانی سے تم پار اوتر جاوگے اللہ تعالے کی نعمتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں بے نہایت ہیں کہانتک کوئی بیان کر سکتا ہے یہ بہت کچھہ کوثر کی حقیقت ہے اللہ تعالے نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے تئیں اپنے فضل و کرم سے اوسکو بخشا ہے اور اونکے طفیل سے اون کی امت کو بھی اوسکا نصیب ملا ہے اور آخرت تک ہمیشہ ہمیشہ ملتا جاوے گا۔

سورۃ الکافرون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ست آیات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ
تو کہدے منکرو میں نہیں پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو
عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ
جسکو میں پوجوں اور نہ پوجوں میں جسکو تم نے پوجا اور نہ تمکو
عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝ ع
پوجنا جسکو میں پوجوں تمکو تمہاری راہ اور مجکو میری راہ

سورہ کافرون مکی ہے اسمیں چھ آیتیں ہیں چھبیس کلمے ہیں ننانوے حرف ہیں روایت ہے کہ ایک کافروں کے گروہ ابوجہل عاص بن ولید اُمیہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں یہہ پیغام کہلا بھیجا اور اپنی بیوقوفی سے اسطرح صلح کرنے لگے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک برس تم ہمارے خداؤں کی بندگی اور عبادت کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کرینگے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ سب ملکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا کے پاس گئے اور اون کو کہا کہ تم جاکر اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو کہ ہماری بات قبول کریں یہ بات کہیں کہ یہ بت ہماری شفاعت خدا کے پاس کرا دینگے اور جو وے ایک دن ہمارے معبودوں کی بندگی کرینگے تو ہم بھی ایک ہفتہ اون کے معبودوں کی بندگی کرینگے۔ اور جو وے ایک ہفتہ ہمارے خداؤں کو پوجیں تو ہم ایک مہینے تک اون کے خدا کو پوجینگے۔ اور جو وہ ایک مہینہ تک یہ کام کرینگے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہینگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنکر یہ پیغام پہونچایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غصے ہوئے اور کچھ نہ فرمایا چپکے ہو رہے اور اس پیغام سے ناخوش ہوئے اللہ تعالے نے یہہ سورت بھیجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اے گروہ کافروں کے
لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ بندگی نہیں کی مینے کبھی پچھلے وقتوں میں اور اب بھی بندگی نہیں
کرتا ہوں اُس چیز کی جس چیز کی تم بندگی کرتے ہو یعنے اون بتوں کی بندگی جنکی تم کرتے
ہو بیٹے نہ کبھی آگے کی ہے نہ اب کرتا ہوں۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ اور نہ تم پوجنے
والے ہو بندگی کرنے والے ہو آگے کو اوس پاک پروردگار کی جسکی اب میں بندگی
کرتا ہوں پوجتا ہوں وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ اور نہ میں پوجنے والا ہوں بندگی
کرنے والا ہوں کبھی آگے کو جسکو پوجا تمنے جسکی بندگی کی تمنے یعنے ان بتوں کو جو تم
آگے سے پوجتے آتے ہو میں کبھی اونکو پوجنے والا نہیں وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ط
اور نہ تم بندگی کرنے والے ہو اب بھی اور آگے کبھی جسکی بندگی میں کرتا ہوں ہر حال
میں اور ہر وقت میں۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ تمکو لائق ہے دین تمہارا اور
مجھکو سزاوار ہے بہتر ہے دین میرا تم اپنے طریق کو دین کو چھوڑ دینے کے نہیں میں
بھی اپنے طریق کو دین کو چھوڑنے والا نہیں تمکو تمہارے دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا
خواری عذاب آگ دوزخ اور مجھکو میرے دین کی جزا ملے گی بدلا ملے گا۔ عزت و دولت
رحمت بہشت دیدار خدا کا اس سورت کا حکم جب جہاد کرنے کو اور لڑائی کرنے کو
کافروں کے ساتھ مومنوں کے تئیں فرمایا منسوخ ہوا اور یہ بات کہ تمہارا دین تمکو اور ہمارا
دین ہمکو موقوف ہوئی۔ حکم ہوا اللہ تعالے کا کہ اون کافرون مشرکوں کو کہو ایمان لاویں
اور نہیں تو اون کو مارو اور قتل کرو اور اس آیت میں مومنوں کو یہ فائدہ ہے کہ ہر
طرح اپنے دین وایمان کے اوپر قائم رہے مضبوط رہے کوئی کسی طرح سے کسی راہ
سے بے راہ کیا چاہے ہرگز اوسکا تابع نہ ہووے اوس سے یہی کہے تو اپنی راہ
چلا جا میں اپنی راہ میں جاتا ہوں مجکو تیری راہ سے کچھ کام نہیں اور اس سورت
میں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغمبر ہونے
سے پہلے بھی کبھی سوائے خدائے تعالے کے اور کسی چیز کی بندگی نہیں کی تھی جیسے
اور اصحاب مسلمان ہونے سے پہلے نادانی سے بت پوجتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اول سے آخر تک اللہ تعالے ہی کی بندگی میں رہے خدائے تعالے ہی کی عبادت کرتے رہے اور اس سبب سے اللہ تعالے نے اون کافروں کے جواب میں فرمایا کہ اون سے کہو میں نہ آگے ایسا کام کیا ہے نہ اب کرتا ہوں نہ پھر کبھی کرونگا ہمیشہ خدای تعالے کی بندگی کرنی یہی میرا دین ہے میں اسی اپنے دین پر قائم ہوں تم جانو تمہارا دین اور یہ خطاب اون کافروں کے ساتھ ہے جو ہمیشہ کافر رہے کبھی مسلمان نہ ہوئے اللہ تعالے مومنوں مسلمانوں کو اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے دین وایمان قائم رکھے محکم رکھے آمین آمین آمین۔

سورۃ النصر مدنیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

اِذَا جَاۗءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکھے لوگ داخل ہوتے ہیں اللہ کے دین

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

میں فوج فوج اب پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اُس سے بیشک وہ معاف کرنیوالا ہے

سورۃ اذا جاء مدنی ہے اسمیں تین آیتیں ہیں اُنیس کلمے اکیاسی حرف ہیں یہ سورت مکے کے فتح کرنے کے پیچھے نازل ہوئی۔ جب دین مسلمانی کا خوب قائم ہوا آدمی ہر طرف سے فوج فوج اس دین میں آنے لگے مسلمان ہونے لگے تب اس نعمت کی شکر گذاری کو ارشاد فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِذَا جَاۗءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ جسوقت آئی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یاری دینی مدد کرنی خدا کی اور فتح مکہ کی اور لوگوں کی فتح وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ اور دیکھا تو نے آدمیوں کو داخل ہوتے ہیں خدا کے دین میں مسلمانی میں گروہ گروہ فوج فوج بہت بہت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پھر اوس مدد اور فتح کی

رفع النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

شکر گذاری میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم) پاک جانو اللہ
کو جھوٹھا وعدہ کرنے سے اور پاک سمجھو خدائے تعالےٰ کو سب عیبوں سے سب نقصانوں سے
شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے کا جو ایسی ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا
دینے والا ہے ظاہرہ باطن کی فتح کشائش بخشنے والا ہے تمکو اور تمہاری امت کو حمد کرو
ثنا کرو صفت کرو تعریف کرو اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے سچے کرنے کے اوپر اس آیت میں
اشارت ہے کہ مومنوں کو چاہیئے اللہ تعالےٰ کی تسبیح کے ساتھ حمد بھی ملاویں سبحان اللہ
کو الحمد للہ کے ساتھ کہیں اور اول یہ بات جانیں یقین کریں کہ وہ پاک پروردگار تمام
خلق سے بے نیاز ہے سب طرح کی غرضوں سے حاجتوں سے پاک ہے کسی بات کا
محتاج نہیں سب خلق کو جو پیدا نہ کرتا نہ بناتا تو اوسکی خدائی میں کچھ ایک ذرہ نقصان نہ ہوتا
اور اب چاہے تو ایک دم میں سب کو نیست و نابود کر دیوے تو اوسکی بادشاہی میں
کچھ نقصان نہ آوے ہر طرح سے وہ غنی ہے پاک ہے پھر اس بات کے ساتھ یہ بات جانیں
کہ اس پاک پروردگار نے اپنی بے نیازی کے ساتھ مہربانی سے فضل کی راہ و کرم کے سبب
سب خلق کو پیدا کیا اتنے سب کا پالنے والا ہے* دنیا و آخرت کے کام بندوں کے آپ
کر دینے والا ہے اپنے دین کو قایم کرنے والا ہے محکم کرنے والا ہے حمد اور تعریفیں اچھی
اوس خاوندہی کو لائق ہیں اور کسیکو لائق نہیں اور جسکو وہ خاوند ایسی تعریف
کے لائق کر دیوے جیسے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو
لائق کر دیا . . . . اور اون کی امت کے مقبول
لوگوں کو کر دیا ہے یہ بھی اوسی خاوند کا فضل ہے کرم ہے وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا
اور معافی مانگو یا محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم) خدائے تعالےٰ سے اپنی امت کے گناہوں
کی بخشش چاہو تحقیق سچ وہ پاک پروردگار ہے توبہ کا قبول کرنے والا ہے جو کوئی
بخشش بخشائش چاہے اوسکے گناہوں کا بخشنے والا ہے اور اس آیت میں اشارت
ہے جو اس فتح کے ہوتے ہیں اور جو فتحیں ہوونگی کسی یار و اصحاب کسی مومن مسلمان کے
دل میں یہ خطرہ آجاوے کہ یہ فتح کافروں کے اوپر مشرکوں کے اوپر ہماری محنت سے

Marfat.com

ہماری تدبیروں سے ہوئی ہے تو چاہیئے اوسپر توبہ کرے استغفار کرے اور ایسے طرح جو کسی مومن کا دل ایمان کے نور سے معمور ہو جاوے بُرے بُرے خطرے جاتے رہیں نفس اور شیطان کے اوپر فتح پاوے تو چاہیئے کہ یہ نہ جانے کہ میری محنت سی ریاضت سے ہوئی جو ایسا خطرہ آوے تو استغفار کرے گناہ جانے اور جانے کہ سب قدرت خدائے تعالےٰ کی ہے بغیر اوسکی مہربانی کے مدد کے کچھ نہیں ہوتا۔ خبر میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے آنے سے پہلے ہر روز ستر بار استغفار کرتے تھے خدائے تعالےٰ سے بخشائش چاہتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تب سے ہر ہر دن سَو مرتبہ استغفار کرنے لگے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سورت کے نازل ہونے کے پیچھے نہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو نماز پڑھی ہو اور اوسکے پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے پیچھے استغفار کرتے تھے اور اس آیت میں سب مومنوں مسلمانوں کو ارشاد ہے یوں سمجھیں بوجھیں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو استغفار کا حکم ہو رہا ہے تو اور کونسی امت کے آدمیوں میں دوسرا کون ہے جو اپنے آپ کو استغفار کا محتاج نہ جانے سب مومن کیسی ہی ولایت کے درجے کو پہنچیں کیسے ہی عبادت بندگی کرتے رہیں خدمت میں حاضر رہیں چاہیئے کہ آپ کو تقصیروار ہی بوجھتے رہیں گنہگار جانتے رہیں ہمیشہ توبہ و استغفار کرتے رہیں بخشش اور بخشائش مانگتے رہیں اپنا کچھ حق اللہ تعالےٰ کے اوپر شکر کا بندگی کا ذکر کا فکر کا ثابت نہ کریں ہمیشہ اوس پاک پروردگار کا حق فضل وکرم کا احسان کا ہر طرح کا جان ومال بوجھتے رہیں اپنے تئیں تقصیرمند ہر طرح سے سمجھکر گناہوں کی معافی مانگتے رہیں اس راہ میں فضل وکرم کے امیدوار رہیں اور اس سورت میں یہ اشارت ہے کہ یہ مسلمانی کا دین اللہ کا دین ہے اس دین کو دین اللہ فرمایا اور یقین جاننا چاہیئے کہ جو اب مقبول دین ہے وہی دین ہے اور دین اب کوئی مقبول نہیں جو کوئی مسلمانی کے دین میں رہ کر مسلمانی کا کام کرے گا اوسکو

Marfat.com

قبولیت خدائے تعالےٰ کی حاصل ہووے گی سب مقصدوں کو آپ سے آپ اس دین
کا صاحب پہونچا دیویگا اور جو کوئی اور دین کا کام کریگا کیسا ہی ہوجاوے خواہ
پانی کے اوپر چلے خواہ ہوا میں اوڑے آخر کو ڈوبے گا نیچے گریگا خوار ہوویگا نامقبول
ہی رہیگا اور اوس دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت بڑی نعمت تھی اپنے محبوب
کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بخشی اور اونکے طفیل ہو تمام امت
کو بخشی اس نعمت کی شکرگذاری سب کے اوپر لازم ہے پھر اس نعمت کی
شکرگذاری میں جو کچھ تقصیر ہوجاوے اسواسطے استغفار کا حکم ہوا اس حکم میں سب
کو لازم ہے کہ اپنے دین وایمان کی سلامتی کا شکر کرتے رہیں اور اس شکر کرنے میں
شکر کا حق ادا کرنے میں آپ کو تقصیروار بوجھتے ہیں ہمیشہ استغفار کرتے رہیں
گناہوں کی بخشش مانگتے رہیں یہ سورت قرآن کی سورتوں میں آخر کو نازل ہوئی
ہے آخر کی سورت اترنے میں یہی سورت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب
یہ سورت اتری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایکدن کھڑے ہوکر خطبہ
پڑھا اور فرمایا ایک بندے کے تئیں خدائے تعالےٰ نے اختیار دیا ہے دنیا میں رہنے کا
اور وفات کا چاہے دنیا میں رہے چاہے وفات پاوے اوس بندے نے وہ بات اختیار
کی جو آپ کو حق تعالےٰ کی طرف پہونچاوے حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سنکر اس بات کو سمجھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنی
بابت فرماتے ہیں یہ سمجھکر اون کی جدائی یاد کرکے روئے پھر دو برس کے پیچھے حضرت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حجۃ الوداع آخر کا حج کیا اون دنوں یہ آیت نازل ہوئی
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اس آیت
کے اوترنے میں اور وفات میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اسی دن
کا تفاوت تھا پھر یہ آیت اوتری یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ اس آیت
اور وفات سے ۵۳ پچپن دن کا فرق تھا پھر اسکے پیچھے یہ آیت نازل ہوئی وَاتَّقُوْا یَوْمًا
تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ تقیہ کرو پرہیزگاری کرو اوس دن کے واسطے جو رجوع کروگے اوس دن

ہیں اللہ تعالے کیطرف اور قیامت کے دن کا کام بدن ہیں خدائے تعالے کے حضور ہیں حاضر کیئے جاؤگے دنیا ہیں کر رکھو پھر یہ آخر آیت ہے قرآنمجید کی اسکے پیچھے کوئی آیت نہیں اُتری .... اکتیس کے دن کے پیچھے ایک روایت ہیں ساٹھ دن کے پیچھے ربیع الاول کے مہینے میں بارھویں تاریخ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی حضرت کا وصال ہوا دونوں جہان کے مقصود کو پہنچے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سورۃ اللھب مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

تبت یدا ابی لھب وتب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب

ہلاک ہوجیو ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہو وہ نہ کفایت کیا اوسکو مال اپنے نے اور جو کچھ کمایا

سیصلی نارا ذات لھب وامراتہ حمالۃ الحطب

شتاب داخل ہوگا آگ شعلہ والی میں اور جورو اوسکی اوٹھانیوالی لکڑیوں کی

فی جیدھا حبل من مسد

بیچ گردن اوسکی کی ہے رسی پوست کھجور سے

سورۃ لہب مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں چوبیس کلمے اکیاسی حرف ہیں خبر میں آیا ہے پہلے دنوں میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کچھ حکم احکام پیغمبری کے اور ایمان اسلام کے کسی کے اوپر پہنچاتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنے خبر دو قیامت کے دن کی سختی کی اپنے خویش قرابتوں کو جو بہت نزدیک ہیں راہ ہدایت کی اون کو سمجھاؤ اور اپنی پیغمبری کی بات ظاہر کرو اس حکم کے آنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے سے ایک دن باہر نکلے پہاڑ کے اوپر جسکا صفا نام ہے تشریف لائے بیٹھے اور اپنے سب خویش بھائی بندوں کو بلا بھیجا سب آئے جمع ہوئے پوچھا ہم کو کسواسطے بلایا ہے تم نے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تم میرے تئیں سچا جانتے ہو میرے سچ کہنے کے اوپر یقین رکھتے ہو سبھوں نے کہا ہم تم کو سچا جانتے ہیں کبھی تم سے کوئی جھوٹ بات ہمکو معلوم نہ ہوئی پھر فرمایا کہ جو میں تمکو خبر دوں کہ ایک دشمن تمہارا لوٹنے مارنے کے واسطے آتا ہے فلانے وقت آویگا لوٹیگا اس بات کو میری سچ جانوگے سبھوں نے کہا مقرر تمکو راست گو سچا جانینگے پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور تمہاری ایسی ہے جیسے ایک شخص کہیں جاتا تھا ایک فوج دشمن کی اونے دیکھی اوسکی قوم کے لوٹنے مارنے کے واسطے آتی ہے اون نے یہ بات معلوم کر کے شتاب آکر اپنی قوم کو خبر دی کہ دشمن تمہارے اوپر آتا ہے شتابی سے اپنا اپنا ٹھکانا پکڑو آپ کو بچاؤ سنبھالو اسیطرح سے میں تمکو آخرت کے حال کی سختی کی خبر دیتا ہوں تم ایمان لاؤ مسلمانی کا دین اختیار کرو بتوں کے پوجنے کو چھوڑو آخر کو اللہ تعالے کے حضور میں جانا ہے جو کوئی ایمان لاویگا اچھا کام کریگا نجات پاویگا اور جو کوئی اس بات کو نہ سنیگا دوزخ کے عذاب میں پڑیگا پھر اسیطرح کی باتیں فرما کر ہر ایک آدمی کو اپنے اہلبیت میں۔ خطاب کیا اے فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی محمد کی پھپھی اے عبد المطلب کی اولاد اے بنی ہاشم اے فلانے میں مالک نہیں اللہ تعالے کے حکم میں کسی چیز کا جو ایسے حال کے اوپر رہوگے تمکو خدا کے عذاب سے دوزخ سے چھڑا نہ سکونگا۔ اس بات کے اوپر بھروسا مت رکھو کہ تم میرے خویش و قراتی ہو میرے نزدیکی ہو اور پھر تم اس کفر اور شرک میں رہو اور میں تمکو عذاب سے چھڑا سکوں مجھکو یہ قدرت نہیں ایمان لاؤ مسلمان ہو مسلمانی کے کام کرو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اسطرح کی باتیں کہیں ہدایت فرمائی جس کسیکو سعادتمندی نصیب تھی خوش ہوا ایمان لایا مسلمان ہوا راہ پائی اور جو لوگ بے نصیب تھے ناخوش ہوئے ابو لہب حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چچا تھا مشرک تھا یہ باتیں سنکر ناخوش ہوا اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم تمنے ہمکو ایسی بات کہنے کے واسطے بلایا تھا جمع کیا تھا تبا لک ہلاکی ہو تجھکو ایسی بے ادبی کی باتیں کہکر

اوٹھ گیا اور اور لوگ بھی چلے گئے۔ تب یہہ سورۃ نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ ہلاک ہوویں ٹوٹے جاتے رہیں دونو ہاتھ ابو لہب کے دنیا و آخرت اوسکی جاتی رہے ہلاک ہووے ابولہب وَتَبَّ اور ٹوٹ گیا ہلاک ہوا ابولہب دنیا کی خوبی اسکی جاتی رہی بے ادبی کرنے کے سبب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں۔ روایت ہے کہ جب یہ سورت اللہ تعالے نے بھیجی ابولہب کو خبر ہوئی غصے ہو کر ایک پتھر ہاتھ میں لیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف قصد کیا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ کعبے میں بیٹھے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اونکو اس حال میں دیکھکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ ملعون غصے سے آتا ہے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پرواہ نہیں وہ مجھکو نہ دیکھ سکیگا پھر وہ نزدیک آیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھکر پوچھا تیرا یار کہاں ہے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ وہ میری ہجو کرتا برا کہتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تیری ہجو نہیں کی خدائے تعالے نے تیری برائی کی حقیقت بیان کی ہے اوسنے کہا جو اوسکو پاتا تو منہہ میں پتھر مارتا یہ بات کہکر پھر گیا۔ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھ نہ سکا پھر ہمیشہ دشمنی کرتا رہا آخر کو ہلاک ہوا دوزخ میں پڑا اور اوسکے بیٹے کا نام عتبہ تھا حضرت پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا داماد تھا بی بی رقیہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بیٹی اوسکے نکاح میں تھیں جب تبت یدا نازل ہوئی ابولہب نے بہت دشمنی سے اپنے بیٹے کو کہا میری خوشی چاہتا ہے تو رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے عتبہ نے طلاق دیا اور اور بے ادبیاں کیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس بدبخت کو بہت آزردہ ہوکر بددعا کی فرمایا الٰہی اوسکے اوپر اپنے کتوں سے ایک کتا موکل کر اس بددعا کے سبب ایک دن راہ میں مسافرت میں ایک شیر نے اسکو پکڑکر مار ڈالا کھا گیا مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ ۞

Marfat.com

اور نہ کیا دفع کیا اوس سے دنیا و آخرت کی خرابی و خواری کو دوزخ کے عذاب کو اس ابولہب
سے اوسکے مال نے اور اوس چیز نے جو کسب کیا یعنے اوسکا مال و اولاد اوسکے
کچھ کام نہ آئے سوداگری کے مال اور اوسکے بیٹوں نے اوسکو کچھ فائدہ نہ دیا
کسی چیز نے اوسکو دوزخ کے عذاب سے نہ چھڑایا سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ
شتاب داخل ہوویگا دوزخ کی آگ میں شعلہ مارنے والی بھڑکنے والی جو ہمیشہ بھڑکتی رہے گی
کبھی بجھنے کی نہیں وَامۡرَاَتُهٗ ؕ اور داخل ہووے گی ابولہب کے ساتھ اوس
جلتی دوزخ کی آگ میں جورو اوسکی ام جمیل حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ اوٹھانے والی
لکڑیوں کی فِىۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۚ گردن میں اُسکے رسی ہے خرما کے درخت
کے پوست کی اس آیت میں کئی باتوں کیطرف اشارت ہے ایک بات ہے کہ اس
آیت میں ابولہب کی اور اوسکی جورو کی خست بخیلی کم بختی کا بیان ہے مال و دولت
اُسکے پاس بہت تھا اس فراغت کے ساتھ بخیلی کے سبب اپنے گھر کی لکڑیاں جلانی
کی جنگل سے توڑکر خرما کے درخت کے پوست کی رسی سے پُشتارا باندہ کر پیٹھ کے
اوپر دھر کر لاتی تھی ابولہب کا مال کچھ کام نہ آیا دنیا میں وہ اور اوسکی جورو دونو
اس خواری میں رہے اور آخرت میں مال کے ساتھ دوزخ میں پڑینگے جس کم بخت
کے اوپر خدائے تعالے کا غضب پڑتا ہے اوسکا یہ حال ہوتا ہے اللہ تعالے مومنوں
کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے اور دوسری یہ بات ہے جو وہ ام جمیل حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے ہمسایہ میں رہتی تھی اور حضرت صلے اللہ
علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے
یاروں کے ساتھ بہت بڑی دشمنی رکھتی تھی رسی گلے میں ڈالکر باہر جنگل میں
جاتی اور وہاں سے کانٹے ببول کے توڑکر بوجھا باندہ کر لاتی اور حضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ واصحابہ وسلم جو کعبے میں نماز کے واسطے جاتے تھے وہ کانٹے راہ میں
ڈالدیتی تھی بہت اصحاب یار حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے ننگے پاؤں رہتے
تھے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے مبارک قدموں میں اور یاروں کے پاؤں

Marfat.com

میں وہ کلنے لگتے چبھنے درد یہ بدبخت اللہ تعالیٰ نے اوسکو برے حال سے مارا ایکدن
بوجھا باندھ کر لاتی تھی راہ میں ایک بڑا پتھر تھا اوس بوجھے کو پتھر کے اوپر رکھ آپ
اوس پتھر کے اوپر آرام کرنے کے واسطے لیٹی وہ بوجھا مرکیطرف سرکا دی گلے
میں رسی پڑی رہی سوگئی وہ بوجھ حکم سے خدا کے نیچے زمین کے گر گیا وہ رسی
اسکے گلے میں بند ہو گئی گلا گھٹ کر تڑپ تڑپ کر مرگئی اوسیطرح سے دوزخ میں چلی
گئی اور تیسری بات یہہ ہے کہ اس بدبخت عورت کا یہ برا کام تھا کہ سخن چینی کرتی تھی
ایک جگہہ کی بات دوسری جگہہ میں لیجاتی تھی ادہر کی اُدہر لگاتی لوگوں کے درمیان
دشمنی ڈالدیتی لڑائی کرواتی مسلمانوں کی باتیں لیئے پھرتی ....

.... یہ بہت
بری خصلت ہے جسمیں یہ خصلت ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آگ جلانے کے واسطے
لکڑیاں ڈہونڈھ لاکر آگ میں ڈالتا جاوے آگ بھڑکاتا جاوے اسیطرحسے مردود
سخن چین عورتیں ہوتی ہیں باتیں ادہر ادہر کی لیجا کر دشمنی کی آگ آپس میں
جلاتی ہیں اس سبب اپنی گور میں آگ لگاتی ہیں اسواسطے اوس بدبخت عورت کو
حمالة الحطب لکڑیاں ڈہونے والی ایسی باتیں کیں فرمایا اور چوتھی بات یہہ ہے اس بدبخت
کو ان کاموں کے سبب ان باتوں کے عذاب میں دوزخ کے درمیان آگ کی لکڑیاں
پہاڑ برابر بوجھ باندھ کر عذاب کے فرشتے اوسکی گردن پر پیٹھ پر رکھکر دوزخ کی آگ میں
ڈھکیل دینگے اور دوزخ کی بڑی بڑی لوہے کی زنجیروں کو ستر ستر گز کی اوسکے حلق
میں ڈالکر نیچے کی راہ سے نکال کر اوسکے گلے میں پھانس کر دوزخ میں گھسیٹ کر
کھینچینگے اسیطرح سے ہمیشہ ہمیشہ عذاب کرتے رہینگے اور اوسکا گلا رسی سے گھونٹ
گھونٹ کر عذاب کرینگے ۔ مومنوں مسلمانوں کو چاہیئے ایسی بری خصلتوں سے جو کسی
میں ہوویں توبہ کریں کسی مسلمان کو آزار نہ دیں غیبت سخن چینی چغلخوری نہ کریں جھوٹ
تہمت کسی پر نہ دیں اور جو بری عادتیں بدخصلتیں ہیں چھوڑ دیں مسلمانی کے اچھے
کام اچھی باتیں اچھے نیک راہ اختیار کریں جس سے عذاب میں دوزخ کے گرفتار رہو دیں

بہشت میں پہنچیں خوبیاں پاویں آرام پادیں آمین آمین آمین :-

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہیں جنا اوسنے اور نہیں

يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ

جنا گیا اور نہیں ہے واسطے اُسکے برابری کرنے والا کوئی

سورہ اخلاص مکی ہے اسمیں چار آیتیں چودہ کلمے سینتالیس حرف ہیں تفسیر میں لکھا ہے کہ بعضے آدمی حضرت موسےٰ کی امت یہود حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں آئے سوال کیا پوچھا اے ابوالقاسم تو ہمارے آگے اپنے خدا کی صفت کر تعریف کر ہم بوجھیں سمجھیں تو تیرے خدا پر ایمان لاویں ہمنے توریت میں خدا کی صفت دیکھی ہے۔ ہم جانتے ہیں تم کہو خدا کیا چیز کھاتا ہے کیا پیتا ہے کاہے کا ہے کس چیز کا ہے سونے کا ہے یا روپے کا ہے اوسنے کسکی میراث پائی ہے پھر اُس سے کسکو میراث پہنچیگی۔ اسبات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون لوگوں کے جواب میں کہ جو خدائے تعالےٰ کی صفت پُوچھتے ہیں وہ خدا ایک ہے اپنی ذات میں صفات میں اور کوئی دوسرا اوسکا ساجھی نہیں کوئی اوسکا شریک نہیں نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہے نہ صفت کسی کی خدا کی سی صفت ہے ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ تعالےٰ صمد ہے بے نیاز ہے کسی بندے کا کسی چیز کا محتاج نہیں کھانے پینے کی اُسکو حاجت نہیں سب کوئی اور سب کچھ محتاج ہیں وہم اور فہم سب کے اوسکی معرفت میں اُسکے پہچاننے میں عاجز ہیں عقل اوسکی ذات اور صفات کے کمالوں کو

ل مولینا احمد رضا خاں کا ترجمۃ القرآن میں تم فرماوے جو نظم قرآنی کے بالکل مطابق ہے ۱۲ دلو رشید محمد عبدالعزیز

خوبیوں کو تمام پا نہیں سکتی بے حد خوبیاں ہیں اوسکی ذات ہیں سب بے نہایت کمال ہیں
اوسکی صفتوں ہیں جتنا اوسنے آپ کو بتایا ہے اوتنا ہی عقلوں نے پایا ہے لَمْ یَلِدْ
نہیں جنا اوسنے کسیکو کوئی اسکا بیٹا نہیں نہ عزیر علیہ السلام جیسے یہود نادانی سے
کہتے ہیں اور نہ عیسے علیہ السلام جیسے انصاری کہتے ہیں وَلَمْ یُولَدْ اور نہیں جنا گیا
کسی سے وہ پاک پروردگار کسیکا بیٹا نہیں کسینے اوسکو جنا نہیں وہ ہمیشہ آپ سے
آپ ہے نہ اوسکا کوئی ماں باپ ہے نہ کوئی بیٹا ہے نہ جورو ہے نہ فرزند ہے سب
کوئی اوسکے پیدا کئے ہوئے ہیں بنائے ہوت بندے ہیں اور جو کوئی ماں باپ اور
جورو اور فرزند رکھتا ہے وہ خدا نہیں خدائی کے لائق نہیں اور خدا سب طرح
سب طرح کے عیبوں سے نقصانوں سے پاک ہے وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور
نہیں ہے خدا کا کفو برابر کوئی وہ بے ہمتا وبے مانند ہے ایسا ہے یا ویسا ہے یہاں ہے
وہاں نہیں ایسی بات کو اوسکی ذات اور صفات میں راہ نہیں جوڑے اور جورو سے
جفت سے پاک ہے اور پاک تھا وندی برابری کسیطرح کسی چیز کو سزاوار
نہیں اس سورت میں تمام حقیقت توحید کی اور معرفت پروردگار کی اور اوسکی سب طرح
کی صفتوں کا بیان ہے ایک صمد کے نام میں سب طرح کا بیان ہے بے نیاز ہے
وہ پروردگار ہر طرح جسنے بے نیاز ہے تو ہر طرح کے کمال اسمیں چاہئیں علم وحیات قدرت
وسمع وبصر وکلام ورحم وکرم اور سب صفتیں اور سب خوبیاں اوس بے نیاز کو لازم
ہیں جو ایک صفت کمال کی نہ ہووے تو محتاج ہووے بے نیاز نہ کہا چاہئیے اور سب
طرح کے عیبوں سے پاک چاہئیے جو ایک بھی عیب ہووے کسیطرح کا تو بے نیاز نہ کہا جاوے
صمد کا نام فرمایا جس میں سب طرح کی بات ہے اور اس سورت میں بہت بیان پروردگار سے
بہت عجیب باتیں بھید کی بھری ہوئی ہیں حدیث میں فرمایا ہے سورۂ اخلاص کے پڑھنے میں تہائی
قرآن بلکہ تیسرے حصے قرآن پڑھنے کا ثواب ہے تین بار پڑھنے میں تمام قرآن کا ثواب
حاصل ہوتا ہے اور اس بات کا ایک بھید ہے بڑے بزرگ لوگوں نے دین کے فرمایا
ہے قرآن کے سب طرح کے بھید ہزاروں بھید ہیں وے کل بھید تین قسم ہیں ایک قسم

ایک قسم بیان ہے اللہ تعالے کی معرفت کا توحید کا ثنا صفت کا دوسری قسم شریعت کی حکم کے احکام کا بیان ہے قصے مثالیں سب اس قسم میں داخل ہیں تیسری قسم بیان ہر آخرت کا وعدہ وعید بہشت و دوزخ اور جو کچھ اس جہان کی بات ہے ان تینوں قسموں میں ایک قسم کی بات ثناء صفت توحید و تنزیہ معرفت پروردگار کی وہ اس سورت میں تمام ہے اسواسطے قرآن مجید کی تیسرے حصے کے برابر ہے اسکے پڑھنے کی بڑی بڑائی اور بہت فضیلت ہے حدیثیں بہت فضیلتیں اس سورت میں فرمائی ہیں فرمایا ہی جو کوئی قل ہو اللہ احد ہر نماز کے پیچھے دس بار پڑھے میں ایک محل بہشت میں پڑھنے والی کے واسطے تیار ہوتا ہے اللہ تعالے اس سورت کی برکتیں مومنوں کے نصیب کرے آمین آمین آمین۔

سورۃ الفلق مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار صبح کے برائی ہر چیز کے سے پیدا کیا ہے اور برائی اندھیرا کرنیوالی

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَ

کی سے جب وقت چھپ جاوے اور برائی حسد کرنے والی کی سے بیچ گرہوں کے اور

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

برائی حسد کرنے والے سے جب حسد کرے

سورہ فلق اور سورہ ناس مدنی ہے سورہ فلق میں پانچ آیتیں اور ستر کلمے بہتر حرف ہیں تفسیروں میں بیان ہے کہ ایک یہودی تھا لبید عاصم اوس لبید کی دو بیٹیاں تھیں بڑی ساحرہ جادوگر تھیں اون لڑکیوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اوپر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو اور کسی کے اوپر ہوتا تو سخت عذاب ہوجاتا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی طبیعت کے اوپر بیماری کا اثر ہوا بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ چھ مہینے حضرت

Marfat.com

پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر سکے اور چلنے میں اسطرح
ہوئے تھے جیسے کسی نے پاؤں کو بند کیا ہے پھر اسطرح ہوئے کہ اکثر لیٹے رہتے اوٹھنے کی
طاقت کم ہوگئی ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمانے لگے کہ میں کچھ سوتا تھا
کچھ جاگتا تھا کہ جبرائیل ؑ اور ایک فرشتہ جو اوس فرشتے کو مینے آگے کبھی نہیں دیکھا
تھا آئے جبرائیل علیہ السلام میرے سرہانے کیطرف آکر بیٹھے اور وہ فرشتہ پائیں کو
بیٹھا اوس فرشتے نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کیا ہوا ہے کیا آزار ہے انکے تئیں
جبرائیل علیہ السلام نے کہا جادو کیا ہے کسینے پھر اوس فرشتے نے پوچھا کن نے جادو کیا
ہے جبرائیل ؑ نے کہا لبید اعصم یہود کی بیٹیوں نے کیا ہے پھر اوس فرشتے نے پوچھا کیا کیا
ہے کس کس طرح کیا ہے کس جگہہ رکھا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی کنگھی کرتے ہوئے دندانے میں انکے بال لگا تھا اس بال میں ایک صورت
بنائی ہے کمان کی چلے میں اس سب کو جمع کر کر گیارہ گرہیں دی ہیں پھر ایک خرمے کی
لکڑی میں رکھکر فلانے کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے گاڑ دیا ہے پھر اوس فرشتے نے پوچھا
کیا کیا چاہیئے جو اثر جاتا رہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کوئی آدمی وہاں جاوے اوس
کوئیں سے وہ سب نکال لاوے وے گرہیں کھلیں تب چنگے ہووینگے یہ بات کہکر دونوں
فرشتے غائب ہوگئے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ باتیں تمام سنیں
حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا اسجگہہ کوئیں سے وہ سب کچھ نکال لاؤ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ حکم کے موافق جاکر
وہ تھیلی نکال لائے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جسطرح کہا تھا اوسطرح پایا پھر وہ گرہیں لوگوں نے بہت چاہا کہ کھولیں
پر نہ کھلیں جبرائیل علیہ السلام اوسوقت یہ دونو سورتیں لائے اللہ تعالے نے اس جادو کو دور ہونے کیواسطے یہ دونو سورتیں بھیجیں
دونو سورتوں کی گیارہ آیتیں حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آیت آیت پڑہتے تھے ۔ ہر
ایک آیت کے پڑہنے میں ایک ایک گرہ بغیر ہاتھ لگائے آپ سے آپ کھلجاتی تھی
گیارہ آیتوں کے پڑہنے سے گیارہ گرہیں کھلگئیں اوسیوقت حضرت پیغمبر صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صاحب کا تمام آزار جاتا رہا اسطرح ہوا جسطرح کوئی
بند زنجیر دار میں بندہا ہوا تھا چھٹ گیا ان سورتوں کی برکت سے سب بلائیں بھاگ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تو کہو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پناہ پکڑتا ہوں میں فلق کے پروردگار کی جسنے رات اندھیاری سے صبح کی سفیدی نکالی اندھیاری سے اوجالا کر دیا اور ہر ایک بند کا کھولنے والا بندھی چیزوں سے چیزیں نکالتا ہے تخم سے دانے نکالتا ہے تخم میں دانے بند ہیں پھر زمین میں پڑتے ہیں بند ہوتے ہیں درختوں کو نکالتا ہے حکم سے ہر بند کا کھولنے والا ہے کھیتیاں پیدا کرتا ہے ابر سے مینہ برساتا ہے بادل سے باران کھولتا ہے حیوان کی خلقت آدمیوں کی پیدائش اول کہیں بند تھی کھولدی پھر ہر ایک آدمی ایک وقت اپنے باپ کی پیٹھ میں بند ہے وہاں سے کھولکر اسکی ماں کے پیٹ میں پہنچاتا ہے پھر پیٹ میں بھی بند ہے ایک درجہ سے اور درجہ میں لاکر باہر دنیا میں نکالتا ہے اس قید سے چھٹاتا ہے پھر لڑکاپن کی قید میں رہتا ہے کچھ کام نہیں کر سکتا وہی خداوند قوت بخشتا ہے زور بخشتا ہے جوانی کے درجہ میں پہنچاتا ہے سب کام کے لائق کر دیتا ہے۔ پھر اس حال میں بھی بہت بہت قیدوں میں بند ہوتا ہے۔ دنیا کی کتنی حاجتوں کی قیدیں کھانے پینے کی قید ہر چیز کی حاجت میں بند پڑ جاتا ہے پھر ان بندوں کو وہ خداوند کھولدیتا ہے سب کا کام کر دیتا ہے روزی رزق کی راہ بتاتا ہے۔ ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا دیتا ہے۔ پھر بھی قیدوں میں بند ہے جہالت کے نادانی کے کوئیں میں پڑا ہوا ہے اپنے پیدا کرنے والے روزی دینے والے کو نہیں جانتا ہے اُسکے اوپر ایمان نہیں لاتا اوسکی بندگی بجا نہیں لاتا اوس راہ کے بتانے والے جو پیغمبر ہیں امام ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں ہادی ہیں ہیر ہیں مرشد ہیں اونکو نہیں پہچان سکتا اون کے اوپر ایمان نہیں لا سکتا مرنے کے پیچھے کی بات سے غافل ہے آخرت کی کچھ خبر نہیں اس جہان کا کیا بُرا ہے کیا بھلا ہے کچھ نہیں سمجھتا دنیا ہی کے بھلے بُرے کو سمجھتا ہے۔ دنیا کے بھلے کا جو اپنی طبیعت کے موافق ہووے جس میں نفس کی خوشی ہاتھ لگے وہی کام کرتا رہتا ہے یہ قید ایسی بری قید ہے جو اس سے دنیا میں نکلے تو ہمیشہ ہمیشہ خواری ہی میں بند پڑا رہے

Marfat.com

ایسا گہرا کنواں ہے جو اب اس زندگانی میں اس کنوئیں سے باہر نہ آوے تو خوار ہووے ہمیشہ ڈوبتا ہی
چلا جاوے پھر وہ ایسا خداوند ہے جو اسے اس قید سے نکلنے کی کھلنے کی راہ بتاوے پیغمبروں کو
بھیجا کتابیں بھیجیں قرآن بھیجا اس طرح سے لاکھوں کروڑوں کی بندیں کھول دیں سب قیدوں
سے اونہیں چھڑا دیا ہمیشہ کے آرام کے گھر میں پہنچا دیا اور جو کوئی اس بات کو نہ سمجھا نہ بوجھا
اور مسلمانی کے دین کی قدر نہ بوجھی مسلمانی کے کاموں کو بہت بڑا کام نہ جانا نہ کیا اس بھاری
قید میں اس بلا کے گھر میں کنوئیں میں پڑا رہیگا خراب ہوتا چلا جائیگا یہی ایک بھید ہے کہ
جو حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فلق ایک کنوئیں کا نام ہے دوزخ
میں جب اوس کنوئیں کا منہ کبھی کھلتا ہے تو اوسکے عذاب کی سختی سے سب دوزخی فریاد
کرنے لگتے ہیں آگ کی گرمی بہت بڑھ جاتی ہے فرمایا اوس کنوئیں کئی قسم کے آدمیوں
کی جگہ ہے ایک بادشاہ حاکم جو ظالم ہیں ظلم کرتے ہیں حق ناحق کو نہیں پہچانتے ہیں اور
وی لوگ جو یتیموں کا مال لیکر اوسمیں خیانت کرتے ہیں اونکو محروم کرتے ہیں اور وے
لوگ کہ جو حاکموں سے بادشاہوں سے مسلمانوں کے ضروری کاموں کے واسطے مال لیتے
ہیں جیسے مسجد بنانا پل کنواں سرائے اور خیر خیرات پھر ان کاموں میں نہ لگا کر آپ غصب
و تصرف کرتے ہیں کھا جاتے ہیں اور وی لوگ جو حاکموں سے سرداروں سے لوگوں کی چغلیاں
کھاتے ہیں بات لگاتے ہیں بند ہواتے ہیں لٹواتے ہیں اون لوگوں کا نام غریق ہے
فرمایا الغریق فی النار یعنے ایسے لوگ جو کسیکا حال حاکموں کو بتا دیتے ہیں دوزخ میں
جاوینگے اور وی لوگ جو امرد لڑکوں کے ساتھ لواطت کرتے ہیں بڑا کام کرتے ہیں اور
وے لوگ جو ایسا کام کرواتے ہیں اون سب لوگوں کی اس عذاب کے کوئیں میں جگہ
ہووے گی عذاب کھینچتے رہیں گے ایسی ایسی طرح کی قیدوں اور بندوں میں آدمی
گرفتار ہوتے ہیں بند پڑے رہتے ہیں ایسی محکم قیدوں سے نادانی کی طبیعت کی عادت
کی وہی پروردگار نکال دینے والا ہے اون قیدوں کا کھول دینے والا ہے ایسے قادر
مہربان خداوند کی پناہ لیتا ہوں مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بدی سے برائی سے اوس چیز کی جو
پیدا کیا ہے اوسنے پناہ مانگتا ہوں اون چیزوں کی شرارت سے جو پیدا کیا ہے دُکھ دینے

والے ضرر پہنچانے والے آدمی جان بھوت بلا شیطان باگھ بھیڑیا سانپ بچھو اور سب بلا ہیں
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ اور بدی برائی اندھاری رات کی جو وقت در آتی ہے
عالم میں داخل ہوتی ہے اندھیارا اوسکا سب چیزوں کو گھیر لیتا ہے سب بلائیں اسیوقت
نکلتی ہیں چور جن بھوت باگھ بھیڑیا سانپ بچھو یہ سب چیزیں اندھیارے میں رات کے
ظاہر ہوتی ہیں اور اپنا کام کرتی ہیں۔ اسیطرح جہاں کہیں جس دل میں علم کا نور نہیں ایمان کا ظہور
اور وہ نور جس نور سے سوجھ پڑتی ہی نہیں ہے بالکل جہل کا نادانی کا بے ایمانی کا
اندھیارا اوس دل میں چھا رہا ہے ایسے ہی دلوں میں ایمان اور مسلمانی کے کام سستی
اور غفلت کے سبب درست نہیں ہوتے اور بری خوئیں خصلتیں بھر گئی ہیں شیطان
چوروں کیطرح آن کر جو کچھ تھوڑا بہت ایمان اور مسلمانی کا خزانہ ہے چرا لیجاتا ہے ہزار
ہزار مکر و فریب پیچ دیکر لوٹتا ہے ایسی اندھیاری میں بڑے خطروں کے سانپ بُرے
خیالوں کے بچھو نکل نکل کر آدمی کی حقیقت کو کاٹتے ہیں اب دنیا میں لاکھوں کروڑوں
آدمیوں کو کچھ خبر نہیں ہے آخرت میں سب درد دکھ خرابی اوپر آوے گی ظاہر ہو جاوے گی
ایسی بلاؤں سے اون اندھیاروں کی پناہ مانگتا ہوں وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝
اور پناہ مانگتا ہوں اُس خاوند کی جو کھولنے والا ہے برائی ضرر کو اون عورتوں کی جو سحر
کرتی ہیں جادو کرتی ہیں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں ڈوریوں کی گرہوں میں وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ ۝ اور پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار کی بدی برائی ضرر سے حسد کرنے والے
جادو کرنے والے کی جس وقت وہ اپنے حسد کو دشمنی کو ظاہر کرے بدی پہنچایا چاہے اس
سورت میں اول ہر چیز کے شر کو عام فرمایا پھر تین شروں کو بدیوں کو خاص کیا ایک
اندھیاری رات کی بدی بہت بڑی شر ہے اسکی اندھیاری کی یہہ حقیقت معلوم ہوئی بیان میں آئی کیطرح کا اندھیارا ہو دی
ہر طرح بُرا ہی شر ہے۔ دوسری شرارت جادوگری کی یہہ شرارت بھی بہت بڑی ہے کیونکہ جادوگری بغیر جسم نہیں ہو سکتی بغیر بے ایمانی کے جادو
نہیں ہو سکتا جس بات سے ایمان جاوے اوس بات کے اوپر لات مارے خاک ڈالے
اور تیسری بدی حسد کی ہے یہہ بھی بہت بڑی بلا ہے آدمی کے درمیان میں یہ بلا سب
سے بہت بڑی ہے اس سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں حدیث شریف میں فرمایا ہے

Marfat.com

اَلْحَسَدُ یَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنے حسد کرنا جو کسی میں ہوتا ہے وہ اوسکو خوار کرتا ہے جو کسی مومن مسلمان میں ہووے تو اوسکے نیک عملوں کو اچھے کاموں کو اسطرح سے کھاجاتا ہے دور کرتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھالیتی ہے نیست نابود کردیتی ہے جس کسی میں حسد ہوتا ہے اوسکے نیک عمل جاتے رہتے ہیں حسد نشانی قیامت میں خالی ہاتھ جانے کی حسرت میں پشیمانی میں افسوس میں پڑنے کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حسد کفر کی بیخ ہے کافروں کی جڑ ہے اول سب گناہوں میں تکبر تھا اور حسد تھا شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر تکبری کی حسد بھی کیا کافر ہوگیا کئی لاکھ برس کی بندگی اوسکی خاک میں ملگئی جاتی رہی مردود ہوگیا پھر دنیا میں آدمیوں میں پہلا گناہ جو پیدا ہوا حسد تھا قابیل نے ہابیل کے اوپر حسد کیا دونو بھائی تھے حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے حسد کرکے ہابیل کو مارڈالا کافر ہوگیا اللہ تعالے نے اوسکا ایمان گناہ کے سبب دور کردیا مردود کردیا حسد بڑی سخت بلا ہے مومنوں کو چاہیئے کہ ان سب شروں سے بدیوں سے بلاؤں سے اللہ تعالے کی پناہ مانگتے رہیں ایمان اور مسلمانی کے قائم رہنے کی فکر کرتے رہیں ظاہر باطن کے گناہوں سے بھاگتے رہیں تو امید ہے کہ وہ خاوند اون کو اپنی پناہ میں رکھے۔

سورۃ النَّاسِ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ

برائی وسوسہ ڈالنے والے چھپ ہٹ جانے والے جو وسوسہ ڈالتا ہے

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بیچ سینہ لوگوں کے جنوں سے یا آدمیوں سے

Marfat.com

سورہ والناس مدنی ہے بعضے کہتے ہیں مکی ہے اس میں چھ آئیتیں بیس کلمے اسی حرف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور جو لوگ کہ حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت میں ہیں سب کو خطاب ہے ہر اک مومن مسلمان کو چاہیئے کہے۔ پناہ لیتا ہوں میں آدمیوں کے پالنے والے کی مَلِكِ النَّاسِ ۝ آدمیوں کے بادشاہ کی اِلٰهِ النَّاسِ ۝ آدمیوں کے معبود کی جسکی بندگی سب کو لائق ہے وہی معبود برحق ہے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ بدی سے شرارت سے وسوسے خطرے سے شیطان کے چھپ جانے والا بھاگنے والا جب ذکر کیا جاوے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ وہ جو خطرہ دیتا ہے وسوسے ڈالتا ہے آدمیوں کے سینوں میں دلوں میں مِنَ الْجِنَّةِ وَ

النَّاسِ ۝ جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے جو کوئی ان دو گروہ میں شیطان ہیں خطرے میں ڈالتے ہیں راہ سے بے راہ کرتے ہیں مومنوں مسلمانوں کو بہکاتے ہیں بُری باتوں بُرے خیالوں میں ڈال کر خدا کی یاد سے بندگی سے غافل کر دیتے ہیں دنیا کی باتوں میں لگا کر آخرت کے کاموں کو بھلا دیتے ہیں ان سب سے اوس پاک پروردگار کی جو سب کا بادشاہ ہے معبود برحق ہے پناہ مانگتا ہوں۔ وہی پروردگار ان شیطانوں کی برائی بدی سے شرارت سے بچا دینے والا ہے حدیث میں فرمایا ہے شیطان آدمی کے درمیان رگ رگ میں پھرتا ہے اسطرح جسطرح لوہو رگ رگ میں پھرتا ہے اور فرمایا شیطان آدمی کے دل کے اوپر جگہہ پکڑتا ہے بیٹھتا ہے اپنے منہ کو آدمی کے دل کے اوپر رکھے ہوئے رہتا ہے بُرے بُرے خطرے دل میں ڈالا کرتا ہے بُری باتیں بُرے خیال سجھایا کرتا ہے اس سبب سے آدمی کے دل میں آتا ہے کہ زنا کرے حرام کرے شراب پیئے کسیکو مار ڈالے جوا کھیلے اچھی راہ نہ جاوے۔ علم حاصل نہ کرے اچھی بات نہ سنے بُری صحبت میں جہاں حرامزدگی کی باتوں کا چرچا ہووے وہیں لیجاوے بیٹھاوے ایسی ایسی باتیں سناوے خوار کراوے دین و دنیا کی خوبی کو بھلاوے پھر جو کسی مومن مسلمان کو خدائے تعالےٰ کے ذکر کی یاد کی دولت

Marfat.com

نعمت ملی ہے اور دل میں اخلاص سے وہ مومن اپنے خاوند کو یاد کرنے لگا اوسیوقت وہ
بھاگ جاتا ہے وہ شیطان دور ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالے کے سچے اخلاص یاد کے آگے
شیطان کو طاقت نہیں جو کھڑا ہوسکے اوس پاک نام کے ساتھ اوس خبیث خناس ناپاک
کو ٹھیرنے کی مجال نہیں جبتک مومن اخلاص سے یاد میں رہتا ہے شیطان دور رہتا ہے
اور جب یاد سے غافل ہوتا ہے اوسیوقت شیطان آپہونچتا ہے اوسکے دلپر مسلط ہوتا ہے
پھر وسوسے خیال دل میں ڈالنے لگتا ہے جاہل کافر بے ایمان کا دل ہمیشہ غافل رہتا
ہے بے خبر رہتا ہے ایسا دل شیطان کا ملک ہے شیطان کا شہر ہے شیطان کا گھر ہے
جسطرح شیطان چاہتا ہے اوسمیں اپنا کام کرتا ہے اپنا گھر اندھیار ا کرو ہاں لگتا ہے
موتا ہے ایسے دلوں کو خراب کرتا ہے نجس کرتا ہے ناپاک کرتا ہے اور جس دل میں
ایمان ہے اور خدائے تعالے کی یاد نے اخلاص کے ساتھ جگہہ پکڑی ہے۔ ایسے دل میں
شیطان کا گذر نہیں وہ دل روشن ہے اُجالا ہے پھر وہ دشمن دور سے نظر کرتا ہے
دیکھتا رہتا ہے انتظار میں لگا رہتا ہے کب غافل ہو جاوے یاد سے کچھہ نفسانی خطرہ
دریا کا خطرہ آجاوے تو میں اوس دل میں جا بیٹھوں اور اوس دل کو اپنا خاص گھر
کرلوں اور اوس دل کو اندھیارا کردوں خرابی میں لیکر ڈالدوں شیطان مردود اسی
کام میں دشمنی میں رہتا ہے پھر اسیطرح بڑے آدمیوں کی بری صحبت کی حقیقت
ہے جب کوئی مسلمان مومن ایسی صحبت میں جاتا ہے جہاں اللہ تعالے کا کچھہ مذکور
نہیں ذکر نہیں اور کچھہ آخرت کی بھلی باتیں نہیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی حدیث اور دین کی باتیں خیر کی باتیں اور دنیا کی وے باتیں جو دین کے کام
آویں ضرورت کے کام کی باتیں ہو ویں نہیں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں گپ شپ
ہنسی ٹھٹھا غیبت بدگوئی فحش لایعنی جھوٹھہ مکر و فریب ادہر اُدہر کے نالائق قصے
ہوا کرتے ہیں ایسی صحبتیں بھی بہت بُری صحبتیں ہیں ایسی صحبتوں میں جانے سے
شیطان بہت خوش ہوتا ہے آپ خاطر جمع ہو کر بیٹھتا ہے جو کام اوسکو کرنا چاہیئے سو وے
لوگ اسطرح کے آدمی آپسمیں وے کام کرلیتے ہیں غفلت کے دروازے کھلجاتے ہیں۔

Marfat.com

دلوں کے اوپر ایمان اور مسلمانی کے نور چھپ جاتے ہیں جہالت کا نادانی کا اندھیارا پڑجاتا
ہے اعتقاد مسلمانی کے بگڑ جاتے ہیں اچھی خصلتیں دور ہوتی ہیں بری خصلتیں دل
میں بیٹھتی جاتی ہیں دل مرجاتا ہے اندھا ہوتا ہے خیر کی راہ گم ہوتی ہے گمراہی آتی
جاتی ہے جو بیٹھنے والے ایسی صحبتوں کے اسطرح کی صحبتوں کے اسطرح کی
صحبتوں سے توبہ واستغفار کرکر اوٹھیں تو کچھ شک نہیں کہ خدا تعالے کے
فضل وکرم سے اپنی نیت کی برکت کے سبب گمراہی سے بچ رہیں نہیں تو بڑی
مشکل ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے اونکی آشنائی سے اللہ تعالے اپنی پناہ میں رکھے
ایسے برے آدمیوں کی صحبت سے اونکی آشنائی سے اونکی باتیں سننے سے خدا تعالے
نے منع فرمایا ہے پناہ مانگنے کو حکم کیا ہے۔ جب کوئی بری صحبت میں بیٹھتا ہے آپسمیں ادھر
ادھر کی بے فائدہ باتیں کہکر ایک دوسرے کے دل میں وسواس ڈالتا ہے اور اکثر غافلو
کی صحبتیں ایسی ہی ہوتی ہیں اسواسطے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا
ہے فر من الناس کفرارك من الاسد یعنے آدمیوں سے ایسا بھاگ دور ہوجا جیسے تو باگھ سے
بھاگتا ہے دور ہوجاتا ہے باگھ جان کا تن کا دشمن ہے یہ لوگ غافل ایمان کے دشمن ہیں
ہمیشہ یہ دونوں آدمی کو مارا چاہتے ہیں اسواسطے ایسوں کی صحبتوں میں بیٹھنے سے منع
کیا ہے اچھی صحبتوں میں بیٹھنے کا حکم کیا ہے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقالت الحواریون
من عیسٰے روح اللہ فی ای الناس نجالس قال من یذکرکم اللہ رؤیتہ ویزید
فی علمکم منطقہ ویرغبکم فی الاخرۃ عملہ یعنے حضرت رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جو حواریوں نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کے یاروں
اصحابوں نے اون سے پوچھا ہم کن لوگوں کی کیسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں اونہوں
نے فرمایا کہ جسکی صورت دیکھنے سے اللہ تعالے کی یاد تمہارے دل میں آجاوے اُسکے
کلام سے اور اسکی باتیں سننے سے دین کا علم تمھارا زیادہ ہوجاوے اور اوسکا عمل طور
طریق دیکھنے سے دنیائی رغبت کم اور آخرت کی زیادہ ہوجاوے یہ علامتیں ہیں اچھوں
کی ایسی ہی لوگوں کے پاس بیٹھو ایسوں ہی سے صحبت رکھو اللہ تعالے نے فرمایا و

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ یعنے سچوں کے ساتھ رہو سچے لوگوں کی صحبت میں بیٹھو جہاں ایمان زیادہ ہووے اچھی راہ کی سوجھ پڑے اللہ تعالے کی معرفت حاصل ہووے خدائے تعالے کی بندگی کا شوق بڑھنے لگے اوس پروردگار کی یاد محبت اخلاص دل میں بیٹھ جاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت کی قدر بڑھ جاوے دین کے علم کی راہ کھل جاوے اچھے عمل کرنے سے آسان ہوجاویں برے کام کرنے برے لگیں جس مومن مسلمان کو ایسی اچھی صحبت نصیب ہووے چاہیئے قدر بوجھے شکر احسان خدائے تعالے کا بجالاوے جسنے ایسی نعمت کی توفیق بخشی یہی علامت ہے اللہ تعالے کے پناہ دینے کی چاہیئے اپنے دل میں معلوم کرے کہ اسطرح اوس پاک پروردگار نے اپنی پناہ میں لے لیا سب برائیوں سے ہمکو چھڑایا ہدایت کی نجات بخشی آرام کی گھر میں پہونچادیا اللہ تعالے اس عاجز بندے گنہگار کو اور اوسکے یاروں کو دوستوں کو اور سب مومن مسلمانوں کو اچھی توفیق بخشے۔ دین دنیا کی برائی سے جنوں شیطانوں برے آدمیوں کی شرارت سے بری راہ برے کام سے اپنی پناہ میں رکھے اچھی راہ میں چلاوے اچھے کام کرواوے اپنی بندگی میں یاد میں محبت میں اخلاص میں اپنے محبوب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اور اپنے رسول محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل سے دنیا و آخرت کی بلاؤں سے بچاکر دوزخ سے نجات دیکر بہشت میں پہنچاوے اور اپنی رضامندی کی نعمت بخشکر اپنے خاص بندوں کے ساتھ اپنے دیدار کی دولت نصیب کرے پھر ہمیشہ ہمیشہ اس دولت میں اس نعمت میں قائم دائم رکھے آمین آمین آمین

خاتمۃ الکتاب

حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہے سزاوار ہے پاک پروردگار کے تئیں جس خاوندنے اپنے فضل وکرم سے اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے عم ربع پارے کی تفسیر ہندی زبان میں تمام کروادی اور اس عاصی گنہگار مراد اللہ انصاری

Marfat.com

سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خدمت عطا فرماکر توفیق بخشکر اوسکے دل میں اس اپنی پاک کلام کا بیان بخشا زبان کو ہاتھوں کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری کروایا یہ خیر کا کام پورا کر دیا پھر اس تفسیر کا نام خدا کی نعمت مقرر کروایا یہ تفسیر محرم کے مہینے کی چوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی برس ہجری تمام ہوکر بچاسی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے یہ بندہ عاجز گنہگار امیدوار ہے کہ جو تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہووے پڑھے پڑھاوے ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں آخرت میں اوسکی برکتوں سے محروم نہ ہووے لکھنے پڑھنے پڑھانے کا سمجھانے کا سیکھنے کا سکھانیکا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانیکا ثواب پاتا رہے نعمتیں خوبیاں لیتا رہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل خدا کا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہمیشہ ہمیشہ پہنچا کرے

الحمد للہ تعالے اولاً وآخراً ۔ تم تم تم ۔

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم وعلے تابعیہم اجمعین

اے خدا مجھپر عطا کر باطفیل مصطفے
واسطے سلمان فارس قاسم وجعفر ولی
واسطے ہمدان یوسف عبد خالق غجدوال
واسطے خواجہ علی رامیتنی سے کے لے عطا
واسطے خواجہ بہاء الدین کے مشکلکشاء
واسطے خواجہ عبید اللہ سے میری عرض
واسطے درویش میری عرض ہے درگاہ
واسطے خواجہ محمد باقی باللہ باصفا ۔
خواجہ معصوم حضرت الف ثانی کے پسر
واسطے سعید کی خاطر حنیف پارسا
واسطے خواجہ محمد حاجی احمد کر نظر
واسطے آن قطب عالم پیر پیراں دستگیر

واسطے صدیق اکبر ہے وہ صادق بے ریا
باطفیل بایزید بوالحسن اور بوعلی
خواجہ عارف ریوگر محمود کی خاطر جناب
خواجہ بابا سماسی میر آل مصطفے
حضرت یعقوب چرخی کے لیئے ہے التجا
خواجہ محمد زاہد کی خاطر خدا یا الغرض
خواجہ امکنگی کی خاطر میرے پر کر نگاہ
خواجہ احمد مجدد الف ثانی یا خدا
خواجہ عبد الاحد کی خاطر خدا یا لطف کر
واسطے شیخ محمد خواجہ زکی یا خدا
باطفیل شاہ حسین نظر رحمت کر نظر
خواجہ حضرت امام علی شاہ روشنضمیر

سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خدمت عطا فرما کر توفیق بخشکر اوسکے دل میں اس اپنی پاک کلام کا بیان بخشا زبان کو ہاتھوں کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری کروایا یہ خیر کا کام پورا کر دیا پھر اس تفسیر کا نام خدا کی نعمت مقرر کروایا یہ تفسیر محرم کے مہینے کی چوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی برس ہجری تمام ہوکر بچاسی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے یہ بندہ عاجز گنہگار امیدوار ہے کہ جو تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہووے پڑھے پڑھاوے ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں آخرت میں اوسکی برکتوں سے محروم نہ ہووے لکھنے پڑھنے پڑھانے کا سمجھانے کا سیکھنے کا سکھانیکا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانیکا ثواب پاتا رہے نعمتیں خوبیاں لیتا رہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل خدا کا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہمیشہ ہمیشہ پہنچاتا رہے

الحمد للہ تعالے اولاً وآخراً ۔ تم تم تم ۔

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم وعلے تابعیہم اجمعین

اے خدا مجھپر عطا کر با طفیل مصطفے
واسطے صدیق اکبر ہے وہ صادق بے ریا

واسطے سلمان فارس قاسم و جعفر ولی
باطفیل بایزید بو الحسن اور بو علی

واسطے ہمدان یوسف عبد خالق غجدوال
خواجہ عارف ریوگر محمود کی خاطر جنیال

واسطے خواجہ علی رامتینی سے کے اے خدا
خواجہ بابا سماسی بہر آل مصطفے

واسطے خواجہ بہاء الدین کے مشکلکشاء
حضرت یعقوب چرخی کے لئے ہے التجا

واسطے خواجہ عبید اللہ سے میری عرض
خواجہ محمد زاہد کی خاطر خدایا الغرض

واسطے درویش میری عرض ہے دربارگاہ
خواجہ امکنگی کی خاطر میرے پر کر نگاہ

واسطے خواجہ محمد باقی باللہ باصفا ۔
خواجہ احمد مجدد الف ثانی باخدا

خواجہ معصوم حضرت الف ثانی کے پسر
خواجہ عبد الاحد کی خاطر خدا با لطف کر

واسطے سعید کی خاطر حنیف پارسا
واسطے شیخ محمد خواجہ زکی باخدا

واسطے خواجہ محمد حاجی احمد کر نظر ۔
باطفیل شاہ حسین نظر رحمت کر نظر

واسطے آن قطب عالم پیر پیراں دستگیر
خواجہ حضرت امام علی شاہ روشنضمیر

Marfat.com